رسالہ "نقوش" میں ذخیرہ

غالبیات

نائیلہ انجم

۱۹۸۹ء

نائلہ انجم

الفیصل
ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار
لاہور

نام کتاب : "رسالہ نقوش میں ذخیرۂ غالبیات"

طابع : محمد فیصل خان

مطبع : زاہد بشیر پرنٹرز لاہور

اشاعت اوّل : فروری ۱۹۸۹ء

قیمت : ۱۲۰ روپے

ترتیب :

اپنے بابا جان

پروفیسر حامد یامین ڈار

اور

ڈاکٹر سید معین الرحمٰن

کے نام :

جن کے سائے، سہارے اور شفقتوں کی
تا عمر ضرورت محسوس ہوتی رہے گی

.. نائلہ انجم

حرفے چند

ڈاکٹر سید معین الرحمٰن

پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے باقاعدہ الحاق کے بعد ۱۹۸۵ء میں گورنمنٹ کالج، لاہور سے ایم۔ اے (اردو) کی کلاسز کا آغاز ہوا۔ ہمارے ہاں شعبۂ اردو سے ایم۔ اے کر کے فارغ التحصیل ہونے والے جس پہلے قافلے نے زندگی کے عملی میدان میں قدم رکھا، اس میں جن متعلمین کو ایم۔ اے کی سطح پر تحقیقی کام کرنے کا امتیاز حاصل ہوا، نائلہ انجم کا نام، ان میں بعض وجوہ سے بہت نمایاں ہے۔

"رسالہ نقوش میں ذخیرۂ غالبیات" کے موضوع پر ان کا زیرِ نظر تھیس ہمارے شعبے میں جمع کرایا جانے والا سب سے پہلا تھیس ہے۔ یہ مقالہ مکمل ہُوا تو رشید احمد صدیقی کے سے انداز میں لُطفاً میں نے مقالہ نگار سے کہا تھا کہ آپ کے بعد، اسے لفظ بہ لفظ ابھی صرف میں نے دیکھا ہے اور میں اس سے مطمئن ہوں کہ آپ کی محنت اور لیاقت کا پروپیگنڈہ کروں تو میرے بارے میں اہلِ نظر بدگمان نہ ہوں گے!

خوشی کی بات ہے کہ اس تحقیقی کام پر انہیں خاطر خواہ داد ملی اور مقالے میں ان سے زیادہ نمبر یونیورسٹی میں بھی کسی کے نہیں آئے ـــــ اس امتیاز میں ہمارے ہاں بعد کے سیشنز میں بھی، ابھی تک کوئی ان کا شریک یا حریف نہیں ہُوا ـــــ واقعہ یہ ہے کہ نائلہ انجم کا یہ مقالہ صرف معنوی لحاظ ہی سے نہیں، صوری اعتبار سے بھی اس لائق ہے کہ ہمارے نئے ریسرچ اسکالرز اسے نمونہ بنائیں ـــــ اور یہ بات اُسی وقت پیدا ہوتی ہے جب مقالے کی صورت پذیری کے ہر ہر مرحلے میں مقالہ نگار اپنے آپ کو کھپا اور لگا نہ دے۔

نائلہ انجم نے اس صبر آزما کام کو بہت دل لگا کر خوشی اور خوش دلی کے ساتھ انجام دیا۔ اُن کا یہ احساس بالکل بجا ہے کہ اس مقالے کے دیکھنے سے غالب فہمی میں اضافہ ہوگا ــــ کیا متعلم اور کیا مُعلّم یہ بہتوں کے لیے کتاب حوالہ کا کام دے گا اور اُن کے لیے کام کی آسانیاں فراہم کرے گا ــ"

نائلہ انجم کی کسی قدر اعتدال سے بڑھی ہوئی خود اعتمادی، اگرچہ کبھی کبھار مجھے اندیشہ ہائے دُور دراز میں مبتلا کرتی ہے، بایں ہمہ اپنے علمی اور ادبی انہماک اور اپنی ملنساری اور خوئے دلنوازی کی بنا پر مجھے یقین ہے کہ وہ جہاں بھی رہیں گی اپنی موجودگی کا خوشگوار احساس دلائیں گی اور شعبے اور کالج کے لیے عزت اور منزلت کا حوالہ بنیں گی۔

کالج کے ایک سو پچیسویں جشنِ سالگرہ کی مُناسبت سے، شعبۂ اُردو کے اس اوّلین مقالے کو شوق اور فخر کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے اِس اُمید کے ساتھ کہ اس کی قدر افزائی ہوگی جس کا یہ ہر حال اور ہر آن مستحق بھی ہے۔

صدر شعبۂ اُردو

گورنمنٹ کالج، لاہور

یکم جنوری ۱۹۸۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ:

کام کی اہمیت اور نوعیت

(۱)

"جب ہاجرہ مسرور ہندوستان سے واردِ پاکستان ہوئیں تو میری رفاقت میں "نقوش" کا ڈول ڈالا گیا۔ منصوبہ احمد ندیم قاسمی نے بنایا چنانچہ اپنے اپنے حصے کا کام تینوں نے بانٹ لیا۔"[1] (محمد طفیل)

"نقوش" کا پہلا شمارہ قیامِ پاکستان کے چھ ماہ بعد مارچ ۱۹۴۸ء میں نکلا۔ ہاجرہ مسرور اور احمد ندیم قاسمی مجلسِ ادارت میں تھے اور محمد طفیل رسالے کے پرنٹر و پبلشر اور وسائل ساز۔ اس ٹیم ورک کے ساتھ دسمبر ۱۹۴۹ء تک "نقوش" کے دس شمارے شائع ہوئے۔ (کل ضخامت ۱۳۹۶ صفحات[2])۔ ان ابتدائی پرچوں کے بارے میں محمد طفیل لکھتے ہیں:

"نقوش کے ابتدائی شمارے بڑے اچھے نکلے۔ اٹھان مرعوب کن تھی۔ پھر ایکا ایکی "نقوش" اپنی ادبی ڈگر سے ہٹ کر سیاست کا موڑ مڑ گیا۔ میں نے

---

[1] نقوش، شمارہ ۱۳۵، جولائی ۱۹۸۷ء، ص ۱۶۲

[2] ان ۱۳۹۶ صفحات میں سے غالب کے لیے صرف چھ صفحات مختص ہوئے، یعنی غالب سے متعلق محمد صفدر کی ایک نگارش (شمارہ ۶، ص ۲۴ - ۲۹)۔

دبے لفظوں میں احتجاج کیا۔ اُدھر دو ووٹ تھے، اِدھر اکیلا، بالآخر ندیم صاحب نے فرمایا ہم اپنی روش کو ترک نہیں کر سکتے۔ جب خیالات میں ہم آہنگی نہ رہی تو نتیجہ یہ نکلا کہ "نقوش" کچھ عرصے کے لیے بند ہو گیا۔"[۵۱]

چار ماہ کے وقفے کے بعد مئی ۱۹۵۰ء میں "نقوش" کا دوبارہ اجراء ہوا۔ اب پروفیسر سیّد وقار عظیم اس کے مدیر ہوئے۔ محمد طفیل پرنٹر پبلشر رہے۔ سیّد وقار عظیم صرف ایک برس (اپریل ۱۹۵۱ء تک) اِس کے مُدیر رہ سکے۔ اس ایک برس میں اُنھوں نے "نقوش" کے پانچ پرچے مُرتّب کیے۔ سیّد وقار عظیم کے مُرتّب کردہ "نقوش" کے شمارہ نمبر ۱۱ تا ۱۸ (= پانچ شماروں) کی کُل ضخامت ۸۷۶ صفحات بنتی ہے۔[۵۲]

محمد طفیل "نقوش" کے اِس دوسرے دَور کے متعلق لکھتے ہیں:

"نقوش کا پھر اجراء ہوا تو ـــــــ سیّد وقار عظیم کی اِدارت میں۔ وہ بھی صرف ایک ہی سال تک ساتھ دے سکے۔ وہ موڑ ایسا تھا کہ "نقوش" اگر ہمیشہ کے لیے بند ہو جاتا تو بھی کچھ عجب نہ ہوتا۔ اس لیے کہ اُس کے مالی خسارے اتنے تھے کہ جو ایک چھوٹے سے ادارے کے لیے ناقابلِ برداشت تھے۔ یکم مارچ ۱۹۴۸ء کو "نقوش" کا پہلا شمارہ نکلا تھا۔ یکم مئی ۱۹۵۱ء کو مَیں نے اِس کی ادارت سنبھالی۔ اُس وقت مَیں نے طے یہ کیا تھا کہ کشتیوں کو آگ لگا دوں تاکہ واپسی کی گنجائش نہ رہے۔ یعنی مَیں

۵۱۔ نقوش، شمارہ ۱۳۵، جولائی ۱۹۸۷ء، ص ۱۶۲

۵۲۔ اِن ۸۷۶ صفحات میں غالب سے مُتعلق ساڑھے سات صفحات کی صرف دو چیزیں ہیں: شمارہ ۱۴ میں خبیر بہوروی کا ڈیڑھ صفحے کا ایک مراسلہ غالب کی تصویروں سے مُتعلق اور شمارہ ۱۵-۱۶ میں مُمتاز حسین کا چھ صفحات کا مضمون "غالب کا نظریۂ عشق"

نے اپنا سارا سرمایہ اور اپنی ساری توانائیاں داؤ پر لگا دیں۔ [۱]"

"نقوش" یکم مئی ۱۹۵۱ء سے محمد طفیل کی ادارت میں شائع ہونا شروع ہوا اور طفیل صاحب کی زندگی میں "نقوش" کا جو آخری پرچہ شائع ہوا وہ جون ۱۹۸۵ء کا تھا، گویا ۳۵ برس (ایک تہائی صدی سے زیادہ) وہ "نقوش" کے ایڈیٹر رہے اور اسے ایک خاص اعتبار اور وقار عطا کیا۔

بیسویں صدی کے اوائل میں لاہور سے "مخزن" کا اجرا ہوا تھا۔ یہ سر عبدالقادر کے انتقال (۱۹۵۰ء) تک ایک بڑے توانا ادبی فورم اور پلیٹ فارم کی حیثیت سے زندہ رہا۔ بیسویں صدی کے نصف اوّل کے بعد سے "نقوش" محمد طفیل کی زیرِ ادارت آیا۔ "مخزن" کے ساتھ اور بعد آج "نقوش" کا شمار ایک بڑی ادبی قدر اور قامت کے طور پر ہوتا ہے۔

"نقوش" کے پہلے دَور میں دس، دوسرے دور میں پانچ اور محمد طفیل کی زیرِ ادارت تیسرے دور میں ایک سو شمارے شائع ہوئے ...۔ یہ عجیب نادر اتفاق اور امتیاز ہے کہ طفیل صاحب کو خدا کی طرف سے "نقوش" کی ایک سنچری بنانے کی توفیق نصیب ہوئی! محمد طفیل کے مرتّب کردہ اِن "سو" شماروں میں ۶۶ خاص نمبر ہیں اور ۳۴ عام نمبر [۲]... خاص نمبروں کی ضخامت اڑتالیس ہزار ایک سو تینتیس (۴۸۱۳۳) صفحات اور عام نمبروں کی ضخامت دس ہزار اُنچاس (۱۰۰۴۹) صفحات بنتی ہے۔ اس طرح کل

---

[۱] نقوش، شمارہ ۱۳۵، جولائی ۱۹۸۷ء ص ۱۶۲

[۲] پطرس بخاری نے بڑی اچھی اور مزے کی بات کہی ہے کہ "طفیل صاحب کا ہر پرچہ ایک خاص نمبر ہوتا ہے اور عام نمبر خاص خاص موقعوں پر شائع ہوتے ہیں"

(بحوالہ طفیلیے، محمد نقوش، مرتبہ: ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، ۱۹۸۳ء)

اٹھاون ہزار ایک سو بیاسی (۵۸۱۸۲) صفحات اُن کی اِدارت میں شائع ہوئے۔

محمد طُفیل کی کاوشیں اور اُن کے کارنامے ایک نہیں ہزار ہیں اور یہ تاریخ ادب اُردو میں ہمیشہ روشن رہیں گے اور حروفِ جلی میں لکھے جائیں گے۔ محمد طُفیل کی خدمات کا اعتراف اُن کی زندگی میں بھی ہوا ہے اور اُن کے انتقال کے بعد بھی۔[1] لیکن نقوش کی آبیاری میں خود طُفیل صاحب پر کیا بیت گئی، اِس کا جواب خود محمد طُفیل کی زبانی :

"نقوش" میرے لیے کیا کچھ ہے یا اِس کے لیے مَیں نے کیا کچھ کیا، اِس کی تفصیل خُوش کُن نہیں، تکلیف دہ ہے۔ وہ رسالہ جس کی پاک و ہند میں دھوم ہے جس کا کوئی مثل نہیں میرے لیے دو روٹیوں کا بھی بندوبست نہ کرسکا۔ اِس کے باوجود مَیں نے اِس کی رفاقت سے مُنہ نہ موڑا، جوانی اس کی نذر کردی۔ صندلیں بدنوں میں بھی ترغیب تھی مگر مَیں نے نظر اُٹھا کے دیکھنے کو بھی اپنے مقصد سے دُوری جانا۔۔ یہی وجہ ہے کہ مَیں نے اپنی دُھن میں بہت کچھ کر ڈالا۔۔۔"[2]

محمد طُفیل معترف ہیں کہ :

"تحسین کی بارشیں مجھ پر بہت ہوئی ہیں، اب ایسے کلمات مجھے برخُود غلط نہیں بناتے بلکہ کولہو میں جُتنے کا مزید عزم بخشتے ہیں۔۔"[3]

---

[1] اِس کی ایک مثال "محمد نقوش"، نامی کتاب ہے جسے ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن نے محمد طُفیل کی ساٹھویں سالگرہ کی مُناسبت سے ۱۹۸۳ء میں پیش کیا۔ اور دوسری صورت رسالہ "نقوش"، کا "محمد طُفیل نمبر" ہے جو دو جلدوں میں اُن کی پہلی برسی پر شائع ہُوا ہے۔

[2] نقوش، شُمارہ ۱۳۵، جولائی ۱۹۸۷ء، ص ۱۶۲

[3] نقوش، شُمارہ ۱۱۲، اگست ۱۹۶۹ء، ص ۵

محمد طفیل بہت باعمل اور با تدبیر مُدیر تھے۔ وہ اگر یہ کہتے ہیں تو کچھ بے جا نہیں کہ:

"میں نے اپنی دُھن میں بہت کچھ کر ڈالا۔ اگر کوئی میری کاوشوں کو "بہت کچھ" نہیں کہہ سکتا تو پھر وہ بہت کچھ کر کے دکھلا دے! زبانی ڈینگیں میرے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ پھر یہ بات بھی نہیں کہ میں اِس کلمے کو کسی غرُور کے ماتحت لکھ رہا ہوں۔ غرُور کا زور تو اُسی دن ٹوٹ گیا تھا جس دن میں نے "نقوش" سے یارانہ گانٹھا تھا[1]۔۔۔"

محمد طُفیل نے شروع دن سے "نقوش" کے لیے ایک خاص طرز اور روش اپنے سامنے رکھی بڑے بڑے کاموں کے نقشے بنائے اور اپنے عزم و اخلاص کے باعث بامُراد اور کامران رہے:

"جس دن سے میں ادارتی کرُسی پر "جلوہ افروز" ہُوا ہوں، اُس دن سے لے کر آج کے دن تک میرے لیے یہ مسئلہ ادب کے پُل صراط سے گزرنے کے مترادف رہا ہے۔ نہ تن کا ہوش، نہ من کا اور نہ ہی دھن کا۔ جس دن میں نے اِس کام کے لیے قلم اُٹھایا تھا، اُس دن میرے ذہن میں اِس کام کا ایک خاکہ بھی تھا جس میں، میں بعد کے برسوں میں رنگ بھرتا رہا[2]۔۔۔"

محمد طُفیل نے "ناچیز" کے نام سے اپنی آپ بیتی لکھنا شروع کی تھی جسے وہ اپنی ادارتی مصروفیات کے باعث پُورا نہ کرسکے۔ ۱۹۷۵ء میں اُنہوں نے لکھا تھا کہ:

"میں نے اپنی ادبی مسافت کا پُورا سفر طے نہیں کیا لیکن منزل کی جانب

---

[1] نقوش، شمارہ ۱۳۵، جولائی ۱۹۸۷ء، ص ۱۶۲

[2] نقوش، ایضاً، ص ۱۶۳

رواں دواں ضرور ہوں۔ پھر یہ بھی کہ جس جوش و خروش کے ساتھ میرا پہلا
قدم اُٹھا تھا، اُسی ولولے کے ساتھ آج بھی سرگرمِ سفر ہوں۔ وسائل
نے قدم پکڑے ہوں تو پکڑے ہوں، جذبے نے ہار نہیں مانی۔ جو کام
اب تک ہو چکے ہیں، اُن پر خوش تو ہوں لیکن اُن پر فخر نہیں۔ فخر تو
اِس پہ ہوگا کہ زندگی کا آخری لمحہ بھی "نقوش" کی گود میں گذرے[۱]۔۔"

فخر اور افتخار، طُفیل صاحب کا مُقدّر تھا۔۔ اُن کی زندگی کا آخری لمحہ بھی "نقوش" کی گود اور ادارت میں گذرا۔۔ ۵ جولائی ۱۹۸۶ء کو اُن کا انتقال ہوا۔ ستمبر ۱۹۸۶ء میں "نقوش" کا سالنامہ آیا جو ۴۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اُن کے بیٹے جاوید طفیل نے لکھا ہے کہ "چند صفحات اور ایک مضمون کے علاوہ یہ تمام پرچہ طُفیل صاحب نے اپنی زندگی میں مُرتّب کیا تھا[۲]۔۔" حقیقت یہ ہے خود محمد طُفیل کے بقول، اُن کی:

"ادبی کارگزاریوں اور اس کی افادیت کا اندازہ آج نہیں لگایا جا سکتا۔ اِس کا تعیّن تو آنے والا وقت ہی کرے گا[۳]۔۔"

محمد طُفیل کے انتقال کے بعد 'نقوش' کے چوتھے دَور کا آغاز اُن کے بیٹے جاوید طُفیل کی زیرِ ادارت شمارہ نمبر ۱۳۳ (سالنامہ ستمبر ۱۹۸۶ء) سے ہوتا ہے۔ اسے ابھی ایک سال ہُوا ہے اس عرصے میں چار جلدیں۔۔۔ (شمارہ ۱۳۳، ۱۳۴ اور شمارہ ۱۳۵ محمد طفیل نمبر کی دو جلدیں) اِن کی کُل ضخامت ۲۹۴۰[۴]

---

[۱] نقوش، شمارہ ۱۳۵، جولائی ۱۹۸۷ء، ص ۱۶۳

[۲] نقوش، شمارہ ۱۳۳، ستمبر ۱۹۸۶ء

[۳] نقوش، شمارہ ۱۳۵، جولائی ۱۹۸۷ء ص ۱۶۳

[۴] ان ۲۹۴۰ صفحات میں سے ۲۳ صفحات پر مشتمل دو مضمون غالب کے بارے میں ہیں:
شمارہ ۱۳۴، ص ۹۴ - ۹۸ اکبر علی خان عرشی زادہ کا ایک مضمون اور شمارہ ۱۳۵ میں ڈاکٹر سیّد مُعین الرحمٰن کا مضمون: "نقوش اور مُطالعۂ غالب" (ص ۴۹۰ - ۵۰۷)

صفحات بنتی ہے۔ محمد طفیل کے فیضِ صحبت، اُن کی تربیت اور خود جاوید طفیل کے سلیقے اور فنی سوجھ بوجھ کے پیشِ نظر یقین ہے کہ "نقوش" اپنے اس دَور میں محمد طفیل کے قائم کئے ہوئے معیار اور مزاج کو قائم رکھ پائے گا۔ جاوید طفیل نے "اس شمارے میں" کے تحت محمد طفیل نمبر پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"۵۔ جولائی ۱۹۸۶ء کو والدِ محترم کی اچانک وفات پر میں حیران و پریشان، رموزِ قدرت کو سمجھنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا کہ یہ بات مجھ پر عیاں ہوئی کہ "نقوش" ہی تو ہمارا سب سے قیمتی اثاثہ ہے۔۔۔ والدِ محترم کی ۳۵ سالہ ریاضت کا نتیجہ، ہماری شناخت اور پہچان! اِس طرح، ناقابلِ یقین قیمت کی ادائیگی کے بعد "نقوش" کی ذمہ داری میری طرف منتقل ہو گئی۔۔۔ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت پر شاکر ہوں، اِس لیے ہر دم اُسی سمت میں محوِ سفر ہوں جو سمت، والدِ محترم نے متعین کی تھی۔[1]۔۔۔"

جاوید طفیل "نقوش" کو گراں ترین متاع، طویل ریاضت کا حاصل، اپنی بنیادی شناخت اور پہچان بتاتے ہیں، اُن کی سمتِ سفر بھی متعین ہے، اِس لیے عجب نہیں کہ اس نئے دَور میں "نقوش" کامیابیوں کی نئی اور بلند تر منزلوں کو جا لے!

غالب سے محمد طفیل کو ہمیشہ خاص دلچسپی اور نسبت رہی۔ غالب کے بارے میں اُنھوں نے "نقوش" کے چار ضخیم نمبر مرتّب کیے، تین اُن کی زندگی میں چھپے۔ اُن کے مرتّب کئے ہوئے ایک غالب نمبر کا چھپنا ابھی باقی ہے۔ غالب نمبروں کے علاوہ

۱؎ نقوش، شمارہ ۱۳۵، محمد طفیل نمبر، جولائی ۱۹۸۷ء، صفحہ ل۔

بھی "نقوش" کے متفرق پرچوں میں غالب پر بہت کچھ چھپتا رہا ہے۔

"نقوش" کا پہلا غالب نمبر ۸۴۰ صفحات پر مشتمل، فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا اور پسند کیا گیا۔ یہ اتنا مقبول ہوا کہ دو ماہ بعد اپریل ۱۹۶۹ء میں طفیل صاحب کو اسے دوبارہ چھاپنا پڑا۔ سمت پرکاش شوق کے نام ۱۱۔ اپریل ۱۹۶۹ء کے ایک خط میں محمد طفیل لکھتے ہیں:

"دوستوں کو غالب نمبر پسند آگیا ہے تو محنت ٹھکانے لگی۔ اپنا کام تو صرف ادب کی راہوں میں دیے جلانا ہے۔ ان میں روشنی کتنی ہے، یہ دیکھنا اور جانچنا اہلِ نظر کا کام ہے ...... غالب نمبر تو چیٹنی ہو گیا، پھر چھاپ رہا ہوں ....."

(نقوش، شمارہ ۱۳۵، جولائی ۱۹۸۷ء ص ۸۰۲-۸۰۳)

غالبیات کی دنیا میں "نقوش" کے دوسرے غالب نمبر کو جو "بیاضِ غالب" کے نام سے چھپا غیر معمولی اہمیت اور شہرت حاصل ہوئی۔ غالب کی یہ بیاض "رسالہ نقوش" کے شمارہ نمبر ۱۱۳ کے طور پر اکتوبر ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی (ص ۲۷۲)۔ "نقوش" کے شمارہ نمبر ۱۱۲ کے اداریے میں جو عام نمبر کے طور پر شائع ہوا، انہوں نے غالب کے سلسلے میں اپنی اس کاوش کی طرف اشارہ کیا ہے:

"عام شمارہ بہت دنوں کے بعد آرہا ہے۔ ارادہ تو اب کے بھی خاص نمبر ہی چھاپنے کا تھا مگر "بیچ" گئے کیوں کہ بسلسلۂ غالب جو چراغ ہمیں جلانا چاہتا تھا اُس میں خون کی کچھ کمی نکلی ..... ادب میں تیل کے چراغ نہیں جلتے، خون کے چراغ جلتے ہیں!"

(نقوش، شمارہ ۱۱۲، اگست ۱۹۶۹ء، ص ۵)

بالآخر غالب کی یہ دستاویز "نقوش" کے دوسرے غالب نمبر کی حیثیت سے

اکتوبر ۱۹۶۹ء میں منظرِ عام پر آئی۔ یہ بیاض، غالب کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی ۱۲۳۱ ہجری بمطابق ۱۸۱۶ء کی ہے اور غالب کے اُردو دیوان کی قدیم ترین روایت اور قراءت پیش کرتی ہے جب غالب کی عُمر کوئی اُنیس برس کی رہی ہوگی۔۔ محمد طفیل کا احساس یہ تھا کہ:

"وہ کام جو قریب قریب ناممکن تھا ممکن ہو گیا۔۔۔ اب اگر میں یہ کہوں کہ پوری ایک صدی میں غالب پر جو کچھ چھپا ہے، اُس میں یہ سب سے قیمتی دستاویز ہے تو اِس میں قطعاً کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔۔۔"

(نقوش، شمارہ ۱۱۳، اکتوبر ۱۹۶۹ء، ص ۴)

"گزشتہ سال اُردو کی ادبی تاریخ کا سب سے اہم واقعہ پیش آیا۔۔۔۔ غالب کی۔۔۔۔ ایک پوری بیاض اُن کے قلم کی لکھی ہوئی دریافت ہو گئی۔۔۔۔ یہ نادر اور بے بہا بیاض۔۔۔ چھاپ کر ہم نے فخر کا احساس کیا ہے۔۔۔"

(نقوش، شمارہ ۱۱۴، جولائی ۱۹۷۰ء، ص ۶)

"۔۔۔۔ میں اپنی کتھا لکھتا ہوں۔۔۔۔ یہ غالب کی وہ بیاض ہے جو ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں گم ہو گئی تھی۔ اِسے پہلی بار "نقوش" کے صفحات پر ہی پڑھا گیا۔ اس کی دریافت بھی ایک دوسرے "امریکہ" کی دریافت تھی۔۔"

(نقوش، شمارہ ۱۳۵، جولائی ۱۹۸۰ء، ص ۳۹، اور ص ۷۶۸)

محمد طفیل کے صاحبزادے جاوید طفیل کا کہنا یہ ہے کہ سال:

"۱۹۶۹ء سے متعلق طفیل صاحب کی زندگی کے۔۔۔۔ اہم واقعات۔۔۔ میں سے ایک۔ "بیاضِ غالب" کا چھپنا رہے)۔۔۔۔ "بیاضِ غالب" کا اِس طرح چھپنا ایک چونکا دینے والی بات تھی۔۔۔"

(نقوش، شمارہ ۱۳۵، جولائی ۱۹۸۷ء، ص ۱۴۰)

انتظار حسین نے روزنامہ "مشرق" لاہور ۹۔ دسمبر ۱۹۶۹ء کے اپنے کالم "لاہورنامہ"

میں لکھا کہ:

"بیاضِ غالب کا بھارت سے پاکستان اُڑ کر آجانا مہم جوئی کی ایک مثال بنتا جا رہا ہے .... بھارت میں اس کی اشاعت کھٹائی میں پڑ گئی مگر ادھر طفیل صاحب نے "نقوش" کے تھیلے میں بلّی بند کر رکھی تھی۔ وقت موقع دیکھ کر انہوں نے تھیلے سے بلّی نکالی اور محققوں کو حیران کر دیا ...."

(بحوالہ نقوش، شمارہ ۱۱۴، ۱۹۷۰ء ص ۳۶-۳۷)

ڈاکٹر اعجاز حسین بٹالوی کے لفظوں میں کہا جا سکتا ہے کہ "بیاضِ غالب، بخطِ غالب کی اشاعتِ لاہور، ایک تاریخ ساز واقعہ ہے۔ اس کا چھپنا غالبیات میں ایک سنگِ میل کی حیثیت کر رکھتا ہے[۱]۔"

"نقوش" کا تیسرا غالب نمبر (صفحات ۶۲۸، شمارہ نمبر ۱۱۶) ۱۹۷۱ء میں چھپا۔ ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن کے بقول:

"نقوش کا یہ تیسرا غالب نمبر بھی موضوعات کے تنوّع، قیمتی اور نادر مواد اور انکشافات، ترتیب کے حُسن .. اور بحیثیتِ مجموعی اپنے مشمولات و مُندرجات اور مضمون نگاروں کے وزن و وقار کے اعتبار سے بے حد وقیع ہے .. ادبِ غالب میں یہ طفیل صاحب کی مُستقل یادگار کے طور پر ہمیشہ حوالے کا کام دے گا ...."

(نقوش، شمارہ، جولائی ۱۹۸۷ء، ص ۵۰۳)

"نقوش" کے میر تقی میر نمبر ۳ (شمارہ ۱۳۱، اگست ۱۹۸۳ء کے "طلوع" میں محمد طفیل

---

[۱] تبصرہ ریڈیو پاکستان، لاہور، ۱۳ر جنوری ۱۹۷۰ء، بحوالہ نقوش، شمارہ ۱۱۴، جولائی ۱۹۷۰ء، ص ۳۵

نے کچھ شوخی اور سرخوشی کے انداز میں لکھا ہے کہ :

"جب میں سیر کو نکلوں گا اور میری ملاقات اسد اللہ خان غالب.... سے ہو گی تو وہ مجھے خوب گھٹ کے گلے ملیں گے" ارے طفیل صاحب !"

قبلہ ! اسد اللہ خان صاحب ... بندہ بھی ملاقات کا متمنی تھا ....."

"ہم بھی مشتاق تھے"

غالب کو ملاقات کا اشتیاق اس لیے تھا کہ میں نے اُن کی وہ بیاض ڈھونڈ ڈھانڈ کے چھاپ دی تھی جو ۱۸۵۷ء کے انقلاب میں گم ہو گئی تھی .....(ص۵)

محمد طفیل کہتے ہیں اور بجا کہتے ہیں :

"غالب مر گیا، مگر وہ اپنے بعد اتنے مطالبے چھوڑ گیا کہ انہیں ادا تو کرتے رہیں مگر حق ادا نہیں ہوتا ۔ تین نمبر تو میں نے چھاپ ڈالے ....."

(خط بنام فرہاد زیدی، مورخہ ۲۶ - دسمبر ۱۹۷۱ء)[۱]

"ادب کا رشتہ بھی کیا رشتہ ہے، زمان و مکان سے آزاد ! غالب نے بھی بھلا یہ کب سوچا ہو گا کہ میرے عشاق میں پنجاب کا مسمی محمد طفیل بھی ہو گا جو میرے لیے یوں اپنی جان ہلکان کرے گا ۔"

(بحوالہ مضمون ڈاکٹر سید معین الرحمٰن)[۲]

ڈاکٹر تحسین فراقی کے لفظوں کا سہارا لیتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ :

* "نقوش کے جن خاص نمبروں نے دنیائے ادب میں بالخصوص غلغلہ پیدا کیا اُن میں .... غالب نمبر قابلِ ذکر ہیں[۳] ....."

---

[۱] نقوش، شمارہ ۱۳۵، جولائی ۱۹۸۷ء، ص ۹۰۸

[۲] ایضاً، ص ۵۰

[۳] ایضاً، ص ۳۹۵

* "طفیل صاحب کا ایک بڑا کارنامہ بیاضِ غالب کی دریافت تھا...[۱]"
* "محمد طفیل نے (دیوانِ غالب کے قدیم ترین نسخے کو) غالب صدی کی ایک فخریہ پیش کش کے طور پر چھاپ ڈالا جس سے برِصغیر پاک و ہند کے علمی و ادبی حلقوں میں ایک تھرتھری پیدا ہوگئی...[۲]"
* "ادارہ "نقوش" جب بھی کسی نئی مہم پر نکلا وہ اُس سنہری اون کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا جو کسی کا مقدر ہوتی ہے۔ حاتم بادگرد کی خیر لانا ہر ایک کے بس کا روگ کہاں ہوتا ہے...[۳]"
* "طفیل صاحب نے... تین غالب نمبر نکالے... ان میں سے ہر نمبر اپنی جگہ انسائیکلو پیڈیا ہے، قاموس ہے، ایک سمندر ہے جس کی نیلی پہنائیوں میں ڈوب جانے کو جی چاہتا ہے.....[۴]"

ڈاکٹر سید معین الرحمٰن لکھتے ہیں کہ:

* "محمد طفیل کے عرصۂ ادارت (اپریل ۱۹۵۱ء سے جولائی ۱۹۸۶ء تک) کے پینتیس برسوں میں "نقوش" کی تین اشاعتیں (کوئی دو ہزار صفحات کے قریب) غالب سے مخصوص ہوئیں۔ "نقوش" کا چوتھا غالب نمبر (کوئی ایک ہزار صفحات پر مشتمل) طفیل صاحب ترتیب دے چکے تھے۔ یہ ابھی منظرِ عام پر نہیں آیا...[۵]"

---

[۱] نقوش، شمارہ ۱۳۵، جولائی ۱۹۸۷ء، ص ۳۹۶

[۲] ایضاً، ص ۳۹۷

[۳] ایضاً، ص ۳۹۴

[۴] ایضاً، ص ۳۹۴

[۵] ایضاً، ص ۴۱۹

* "نقوش" کے ..... غالب نمبر (حصہ چہارم) کے سات سو صفحات کی کتابت شدہ کاپیاں میری نظر سے گذری ہیں ... افسوس کہ یہ غالب نمبر جس کے سات سو صفحات وہ کتابت کرا چکے تھے اور کوئی تین سو صفحات مزید کتابت کے لیے تیار تھے، طفیل صاحب اپنی زندگی میں شائع نہ کرا پائے[1]۔"

محمد طفیل، نقوش اور غالب کی اس سہ طرفہ گفتگو کو ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کے ان کلمات پر ختم کرتی ہوں کہ:

"طفیل صاحب نے غالب کو "نقوش" کے عنوانِ ادب کا جزوِ لازم بنایا اور ان کے ہاتھوں "نقوش" میں مطالعۂ غالب کی ایک ایسی ریت اور روایت پڑی اور یہ اس درجہ محکم اور بارآور ہوئی کہ اسے "نقوش" کے ایک قابلِ رشک شعبے اور ایک ناقابلِ تسخیر امتیاز کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے ....."

(نقوش، شمارہ ۱۳۵، جولائی ۱۹۸۷ء، ص ۵۰۷)

(۳)

زیرِ نظر تحقیقی مقالہ "رسالہ نقوش میں ذخیرۂ غالبیات" میں متعلمانہ اور عاجزانہ کوشش اور کاوش ہے جسے ایم اے (اردو) کی جزوی تکمیل کے سلسلے میں شعبۂ اردو گورنمنٹ کالج لاہور کی جانب سے پنجاب یونیورسٹی لاہور کے پہلے سالانہ امتحان ۱۹۸۷ء منعقدہ ۱۹۸۷ء کے امتحان کے لیے پیش کیا گیا ..... اب یہ مقالہ مارچ ۱۹۴۸ء سے دسمبر ۱۹۸۸ء تک تقریباً چالیس برس کے عرصے میں رسالہ نقوش (لاہور) میں چھپنے والے غالب سے متعلق ہر نوع کے حوالوں کو محیط ہے۔

---

[1] نقوش، شمارہ ۱۳۵، جولائی ۱۹۸۷ء، ص ۵۰۴

مقالے کے دو حصے ہیں۔ پہلا، مصنف وار "نقوش" میں غالب سے متعلق چھپنے والی تحریروں کی نشاندہی کرتا ہے اور ۔ ۔ ۔ ۔ دوسرا حصہ موضوع وار، ان مباحث اور مشمولات کے لُبِ لباب پر مبنی ہے۔

مقالے کے حصۂ اول میں مجھے "نقوش" کے کوئی سوا دو سو اہلِ قلم کے، بحیثیتِ مجموعی چھ سو سے زائد حوالوں کی فراہمی میں کامیابی ہوئی ہے۔ مضمون نگاروں (اہلِ قلم) کے اسماء کے اندراج میں ابجدی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور پھر ہر مصنف کے حوالوں کو پیش کرتے ہوئے زمانی ترتیب میرے پیشِ نظر رہی ہے۔ ابجدی اور پھر زمانی ترتیب قائم کرتے میں میرا بہت وقت لگا، مجھ پر جو بھی گزری، لیکن اس ترتیب کا سختی سے لحاظ رکھنے ہی میں حسن تھا، جسے میں نے قائم رکھا ہے۔

مقالے کے دوسرے حصے میں سوا دو سو کے قریب اہلِ قلم کی چھ سو سے زائد نگارشات کو باعتبارِ موضوع تیرہ[۱۳] بڑے عنوانات کے تحت تقسیم کیا گیا ہے:

۱۔ تحقیقِ غالب: غالب سے متعلق تحقیقی مزاج کی تحریریں

۲۔ تنقیدِ غالب: غالب کے بارے میں تنقیدی نوعیت کے مضامین

۳۔ غالب اور دیگر اکابر: کچھ تقابلی یا مماثلتی نوع کی نگارشات

۴۔ غالب کے اعزّہ، معاصر اور تلامذہ

۵۔ غالب شناس اہلِ قلم کا تذکرہ

۶۔ شارحینِ غالب کا ذکر

۷۔ بیاضِ غالب سے متعلق مباحث

۸۔ نایاب نگارشاتِ غالب

۹۔ غالب کی عکسی تحریریں

۱۰۔ تصانیفِ غالب کے حوالے

۱۱۔ غالب سے مُتعلق مُستقل تصانیف یا مُتفرق نگارشات

۱۲۔ تصاویرِ غالب: عکسی، قلمی، اسکیچ

۱۳۔ مُتفرقات و مُتعلقاتِ غالب، باقیاتِ غالب

مُوضوع وار تقسیم میرے لیے بڑی مُشکلات اور مسائل کا باعث ہوئی۔ بعض نگارشات کو ایک سے زیادہ مُوضوعات کے تحت درج کیا جا سکتا تھا، اس لیے ہر نگارش کو اپنے غالب رُجحان یا رنگ اور مزاج کے مُطابق کسی ایک عنوان کے تحت رکھنے میں مجھے بہت غور و فکر اور بعض صورتوں میں بڑے تامل کے بعد کسی فیصلے یا نتیجے پر پہنچنا پڑا۔

مقالے کے آغاز میں "بُنیادی مآخذ و مصادر" BASIC SOURCES کا ایک تفصیلی گوشوارہ دے دیا گیا ہے۔ اِس مقالے کی ترتیب و تسوید میں رسالہ "نقوش" (لاہور) مارچ ۱۹۴۸ء سے لے کر (جب یہ رسالہ نکلنا شروع ہُوا) دسمبر ۱۹۸۸ء (یعنی زیرِ نظر مقالے کی کتابی صورت میں اشاعت تک) کے شمارے میرا بنیادی مآخذ رہے ہیں۔ "نقوش" کے بعض شمارے ایک سے زیادہ بار چھپے۔ مقالے میں جس ایڈیشن کو بُنیاد بنا کر حوالے دیئے گئے ہیں، اُسے "بُنیادی" مآخذ و مصادر" کے گوشوارے میں دائرے کے نشان سے مُمیّز کر دیا گیا ہے۔ "نقوش" بارِ ادارت کے حوالے سے، آج اپنے چوتھے دَور میں ہے۔ مآخذ کی یہ تفصیل: بقیدِ ادوار، نمبر شمار، شمارہ نمبر، سالِ طباعت اور ہر شُمارے کے مُوضوع اور ضخامت کے تعین کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔

زیرِ نظر مقالے کی جمع و ترتیب مارچ ۱۹۴۸ء سے لے کر دسمبر ۱۹۸۸ء تک نقوش کے ۱۳۷ شماروں کے پینسٹھ ہزار سے زائد صفحات کے مُطالعے کے بعد ممکن ہو سکی ہے۔ اس سارے ذخیرے میں مجھے صرف ایک مضمون "نُقوش اور مُطالعۂ غالب" براہِ راست اپنے موضوع سے مُتعلق ملا۔ ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن صاحب کے اس قیمتی جائزے (مطبوعہ "نقوش شمارہ ۱۳۵، ص ۹۰-۴۹۔ ۵۰۷) کو مَیں نے بطور "ضمیمہ" اپنے مقالے کی زینت بنا لیا

ہے۔ ڈاکٹر سید معین الرحمٰن صاحب نے اپنے اس مطبوعہ مقالے میں کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔ اسے میرے مقالے کا امتیاز سمجھا جائے تو عجب نہیں۔

"نقوش" کا پہلا دور شمارہ ایک (۱) سے شمارہ دس (۱۰) تک پر مبنی ہے، جب اس کی زمام ادارت ہاجرہ مسرور اور احمد ندیم قاسمی کے سپرد رہی۔ "نقوش" کے دوسرے دور (شمارہ ۱۱ تا ۱۸) میں پروفیسر سید وقار عظیم اس کے مدیر رہے۔ "نقوش" کا تیسرا طویل عہد، محمد طفیل سے منسوب ہے جو اپریل ۱۹۵۱ء سے اپنے انتقال (جولائی ۱۹۸۶ء) تک اس کے مرتب اور مدیر رہے۔ محمد طفیل کے بعد "نقوش" جاوید طفیل کی زیرِ ادارت (شمارہ ۱۳۳ سے) اپنے چوتھے دور میں داخل ہوا۔ میں نے ہر دور کے پہلے شمارے کے اندرونی سرورقوں کے عکس مقالے میں محفوظ کر دیے ہیں۔ اب تک "نقوش" کے تین غالب نمبر منظرِ عام پر آئے ہیں۔ بطور یادگار، ان غالب نمبروں کے اندرونی سرورقوں کا عکس، نیز غالب کا عکسِ تحریر، غالب کی اولین مہر ۱۲۳۱ھ کا چربہ، غالب کی ایک تصویر اور غالب کے دو کارٹون اسکیچ بھی زیرِ نظر مقالے میں شامل ہیں۔ یہ سب چیزیں میں نے "نقوش" کے مختلف پرچوں سے منتخب کی ہیں۔

اپنے اس کام کی تکمیل کے مختلف مراحل میں مجھے نقوش اور غالبیات کے سلسلے کی متعدد کتابوں اور رسالوں وغیرہ سے رجوع کرنا پڑا۔ "کتابیات" (Bibliography) کے تحت یہ تفصیل، مقالے کے آخر میں فراہم کر دی گئی ہے۔

مصنف اور موضوع وار زمانی ترتیب کے ساتھ "رسالہ نقوش میں ذخیرۂ غالبیات" کی نشان دہی کے لیے مجھے پچھلے چالیس برس میں چھپنے والے "نقوش" کے ۱۳۷ شماروں کو تلاش کرنا اور ان ۱۳۷ شماروں کے پینسٹھ ہزار سے زائد صفحات کو دیکھ کر ساتھ ساتھ کارڈ سازی کرنا پڑی۔ یہ کارڈ تعداد میں ایک ہزار کے لگ بھگ بنے۔

"نقوش" کے تین غالب نمبروں میں پچاسی اہلِ قلم کی ایک سو کے قریب نگارشات

شامل ہیں۔ زیرِ نظر مقالہ، غالبیات سے متعلق سوا دو سو کے قریب اہلِ علم کے چھ سو سے زیادہ اندراجات اور حوالوں کا احاطہ کرتا ہے۔ اِس سے میری محنت اور تلاش کا شاید کسی قدر اندازہ کیا جا سکے۔

کارڈوں کی مدد سے باعتبارِ مصنّف ابجدی ترتیب قائم کرنا ممکن ہوا۔ پھر انہی کارڈوں کو بارِ دگر موضوع وار زمانی لحاظ سے ترتیب دیا گیا۔ تب کہیں جا کر مقالے کا مسودہ تیار ہوا۔ ہر مرحلے میں مقابلے اور تصحیح کی سخت منزل سے گزرنا پڑا۔ یہ سارا کام بڑی پِتّہ ماری کا تھا۔ لیکن موضوع، میری گہری دلچسپی کا تھا، اِس لیے کوئی بھی مرحلہ مجھے بار یا ناگوار نہیں ہوا۔ کام ہی جُتے رہنا میرے لیے ایک سرشاری اور نشاط کا باعث رہا۔ اب تکمیلِ کار کے بعد آسودگی، لیکن ساتھ ہی اپنے خالی خالی اور سونے سونے رہ جانے کا احساس ضرور سر اٹھاتا دکھائی دیتا ہے۔

(۴)

ایم۔ اے کے لیے شعبۂ اُردو، گورنمنٹ کالج، لاہور میں داخلہ میرے لیے زندگی کا ایک نادر اور قیمتی تجربہ ثابت ہوا۔ شعبۂ اُردو کے سربراہ اُستادِ محترم پروفیسر ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن صاحب کی علمی وجاہت، اُن کی انسانیت، اُن کے انہماکِ کار، اور بحیثیت مجموعی اُن کی شفقت اور شخصیت نے میرے دل و دماغ پر دستک دی اور میرے لیے زندگی کی ایک راہِ عمل متعین کر دی۔

ڈاکٹر معین صاحب سے میں نے بہت کچھ سیکھا اور بہت کچھ پایا اور یہ کچھ میری ہی تخصیص نہیں۔ بقدرِ مقدور کہیں کم، کہیں زیادہ، کسی نہ کسی سطح یا درجے میں وہ کوئی بہت ہی کم نصیب رہا ہو گا جو اُن سے کچھ سیکھنے یا پانے سے محروم رہا ہو۔

پروفیسر حمید احمد خاں نے کتنی اچھی بات کہی ہے کہ "کوئی نہ کوئی اچھا نمونہ

اپنے سامنے رکھنا اور بالخصوص اوائل عمر میں اپنے سامنے رکھنا، ہمارے لیے زندگی کی تیاری کی اوّلین شرط ہے۔ اکثر ہمارے والدین یا کوئی بڑا بھائی بہن، کوئی شفیق اُستاد یا کوئی واجب التکریم بزرگ اس مثالی انداز میں ہماری قوت کا سرچشمہ بن جاتا ہے۔ اُن نوجوانوں کے لیے جو نیکی کی زندگی بسر کرنے کی خواہش، با نیت رکھتے ہیں، یہ لازم ہے کہ اپنے حلقے کے اندر محبت و عقیدت کا ایسا مرکز تلاش کرلیں جس کی کشش قدم قدم پر اُنہیں راہِ راست کی طرف آنے کی دعوت دے۔ خُدا کا شکر ہے کہ ہماری دُنیا میں نیکی کبھی اس حد تک نایاب نہیں ہوئی کہ ہم کسی اچھے نمونے کی تلاش میں نظر دوڑائیں تو شمعِ ہدایت کی کوئی نہ کوئی کرن پاس ہی جھلکتی ہوئی نہ مل جائے[۱]۔"

مجھے ڈاکٹر معین صاحب کی ذات میں شمعِ ہدایت نصیب ہوئی اور اسے میں اپنی خوش طالعی سمجھتی ہوں —— یہ مقالہ اُن کی رہبری، رہنمائی اور نگرانی میں مکمل ہُوا۔ اس کا سارا حُسن اُن کی توجّہ اور تلطف کا نتیجہ ہے۔ وہ میری کارکردگی سے مطمئن ہیں اور یہی طمانیت میرا انعام ہے۔

اس مقالے کے دیکھنے سے غالب فہمی میں اضافہ ہوگا۔ کیا مُتعلم اور کیا مُعلّم یہ بہتوں کے لیے کتابِ حوالہ کا کام دے گا اور اُن کے لیے کام کی آسانیاں فراہم کرے گا۔ میں اپنے فاضل قارئین سے کوئی رعایت نہیں چاہتی، لیکن وہ میری محنت کی داد دیں، اور دُعا میں یاد رکھیں۔ یہ معصوم سی اُمید اور آرزو رکھنے میں تو کوئی قباحت نہیں!

(۵)

مقالے کے یونیورسٹی کو پیش کیے جانے (اگست ۱۹۸۷ء) اور اب (اپریل

---

[۱] نثری ادب، مرتبہ ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن، طبع اوّل، ندرسنز، لاہور ۱۹۸۶ء، ص ۱۸-۱۹

۱۹۸۹ء میں) اس کی کتابی صورت میں اشاعت کی درمیانی مدت میں "نقوش" کے مزید دو سالنامے (شمارہ ۱۳۶ اور ۱۳۷) منظرِ عام پر آئے ہیں۔ غالب یا غالب شناسوں سے متعلق جو تحریریں ان تازہ شماروں میں شامل ہیں، اُن کے حوالے بھی متعلقہ مقامات پر بڑھا دیئے گئے ہیں ـــــ اس طرح گویا اب "رسالۂ نُقوش" میں "ذخیرۂ غالبیات کا یہ جائزہ "نُقوش" کے شمارہ اوّل (مارچ ۱۹۴۸ء) سے اس کے تازہ ترین شمارے (دسمبر ۱۹۸۸ء) تک پر محیط ہے۔ اُمید ہے اس کی قدر کی جائے گی۔

یہ میرے لیے بڑی خوشی اور عزّت افزائی کی بات ہے کہ میری یہ علمی کاوش گورنمنٹ کالج لاہور کے ایک سو پچیسویں جشنِ سالگرہ کی مُناسبت سے کالج کے شعبۂ اُردو کی جانب سے شائع ہو رہی ہے۔ جس کے لیے میں شعبۂ اردو اور پنجابی کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن صاحب کی شکر گزار ہوں اور اُن کے لیے بے حد دُعا گو بھی!

دعاؤں کی طالب

نائلہ انجم

۲۳ فروری ۱۹۸۹ء

نقوش
اور
غالب
سے متعلق کچھ
نادر تصاویر اور
دستاویزات
کے
عکس
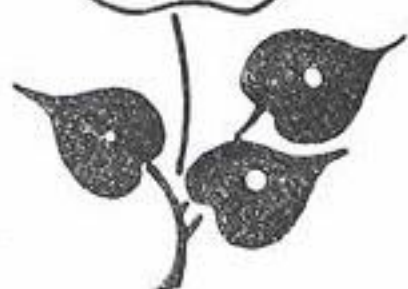
۱۔ غالب کا اسکیچ، نقوش شمارہ ۱۰۱

۲۔ غالب کا کارٹون، نقوش شمارہ ۷۱۔۷۲

۳۔ غالب کا ایک اور کارٹون، نقوش شمارہ ۱۲۷

۴۔ نقوش کے پہلے شمارے کا سرورق

۵۔ نقوش کے دوسرے دور کے پہلے شمارے کا سرورق

۶۔ نقوش کے تیسرے دور کے پہلے شمارے کا سرورق

۷۔ نقوش کے چوتھے دور کے پہلے شمارے کا سرورق

۸۔ نقوش کے پہلے غالب نمبر شمارہ ۱۱۱ کا سرورق

۹۔ نقوش کے دوسرے غالب نمبر شمارہ ۱۱۳ کا سرورق

۱۰۔ نقوش کے تیسرے غالب نمبر شمارہ ۱۱۶ کا سرورق

۱۱۔ غالب کی ۱۲۳۱ھ/۱۸۱۶ء کی مہر، نقوش شمارہ ۱۱۳

۱۲۔ غالب کی قلمی تحریر کا عکس، نقوش شمارہ ۱۱۳
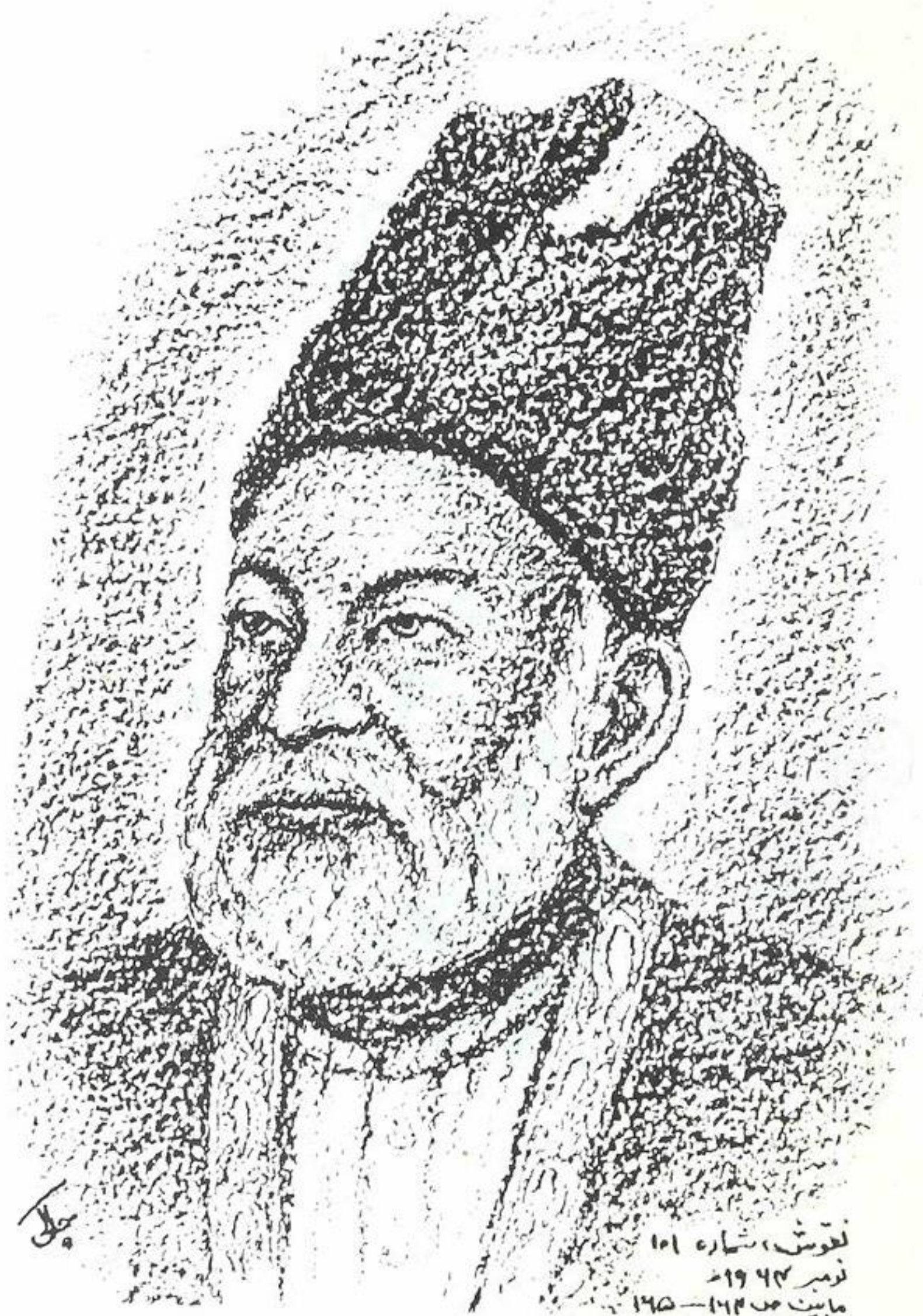
نقوش، شمارہ ۱۰۱
نومبر ۱۹۶۴ء
مابین ص ۱۶۴ — ۱۶۵

[نقوش، طنز و مزاح نمبر، شمارہ ۷۱- ۷۲، فروری ۱۹۵۹ء، مابین ص ۳۲۸- ۳۲۹]

نقوش، ادبی معرکے نمبر، شمارہ ۱۲۷، ستمبر ۱۹۸۱ء، جلد ۲، مابین ص ۹۶-۹۷

غالب ــــ نقش کے نوواروں کے درمیان!

زندگی آمیز اور زندگی آموز ادب کا نمائندہ

ماہنامہ

مرتبہ

ہاجرہ مسرور

احمد ندیم قاسمی

ادارۂ فروغِ اردو لاہور

سالانہ [illegible] روپیہ
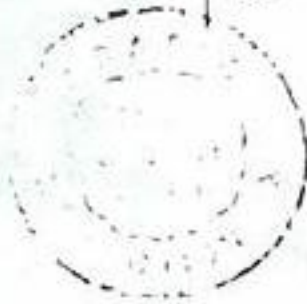
قیمت ایک روپیہ

[نقوش کے پہلے دور کا پہلا شمارہ]

— اندرونی سرورق —

زندگی آموز اور زندگی آمیز ادب کا نمائندہ

(۱۱ و ۱۲)

ادارت:- وقار عظیم

پرنٹر و پبلشر:- محمد طفیل

ادارۂ فروغِ اردو ★ لاہور

قیمت دو روپے

[نقوش کے دوسرے دور کا پہلا شمارہ]

— اندرونی سرورق —

زندگی آمیز اور زندگی آموز ادب کا ترجمان

نقوش

لاہور

ماہنامہ

۱۹ ۔ ۲۰

مرتب:

محمد طفیل

قیمت: ۲/۸ سالانہ چندہ: سات روپے

ادارۂ فروغِ اردو ۔ لاہور

محمد طفیل کی زیر ادارت نقوش کے تیسرے اور طویل دور کا پہلا شمارہ ۔ اندرونی سرورق

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۱۲

ٹیلیفون ۵۲۵۲۵

زندگی آمیز اور زندگی آموز ادب کا نمائندہ

۱۳- ستمبر ۱۹۸۶ء

نقوش

سالنامہ

شمارہ نمبر ۱۳۳

ستمبر ۱۹۸۶ء

بانی

محمد طفیل

مدیر

جاوید طفیل

ادارۂ فروغِ اردو ٥ لاہور

قیمت ۶۰ روپے

[نقوش کے نئے دور کا پہلا شمارہ]

اندرونی سرورق

ٹیلیفون نمبر ۳۵۲۵ د

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۱۲

۹/۱۲ ۱۹۶۹

زندگی آمیز اور زندگی آموز ادب کا نمائندہ

نقوش

غالب نمبر (حصہ دوم)

مع

(نو دریافت بیاضِ غالب بخطِ غالب)

۱۱۳

اکتوبر ۱۹۶۹ء

مُدیر

محمد طفیل

اِدارۂ فروغِ اُردو ○ لاہور

قیمت موجودہ شمارہ ۳۰ روپے

نقوش کے دوسرے غالب نمبر کا

اندرونی سرورق

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۱۲ | ٹیلیفون ۵۳۵۲۵

زندگی آمیز اور زندگی آموز ادب کا نمائندہ

معصوم
لاہور، ۱۹۷۱ء

نقوش

غالب نمبر (۳)

۱۹۷۱ء

شمارہ نمبر ۱۱۶

مدیر:
محمد طفیل

ادارۂ فروغِ اردو، لاہور

سالانہ چندہ
۳۰ روپے

قیمت فی پرچہ
۱۲ روپے

[نقوش تذکرہ غالب نمبر کا اندرونی سرورق]

۱۲۳۱ھ = ۱۸۱۶ء کی اسداللہ غالب کی مہر

[نقوش، غالب نمبر۲، اکتوبر ۱۹۶۹ء مقابل ص ۴۸]

"گلِ رعنا" (فارسی) کے حصۂ اردو کا ایک عکس بخطِ غالب

ہر شوق کر رہا ہے خریدار کی طلب — عرضِ متاعِ عقل و دل و جاں کیے ہوئے

دوڑے ہے پھر ہر ایک گل و لالہ پر خیال — صد گلستاں نگاہ کا ساماں کیے ہوئے

پھر چاہتا ہوں نامۂ دلدار کھولنا — جاں نذرِ دلفریبیِ عنواں کیے ہوئے

مانگے ہے پھر کسو کو لبِ بام پر ہوس — زلفِ سیاہ رخ پہ پریشاں کیے ہوئے

ڈھونڈے ہے پھر کسو کو مقابل میں آرزو — سرمے سے تیز دشنۂ مژگاں کیے ہوئے

اک نو بہارِ ناز کو تاکے ہے پھر نگاہ — چہرہ فروغِ مے سے گلستاں کیے ہوئے

جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کہ رات دن — بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کیے ہوئے

پھر دل میں ہے کہ در پہ کسو کے پڑے رہیں — سر زیرِ بارِ منتِ درباں کیے ہوئے

غالب ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوشِ اشک سے
بیٹھے ہیں ہم تہیۂ طوفاں کیے ہوئے

سلسلہ جنبانی در دوم این رنگین چمن موسوم به گلِ رعنا در عرضِ مذاقِ زبان آنهاست
که صهبای حریف افکن است و بادهٔ مرد آزما. از آنجا که هنوز این گوهرِ شاهوار را
برشتهٔ نظم مروت تهی نکشیده‌ام و این اوراقِ پراکنده را شیرازهٔ جمعیتِ تدوین
نبسته نرومیده از بیان مکرر ریخته و سنجیده آهنگان موزونی اندیشه نکرده
از سرِ زبانی تحریر نگیرند و عذرِ تنک سرمایگانِ فطرت و بیدماغانِ عالمِ فرصت بپذیرند

بُنیادی
مآخذ و مصادر
BASIC
SOURCES

مقالے کی ترتیب و تسوید میں رسالہ "نقوش"
(لاہور) کے دسمبر ۱۹۸۸ء تک کے شمارے
مبرا بنیادی ماخذ رہے ہیں۔ ایک آدھ استثنیٰ
کے علاوہ "نقوش" ۲۰×۳۰/۸ سائز پر
چھپتا رہا ہے۔ یہ استثنیٰ، ہمیں شمارہ نمبر ۴
(جشنِ آزادی نمبر) اور شمارہ نمبر ۱۷ — ۱۸
(ناولٹ نمبر) کی صورت میں دکھائی دیتا ہے
یہ دونوں پرچے ۲۰×۳۰/۱۲ سائز پر چھپے
(کاغذ کا ناپ۔ سوا چھ انچ × ساڑھے
سات انچ)۔ ان دونوں شماروں کی بائنڈنگ
چوڑائی کی طرف سے ہوئی ہے۔ "نقوش"
کے بعض شمارے ایک سے زیادہ بار شائع
ہوئے۔ مقالے میں جس ایڈیشن کو بنیاد بنا کر
حوالے دیئے گئے ہیں، اُسے یہاں دائرے کے
نشان سے ممیز کر دیا گیا ہے — بارِ ادارت کے
حوالے سے "نقوش" آج اپنے چوتھے دور میں
ہے — ماخذ کی یہ تفصیل بقدرِ ادوار، نمبر شمار،
شمارہ نمبر، سالِ طباعت اور شمارے کے موضوع
اور ضخامت کے تعین کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔

○

پہلا دور:

مُدیر: ہاجرہ مسرور، احمد ندیم قاسمی، پرنٹر پبلشر: محمد طفیل

نمبر شمار	شمارہ نمبر	سال	کیفیت	صفحات
۱	۱	مارچ ۱۹۴۸ء	عام شمارہ	۸۴
۲	۲	—	—	۸۰
۳	۳	—	—	۱۰۴
۴	۴	۱۹۴۸ء	جشنِ آزادی نمبر	۲۶۴
۵	۵	مارچ اپریل ۱۹۴۹ء	خاص نمبر	۲۰۰
۶	۶	مئی جون ۱۹۴۹ء	عام شمارہ	۱۲۰
۷	۷	جولائی ۱۹۴۹ء	عالمگیر امن نمبر	۱۵۲
۸	۸	اگست ستمبر ۱۹۴۹ء	آزادی نمبر	۲۴۰
۹	۹	اکتوبر ۱۹۴۹ء	عام شمارہ	۸۰
۱۰	۱۰	دسمبر ۱۹۴۹ء	—	۷۲

دوسرا دور:

مُدیر: سید وقار عظیم، پرنٹر پبلشر: محمد طفیل

نمبر شمار	شمارہ نمبر	سال	کیفیت	صفحات
۱	۱۱—۱۲	مئی ۱۹۵۰ء	خاص نمبر	۲۰۰
۲	۱۳	—	عام شمارہ	۷۲
۳	۱۴	—	عام شمارہ	۷۲
۴	۱۵-۱۶	دسمبر ۱۹۵۰ء	سالنامہ	۲۴۴
۵	۱۷-۱۸	مارچ ۱۹۵۱ء	ناولٹ نمبر	۲۸۸

تیسرا دور : مُدیر : محمد طُفیل

نمبر شمار	شمارہ نمبر	سال	کیفیت	صفحات
۱	۱۹-۲۰	اپریل ۱۹۵۱ء	عام شمارہ	۲۳۲
۲	۲۱-۲۲	مئی ۱۹۵۲ء	—	۲۶۴
۳	۲۳-۲۴	جولائی ۱۹۵۲ء	—	۲۴۰
۴	۲۵-۲۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۵۲ء	افسانہ نمبر	۴۰۰
۵	۲۷-۲۸	نومبر دسمبر ۱۹۵۲ء	—	۲۴۰
۶	۲۹-۳۰	فروری مارچ ۱۹۵۳ء	پنج سالہ نمبر	۴۰۸
۷	۳۱-۳۲	مئی ۱۹۵۳ء	عام شمارہ	۲۰۸
۸	۳۳-۳۴	اگست ۱۹۵۳ء	—	۲۰۸
۹	۳۵-۳۶	اکتوبر ۱۹۵۳ء	—	۲۴۸
۱۰	۳۷-۳۸	جنوری ۱۹۵۴ء	افسانہ نمبر	۵۰۶
۱۱	۳۹-۴۰	مارچ ۱۹۵۴ء	—	۲۱۶
۱۲	۴۱-۴۲	طبع اوّل، مئی ۱۹۵۴ء	غزل نمبر	۴۸۰
		طبع دوم، ۱۹۵۶ء		۶۵۰
		○ طبع سوم، فروری ۱۹۶۰ء		۷۵۲
		طبع چہارم، اکتوبر ۱۹۸۵ء		۷۲۴
۱۳	۴۳-۴۴	جولائی اگست ۱۹۵۴ء	ضمیمہ غزل نمبر	۲۵۶
۱۴	۴۵-۴۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۵۴ء	عام شمارہ	۲۶۴

نمبر شمار	شمارہ نمبر	سال	کیفیت	صفحات
۱۵	۴۷-۴۸	جنوری ۱۹۵۵ء	شخصیات نمبر	۷۰۰
۱۶	۴۹-۵۰	طبع اول، ۱۹۵۵ء	منٹو نمبر	۳۸۴
		○ طبع جدید، سن ندارد		۴۲۶
۱۷	۵۱-۵۲	جولائی ۱۹۵۵ء	عام شمارہ	۲۴۸
۱۸-۱۹	۵۳-۵۴	دسمبر ۱۹۵۵ء	افسانہ نمبر: دو جلدیں	۱۰۹۰
۲۰	۵۵-۵۶	مارچ ۱۹۵۶ء	عام شمارہ	۲۰۸
۲۱	۵۷-۵۸	جون ۱۹۵۶ء	—	۲۴۶
۲۲	۵۹-۶۰	اکتوبر ۱۹۵۶ء	شخصیات نمبر: حصہ دوم [1]	۱۵۱۴
۲۳	۶۱-۶۲	جنوری فروری ۱۹۵۷ء	سالنامہ	۳۸۴
۲۴	۶۳-۶۴	جون ۱۹۵۷ء	عام شمارہ	۳۱۲
۲۵-۲۶	۶۵-۶۶	نومبر ۱۹۵۷ء	مکاتیب نمبر، دو جلدیں [2]	۱۰۴۲

---

[1] شخصیات نمبر ا، سات سو صفحات پر مشتمل تھا۔ شخصیات نمبر ۲ کے صفحات کا شمار ص ۷۰۱ سے ہوا ہے اور یہ مجموعی طور پر ص ۱۵۱۴ پر ختم ہوتا ہے۔ الگ سے شخصیات نمبر ۲ کے صفحات ۸۱۴ بنتے ہیں۔

[2] مکاتیب نمبر کے دو حصے ۱۰۴۸ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ پہلی جلد ۵۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسری جلد ص ۵۸۱ سے شروع ہو کر ص ۱۰۴۲ پر ختم ہوتی ہے لیکن اس نمبر میں "عکسی خطوط" پر صفحوں کے نمبر نہیں ڈالے گئے۔ انہیں شمار کر لیا جائے تو بحیثیتِ مجموعی اس نمبر کے صفحات ۱۰۶۰ ہو جاتے ہیں۔

نمبر شمار	شمارہ نمبر	سال	کیفیت	صفحات
۲۷	۶۸-۶۷	اگست ۱۹۵۸ء	دس سالہ نمبر	۴۵۳
۲۸	۷۰-۶۹	اکتوبر ۱۹۵۸ء	عام شمارہ	۲۷۲
۲۹	۷۲-۷۱	فروری ۱۹۵۹ء	طنز و مزاح نمبر	۹۲۸
۳۰	۷۴-۷۳	مئی ۱۹۵۹ء	عام شمارہ	۳۵۲
۳۱	۷۶-۷۵	ستمبر ۱۹۵۹ء	پطرس نمبر	۶۴۰
۳۲	۷۸-۷۷	دسمبر ۱۹۵۹ء	خاص نمبر	۳۹۴
۳۳	۸۰-۷۹	اپریل ۱۹۶۰ء	ادبِ عالیہ نمبر	۱۲۷۲
۳۴	۸۲-۸۱	جون ۱۹۶۰ء	عام شمارہ	۲۸۰
۳۵	۸۴-۸۳	اگست ۱۹۶۰ء	—	۲۵۴
۳۶	۸۶-۸۵	نومبر ۱۹۶۰ء	افسانہ نمبر	۷۰۴
۳۷	۸۷	فروری ۱۹۶۱ء	عام شمارہ	۳۱۲
۳۸	۸۸	مئی ۱۹۶۱ء	—	۲۴۶
۳۹	۸۹	اگست ۱۹۶۱ء	—	۲۶۴
۴۰	۹۰	اکتوبر ۱۹۶۱ء	—	۲۶۴
۴۱	۹۱	دسمبر ۱۹۶۱ء	—	۳۰۴
۴۲	۹۲	فروری ۱۹۶۲ء	لاہور نمبر	۱۲۰۴
۴۳	۹۳	مئی ۱۹۶۲ء	عام شمارہ	۳۲۸
۴۴	۹۴	جولائی ۱۹۶۲ء	—	۳۰۶
۴۵	۹۵	اکتوبر ۱۹۶۲ء	—	۳۱۲
۴۶	۹۶	جنوری ۱۹۶۳ء	سالنامہ	۶۰۸

نمبر شمار	شمارہ نمبر	سال	کیفیت	صفحات
۴۷	۹۷	مارچ ۶۳ ۱۹ء	عام شمارہ	۳۰۸
۴۸	۹۸	جون ۱۹۶۳ء	—	۴۰۸
۴۹	۹۹	ستمبر ۱۹۶۳ء	شوکت تھانوی نمبر	۶۲۴
۵۰-۵۱	۱۰۰	جون ۱۹۶۴ء	آپ بیتی نمبر: دو جلدیں[۱]	۱۹۶۴
۵۲	۱۰۱	نومبر ۱۹۶۴ء	عام شمارہ	۵۷۵
۵۳	۱۰۲	مئی ۱۹۶۵ء	——	۵۰۰
۵۴	۱۰۳	ستمبر ۱۹۶۵ء	عام شمارہ	۵۵۲
۵۵	۱۰۴	جنوری ۶۶ ۱۹ء	——	۵۱۰
۵۶-۵۷ اور ۵۸	۱۰۵	اپریل مئی جون ۱۹۶۶ء	سالنامہ تین جلدیں	۱۲۲۴
۵۹	۱۰۶	اکتوبر دسمبر ۱۹۶۶ء	خاص نمبر	۶۱۶

---

[۱] "آپ بیتی نمبر" کی پہلی جلد کے آغاز میں ترتیب اور تصاویر وغیرہ کے ۵۰ صفحات پر نمبر نہیں ڈالے گئے۔ اِن صفحات کے بعد صفحہ ۱ سے ۹۶ صفحات، پیغامات اور آپ بیتی کے فن پر مقالات و مضامین وغیرہ پر مبنی ہیں۔ صفحہ ۹۶ کے بعد از سرِ نو صفحہ ۱ سے آپ بیتیاں شروع ہو جاتی ہیں اور یہ جلد صفحہ ۸۳۶ پر تمام ہوتی ہے۔ دوسری جلد کے ابتدائی ۲۲ صفحات ترتیب اور تصاویر پر مشتمل ہیں۔ ان کے بعد ص ۸۳۷ سے آپ بیتیاں شروع ہو کر صفحہ ۱۹۶۴ پر یہ جلد ختم ہوتی ہے۔ پہلی جلد کے ابتدائی ۵۰ + ۹۶ اور دوسری جلد کے ابتدائی صفحات کو شمار کر لیا جائے تو "آپ بیتی نمبر" کی ضخامت ۱۹۶۴ صفحات سے بڑھ کر اصلاً ۲۱۳۲ تک پہنچتی ہے۔

نمبر شمار	شمارہ نمبر	سال	کیفیت	صفحات
۶۰	۱۰۷	مئی ۱۹۶۷ء	عام شمارہ	۴۲۶
۶۱	۱۰۸	ستمبر ۱۹۶۷ء	خاص نمبر	۶۲۰
۶۲	۱۰۹	اپریل مئی ۱۹۶۸ء	بیسویں سالگرہ جلد ۱	۴۹۶ [۱]
۶۳			اور خطوط جلد ۲	۶۰۴
۶۴			نمبر جلد ۳	۶۲۰
۶۵	۱۱۰	نومبر ۱۹۶۸ء	افسانہ نمبر	۶۸۰
۶۶	۱۱۱	طبع اول، فروری ۱۹۶۹ء	غالب نمبر ۱	۸۴۰
		○ طبع دوم، اپریل ۱۹۶۹ء		۸۴۰
۶۷	۱۱۲	اگست ۱۹۶۹ء	عام شمارہ	۴۲۲
۶۸	۱۱۳	○ طبع اول، اکتوبر ۱۹۶۹ء	غالب نمبر ۲	۳۸۴
		طبع دوم، جولائی ۱۹۸۴ء	—	۳۸۴

---

[۱] خطوط نمبر کی پہلی جلد ص ۴۹۶ پر ختم ہوتی ہے لیکن اس جلد میں ص ۱۸ کے بعد ۴ صفحات اور ص ۲۸ کے بعد تصاویر کے ۴ صفحات اور ان تصاویر کے بعد عکسی خطوط کے ۹۶ صفحات شمار نہیں کیے گئے۔ انہیں شمار کر لیا جائے تو اس جلد کے کُل صفحات ۴۹۶ سے بڑھ کر ۶۰۴ ہو جاتے ہیں۔

نمبر شمار	شمارہ نمبر	سال	کیفیت	صفحات
۶۹	۱۱۴	جولائی ۱۹۷۰	عام شمارہ	۳۹۲
۷۰	۱۱۵	دسمبر ۱۹۷۰ء	—	۴۴۸
۷۱	۱۱۶	ستمبر ۱۹۷۱ء	غالب نمبر ۳	۶۱۲
۷۲	۱۱۷	مئی ۱۹۷۲ء	افسانے ہی افسانے	۴۲۴
۷۳	۱۱۸	جولائی ۱۹۷۳ء	سالنامہ	۵۲۸
۷۴	۱۱۹	ستمبر ۱۹۷۴ء	افسانہ نمبر	۵۷۸
۷۵	۱۲۰	جنوری ۱۹۷۶ء	سالنامہ	۶۲۰
۷۶	۱۲۱	ستمبر ۱۹۷۷ء	اقبال نمبر ۱	۵۷۶
۷۷	۱۲۲	جنوری ۱۹۷۷ء	سالنامہ	۶۲۴
۷۸	۱۲۲/الف	نومبر ۱۹۷۷ء	اقبال نمبر: (نیرنگِ خیال)	۶۰۰
۷۹	۱۲۳	دسمبر ۱۹۷۷ء	اقبال نمبر ۲	۶۵۴
۸۰	۱۲۴	جنوری ۱۹۷۹ء	سالنامہ	۵۳۰
۸۱	۱۲۵	اکتوبر ۱۹۸۰ء	میر نمبر: نسخۂ لاہور	۶۳۲
۸۲	۱۲۶	نومبر ۱۹۸۰ء	میر نمبر ۲	۶۴۰
۸۳	۱۲۷	ستمبر ۱۹۸۰ء	ادبی معرکے نمبر ۱	۶۳۲
			نمبر ۲	۶۵۶
۸۴	۱۲۸	نومبر ۱۹۸۱ء	انیس نمبر	۷۲۸
۸۵	۱۲۹	ستمبر ۱۹۸۲ء	عصری ادب نمبر	۸۶۲

نمبر شمار	شمارہ نمبر	سال	کیفیت	صفحات
۸۶	۱۳۰	دسمبر ۱۹۸۲ء	رسول نمبر: جلد اول	۸۱۶
۸۷	۱۳۰	دسمبر ۱۹۸۲ء	جلد دوم	۷۶۰
۸۸	۱۳۰	دسمبر ۱۹۸۲ء	جلد سوئم	۷۴۸
۸۹	۱۳۰	جنوری ۱۹۸۳ء	جلد چہارم	۷۵۲
۹۰	۱۳۰	دسمبر ۱۹۸۳ء	جلد پنجم	۷۲۴
۹۱	۱۳۰	دسمبر ۱۹۸۳ء	جلد ششم	۷۹۶
۹۲	۱۳۰	جنوری ۱۹۸۴ء	جلد ہفتم	۷۵۲
۹۳	۱۳۰	جنوری ۱۹۸۴ء	جلد ہشتم	۷۵۱
۹۴	۱۳۰	جنوری ۱۹۸۴ء	جلد نہم	۷۵۲
۹۵	۱۳۰	جنوری ۱۹۸۴ء	جلد دہم	۷۵۶
۹۶	۱۳۰	جنوری ۱۹۸۵ء	جلد یازدہم	۷۶۲
۹۷	۱۳۰	جنوری ۱۹۸۵ء	جلد دوازدہم	۸۲۰
۹۸	۱۳۰	جنوری ۱۹۸۵ء	جلد سیزدہم	۷۳۰
۹۹	۱۳۱	اگست ۱۹۸۳ء	میر نمبر ۳	۶۷۲
۱۰۰	۱۳۲	جون ۱۹۸۵ء	سالنامہ	۷۱۰

چوتھا دور:

مُدیر: جاوید طُفیل　　　بانی: محمد طفیل

نمبر شمار	شمارہ نمبر	سال	کیفیت	صفحات
۱	۱۳۳[1]	ستمبر ۱۹۸۶ء	سالنامہ	۴۴۰
۲	۱۳۴	دسمبر ۱۹۸۶ء	عام شمارہ	۶۹۶
۳-۴	۱۳۵	جولائی ۱۹۸۷ء	محمد طفیل نمبر،	
			[دو جلدیں:]	۱۸۰۴
۵	۱۳۶	دسمبر ۱۹۸۷ء	سالنامہ	۸۳۶
۶	۱۳۷	دسمبر ۱۹۸۸ء	سالنامہ	۸۷۸

---

[1] ۵ رجولائی ۱۹۸۶ء کو محمد طُفیل کا (اسلام آباد میں) انتقال ہُوا۔ شمارہ ۱۳۲ پر بطور مُدیر جاوید طُفیل کا نام ثبت ہے جنہوں نے لکھا ہے کہ "چند صفحات اور ایک مضمون کے علاوہ یہ پُورا پرچہ طُفیل صاحب نے اپنی زندگی میں مُرتب کیا۔"

حصّہ اوّل

۱- آرزو، ڈاکٹر مختار الدین احمد

۱- قتیل دہلوی تھا یا فرید آبادی؟ ـــــ ذکرِ غالب

(الف) شمارہ ۲۹-۳۰، ص ۱۷-۲۹

(ب) شمارہ ۷۹-۸۰، ص ۴۴-۷۸

(ج) شمارہ ۱۲۷، جلد ۱، ص ۴۴۷-۴۶۱

۲- مالک رام ـ ـ غالب شناس: شمارہ ۵۹-۶۰، ص ۱۴۶۱-۱۴۶۷

۳- قاضی عبدالودود ـ ـ غالب شناس: شمارہ ۶۱-۶۲، ص ۳۱۱-۳۲۵

۴- شمس العلماء ڈاکٹر ضیاء الدین خان ـ ـ معاصر غالب: شمارہ ۹۶، ص ۱۲۳-۱۲۴

۵- مختار الدین احمد آرزو ـ ـ غالب شناس: شمارہ ۱۰۳، ص ۱۶-۲۸

۶- محمد طفیل کی یاد میں ـ غالب شناس، شمارہ ۱۳۶، ص ۲۵-۲۸

۲- آزاد، جگن ناتھ

۱- غالب ـ ـ منظوم: شمارہ ۱۱۲، ص ۱۹۰-۱۹۱

۲- غالب اور اقبال: شمارہ ۱۱۶، ص ۲۰۷-۲۲۶

۳- میرا یار طفیل ـ غالب شناس، شمارہ ۱۳۶، ص ۷۹۲-۸۱۱

۳- آسی، عبدالباری آپ بیتی آسی ـ شارح غالب، شمارہ ۱۰۰، ص ۱۴۳۲-۱۴۳۴

۴- آفاق احمد

غالب کے نو دریافت خطوط: شمارہ ۱۱۶، ص ۹۵-۹۹

۵- آفتاب احمد، ڈاکٹر

۱- غالب اور جدید شاعری: شمارہ ۶۹-۷۰، ص ۲۲۵-۲۳۶

۲- فیض اور غالب: شمارہ ۱۳۲، ص ۴۰۶-۴۱۲

۳- غالب کے زمانۂ اسیری کی یادگار نظم، شمارہ ۱۲۷، ص ۶۸-۹۰

۶۔ اثر، امداد امام

خط بنام احسن مارہروی ۔۔ غالب اور امداد امام : شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص ۲۵۶

۷۔ اثر لکھنوی

خط بنام احراز نقوی ۔۔ میر اور غالب : شمارہ ۱۰۹، جلد ۲، ص ۵۰۳ - ۵۰۴

۸۔ احراز نقوی (مُرتّب)

آپ بیتی : اثر لکھنوی ۔۔ غالب شناس، شمارہ ۱۰۰، ص ۱۳۷۲ - ۱۳۷۵

۹۔ احسن فاروقی، ڈاکٹر

غالب اور علویت : شمارہ ۱۱۱، ص ۱۰۵ - ۱۰۹

۱۰۔ احسن مارہروی

۱۔ خط بنام محمد اظہار الحسن ۔۔ ذکر غالب : شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص ۴۳۹ - ۴۴۰

۲۔ خط بنام مہیش پرشاد ۔۔ تذکرۂ غالب : شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص ۴۴۱ - ۴۴۳

۳۔ خطوط بنام ڈاکٹر محی الدین قادری زور ۔۔ (متعلق بہ غالب) :

شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص ۴۴۷ - ۴۴۸

۴۔ خط بنام ڈاکٹر محی الدین قادر زور ۔۔ تذکرۂ غالب :

شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص ۴۵۳

۱۱۔ احمد ظفر :

نذر جناب محمد طفیل، غالب شناس، شمارہ ۱۳۶، ص ۸۲۱

۱۲۔ اختر اورینوی، ڈاکٹر

۱۔ قصیدہ بحضور غالب ۔۔ منظوم : شمارہ ۱۰۵، ص ۳۵۶

۲۔ غالب کے ناشنیدہ اشعار

شمارہ ۱۱۱، ص ۹۸ - ۱۰۴

۱۳- اختر جونا گڑھی

۱۔خط بنام مالک رام ۔۔ تذکرۂ غالب : شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۷۷۹

۲۔خط بنام مالک رام ۔۔ تذکرۂ غالب : شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۷۸۳

۳۔خط بنام مختارالدین احمد آرزو ۔۔۔ تذکرۂ غالب : شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۷۸۰

۱۴- اختر حسین

دیوانِ غالب (بخطِ غالب) بی جعل ؟، شمارہ ۱۱۳، ص ۵۶۶-۵۶۹

۱۵- ادا جعفری

غالب کے بارے میں اظہارِ خیال : شمارہ ۱۱۲، ص ۲۹-۳۲

۱۶- ادارہ (نقوش)

۱۔اسداللہ خان غالب ۔۔ تذکروں میں : شمارہ ۴۱-۴۲، ص ۶۱۸-۶۱۹

۲۔غالب کا رنگین اسکیچ : شمارہ ۷۱-۷۲

۳۔غالب کی تصویر، شمارہ ۱۰۰، جلد ۲، ابتدائی صفحات میں

۴۔غالب کا اسکیچ : شمارہ ۱۰۹، جلد ۱

۵۔ بیاضِ غالب کے افتتاح کی تصویری جھلکیاں : شمارہ ۱۱۴، ص ۵۷-۶۰

۶۔ بیاضِ غالب کا مالک ؟، شمارہ ۱۱۶، ص ۴۷۳/الف

۷۔غالب کا اسکیچ، شمارہ ۱۲۷، جلد ۲، مابین ص ۹۶-۹۷

۱۷- ارم سلیم

تقریظ اور غالب کی تقریظ نگاری، شمارہ ۱۳۷، ص ۲۲۸-۲۴۳

۱۸- اسلم کمال : مصورِ غالب صادقین کے بارے میں، شمارہ ۱۱۳، ص ۸

۱۹- اسمٰعیل پانی پتی، شیخ محمد

۱۔شعرائے متغزلین ۔۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۴۱-۴۲، ص ۳۸۴

۲۔ ہنگامۂ ۱۸۵۷ء میں اہلِ علم پر کیا گزری ۔۔ تذکرۂ غالب :

شمارہ ۶۳-۶۴، ص ۲۶۳-۲۸۴

۳۔ اُردو ادیبوں کے دلچسپ لطائف ۔۔ غالب، شمارہ ۱۷، ۲۰، ص ۹۰۶-۹۲۶

۴۔ آپ بیتی : حالی ۔ غالب شناس، شمارہ ۱۰۰، ص ۲۸۱-۲۸۶

۵۔ غالب کے ایک شاگرد اور دوست، شمارہ ۱۱۱، ص ۴۲۷-۴۵۱

۶۔ غالب کا ایک مشہور تاریخی سفر، دہلی تا کلکتہ، شمارہ ۱۱۱، ص ۸۰۴-۸۲۹

۲۰۔ اسمٰعیل حسن خان، ملک

۱۔ یگانہ کا مرتبہ بحیثیت غزل گو ۔۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۳، ص ۲۷۵-۳۰۰

۲۔ غالب کے اُردو قصائد، شمارہ ۱۰۶، ص ۹۸-۱۱۶

۲۱۔ اشفاق احمد : نقوش کا طفیل نمبر ؍ غالب شناس، شمارہ ۱۳۶، ص ۲۹-۳۰

۲۲۔ اطہر شیر

۱۔ صوفی منیری کے کلام پر غالب کی تحریر، شمارہ ۱۱۶، ص ۱۱۷

۲۔ ایک لفافے پر غالب کی تحریر، شمارہ ۱۱۶، ص ۱۱۸

۲۳۔ اعجاز حُسین، ڈاکٹر : مرزا غالب، شمارہ ۱۱۱، ص ۲۹۲-۳۳۶

۲۴۔ اعظم، سیّد اعظم حُسین : مرزا یگانہ چنگیزی ۔ غالب شکن

شمارہ ۵۹-۶۰، ص ۸۶۶-۸۷۰

۲۵۔ اعظمی، ڈاکٹر خلیل الرحمٰن

علی گڑھ کی چند شخصیتیں ۔۔ غالب شناس :

خواجہ منظور حُسین، ذاکر حُسین، رشید احمد صدّیقی، آلِ احمد سُرور، اسلوب احمد

انصاری ۔ شمارہ ۵۹-۶۰، ص ۱۳۱۲-۱۳۳۹

۲۶۔ افتخار حسین، ڈاکٹر، آغا : غالب کا ایک شعر، شمارہ ۱۱۱، ص ۶۱۷-۶۲۲

۲۷- افقر موہانی

۱- خط بنام بے خود دہلوی .. غالب اور مومن، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۵۵

۲- خط بنام زُہیر کنجاہی ... تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۶۰-۲۶۱

۳- خط بنام زُہیر کنجاہی ... تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۶۱-۲۶۲

۴- خط بنام زُہیر کنجاہی ... تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۶۳-۲۶۴

۵- خط بنام زُہیر کنجاہی .. تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۶۸-۲۶۹

۶- خط بنام زُہیر کنجاہی .. تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۷۸

۷- خط بنام زُہیر کنجاہی .. تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۷۹

۸- خطوط بنام زُہیر کنجاہی .. تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۹۴ اور ۲۹۶

۲۸- اقبال ساجد:

۱- طُفیل صاحب کے لیے (منظوم)، شمارہ ۱۳۷، ص ۸۱۹

۲- طفیل صاحب کے لیے غزل، شمارہ ۱۳۷، ص ۸۲۰

۲۹- اقبال سُہیل، مولوی محمد

گنجینۂ تحقیق .. متعلق بہ غالب، شمارہ ۱۲۷، جلد ۱، ص ۳۵۸-۳۸۲

۳۰- اقبال عظیم: وقار عظیم ــ غالب پروفیسر، شمارہ ۴۷ - ۴۸، ص ۶۴۲-۶۴۶

۳۱- اکبر حیدری کاشمیری، ڈاکٹر

۱- مرزا غالب اور شاہانِ اودھ، شمارہ ۱۱۱، ص ۳۴۳ ــ ۳۶۲

۲- غالب کے آخری ایام، شمارہ ۱۱۱، ص ۶۵۷ - ۶۶۵

۳- غالب اور نواب حُسام الدین حیدر نامی، شمارہ ۱۱۶، ص ۳۳-۴۲

۴- مرزا غالب اور فنِ تاریخ گوئی، شمارہ ۱۱۶، ص ۷۲ - ۸۲

۵- قاطع برہان کی حمایت میں، شمارہ ۱۲۰، ص ۵۲۹ - ۵۳۵

۳۲۔ اکبر شاہ جہان نجیب آبادی

خط بنام مولانا مہر۔ تذکرۂ غالب : شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص ۸۳۶

۳۳۔ اکبر علی خان (عرشی زادہ)

۱۔ نکات و رُقعات۔۔ غالب کا ایک نادر مجموعہ،
شمارہ ۹۵، ص ۲۲۷-۲۳۶

۲۔ ضمیمہ نسخۂ عرشی۔۔ دیوانِ غالب اُردو، شمارہ ۱۰۱، ص ۱۸۶-۲۰۴

۳۔ غالب اپنے معاصر اخبارات میں، شمارہ ۱۱۱، ص ۶۳۷-۶۵۶

۴۔ کیا نَو دریافت بیاض کا کاتب غالب نہیں ؟
شمارہ ۱۱۶، ص ۵۲۸-۵۳۱

۵۔ دیوانِ غالب، بخطِ غالب ؟، شمارہ ۱۱۶، ص ۵۳۷-۵۳۸

۶۔ دیوانِ غالب نسخۂ عرشی زادہ، شمارہ ۱۱۶، ص ۵۷۷

۷۔ مخطوطہ دیوانِ غالب کی بحث، شمارہ ۱۱۶، ص ۵۷۸-۵۸۰

۸۔ خامۂ غالب کی گوہر افشانی، شمارہ ۱۳۴، ص ۹۴-۹۸

۳۴۔ انتظار حسین

۱۔ لاہور نامہ۔۔ بسلسلۂ غالب، شمارہ ۱۱۴، ص ۳۶-۳۷

۲۔ طفیل اور نقوش۔۔ غالب تمبر کا ذکر، شمارہ ۱۳۵، جلد ۲، ص ۱۳۳۳-۱۳۳۴

۳۵۔ انصاری، یوسف جمال

غالب اور تصوّف، شمارہ ۱۱۱، ص ۵۶۸-۵۶۹

۳۶۔ انور سدید، ڈاکٹر

۱۔ غالب اور تصورِ مرگ، شمارہ ۱۱۱، ص ۶۲۳-۶۳۶

۲۔ غالب کا عہد، شمارہ ۱۱۶، ص ۱۶۷-۱۶۹

۳۷ - اثوری، سیّد اسد علی

مرزا محمد حسن قتیل کا وطن ؛ بسلسلۂ غالب، شمارہ ۱۲۷، جلد ۱، ص ۴۳-۴۴۵

۳۸ - ایوب قادری، ڈاکٹر محمد

نواب الٰہی بخش معروف کا غیر مطبوعہ کلام .. متعلقاتِ غالب :

شمارہ ۱۱۶، ص ۵۹-۷۱

۳۹ - بٹالوی، ڈاکٹر اعجاز حسین

دیوانِ غالب کا نسخۂ لاہور، شمارہ ۱۱۴، ص ۳۳ - ۳۵

۴۰ - بجنوری، ڈاکٹر عبد الرحمٰن

مکتوب بنام مولوی عبد الحق .. تذکرۂ غالب،

شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص ۵۷۹ - ۵۸۰

۴۱ - بدایونی، ضیا احمد

طلوع .. منظوم خراج (غالب)

(الف) شمارہ ۱۱۲، ص ۵ (ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۱۲۷

۴۲ - بلگرامی، سیّد احمد رضا

شاداں بلگرامی کی غیر مطبوعہ شرح، شمارہ ۱۱۶، ص ۱۰۰ - ۱۱۰

۴۳ - بلگرامی، سیّد مرتضیٰ حسین

غالب اور مرثیہ نگاری، شمارہ ۹۷، ص ۳۸ - ۴۷

۴۴ - بے خود دہلوی

خط بنام سیّد دل محمد فضا .. غالب اور بے خود، شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۹۱۴-۹۱۵

۴۵ - بیدار، ڈاکٹر عابد رضا

میر ناصر علی کا "صلائے عام" .. تذکرۂ غالب شمارہ ۹۱، ص ۲۶۲ - ۲۸۱

۴۶۔ پریم چند، دھنپت رائے

مکتوب بنام سید امتیاز علی تاج ۔۔ غالب اور پریم چند

شمارہ ۶۵ ۔ ۶۶، ص ۵۹۰۔۵۹۱

۴۷۔ تاثیر، ڈاکٹر ایم ڈی

خط بنام عبدالمجید سالک ۔۔۔ غالب کی ازدواجی زندگی

شمارہ ۶۵ ۔ ۶۶، ص ۷۵۷

۴۸۔ تبسم، صوفی غلام مصطفےٰ آپ بیتی (صوفی غلام مصطفےٰ تبسم) ۔ شارح غالب

شمارہ ۱۰۰، ص ۱۰۹۳ ۔ ۱۰۹۶

۴۹۔ تحسین فراقی، ڈاکٹر

۱۔ نقوش ۔۔ منزل بہ منزل (غالب نمبر)، شمارہ ۱۳۵، ص ۳۹۴ ۔ ۳۹۷

۲۔ دیکھو جدھر اک باغ ۔۔۔ تذکرۂ میر و غالب

شمارہ ۱۳۵، ص ۵۱۴ ۔ ۵۲۷

۵۰۔ تمکین کاظمی

۱۔ ڈاکٹر عبداللطیف ۔ غالب شناس، شمارہ ۵۹ ۔ ۶۰، ص ۱۳۰۹

۲۔ ڈاکٹر یوسف حسین ۔ غالب شناس، شمارہ ۵۹ ۔ ۶۰، ص ۱۳۱۰ ۔ ۱۳۱۱

۳۔ داغ دہلوی ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۷۳ ۔ ۷۴، ص ۱۰۹ ۔ ۱۲۰

۵۱۔ جالی (آرٹسٹ)

غالب کا اسکیچ، شمارہ ۱۰۱، ص ۱۶۴ ۔ ۱۶۵

۵۲۔ جاوید طفیل

۱۔ بیاضِ غالب کا چھپنا، شمارہ ۱۳۵، ص ۴۰۱

۲۔ خطبۂ استقبالیہ (سلسلہ طفیل نمبر)، شمارہ ۱۳۶، ص ۳۲ ۔ ۳۸

۵۳۔ جعفری، علی سردار

غالب کی شاعری کا ہندی ترجمہ اور جمالیاتی فضا کی بازیافت،

شمارہ ۱۱۶، ص ۳۴۵ ۔ ۳۵۶

۵۴۔ جلال الدین

۱۔ قدیم ترین نسخۂ دیوانِ غالب کی دریافت، شمارہ ۱۱۲، ص ۲۴ ۔ ۳۹

۲۔ غالب اور غنیۃ الطالبین، شمارہ ۱۱۳، ص ۳۳۹ ۔ ۳۴۴

۵۵۔ جلیل قدوائی: حسرت موہانی ۔ شارح غالب، شمارہ ۴۷ ۔ ۴۸، ص ۱۶۸ ۔ ۱۶۹

۵۶۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر: نقوش کے مرشد (محمد طفیل ۔ غالب شناس

شمارہ ۱۳۶، ص ۱۹ ۔ ۲۱

۵۷۔ جنوں، بریلوی، قاضی عبدالجمیل

۱۔ عکسِ تحریر جنوں ۔۔ بر اصلاحِ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۲۱ ۔ ۳۳

۲۔ کلامِ جنوں ۔ شاگردِ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۸۷ ۔ ۹۰

۵۸۔ جنیندر کمار: پریم چند ۔ شارح غالب، شمارہ ۴۷ ۔ ۴۸، ص ۱۷۵ ۔ ۱۸۵

۵۹۔ جوش ملسیانی: داغ دہلوی ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۵۹ ۔ ۶۰، ص ۹ ۔ ۱۵

۶۰۔ جوش ملیح آبادی: غالب کے بارے میں اظہارِ رائے، شمارہ ۱۱۶، ص ۲ ۔ ۷

۶۱۔ جوہر، مولانا محمد علی

۱۔ خط بنام غلام بھیک نیرنگ ۔۔ اشعارِ غالب،

شمارہ ۶۵ ۔ ۶۶، ص ۳۵۹ ۔ ۳۶۳

۲۔ خط بنام مولانا غلام رسول مہر ۔ شعرِ غالب؟

شمارہ ۶۵ ۔ ۶۶، ص ۳۵۸ ۔ ۳۵۹

۳۔ خط بنام (مکتوب الیہ نامعلوم) ۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۶۵ ۔ ۶۶، ص ۳۳۶ ۔ ۳۴۰

۶۲۔ چغتائی، عبدالرحمٰن

۱۔ غالب کے چار اشعار پر مبنی تصاویر، شمارہ ۹۶ اور ۹۷ کے مابین دو ورق

۲۔ غالب کی شبیہہ، شمارہ ۱۱۱، ص : طلوع (اداریے) کے بعد

۳۔ غالب کا تصویری مُرقّع، شمارہ ۱۱۱، ص ۲۳۷۔۳۵۷

۴۔ شبیہہ غالب، شمارہ ۱۱۶

۶۳۔ حافظ لدھیانوی

محمد طفیل ۔ ایک ادارہ، ایک تحریک ۔ غالب شناس،

شمارہ ۱۳۷، ص ۸۰۱۔۸۰۹

۶۴۔ حالی

۱۔ اُردو غزل اور مُتغزّلین ۔۔ غالب، شمارہ ۴۱۔۴۲، ص ۵۵۰۔۵۵۷

۲۔ خط بنام مولوی حبیب الرحمٰن خاں ۔۔ املائے غالب، شمارہ ۶۵۔۶۶،

ص ۱۳۸

۶۵۔ حامد حسین، ڈاکٹر سیّد

۱۔ غالب کے نام دو غیر مطبوعہ خطوط، شمارہ ۱۱۳، ص ۴۲۳۔۴۳۸

۲۔ کچھ نو دریافت دیوانِ غالب کے بارے میں،

شمارہ ۱۱۶، ص ۵۳۳۔۵۳۴

۳۔ خطی دیوانِ غالب کے بارے میں شُبہات، شمارہ ۱۱۶، ص ۵۶۳

۶۶۔ حبیب الرحمٰن خاں

۱۔ خط بنام مالک رام ۔۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۶۵۔ ۶۶، ص ۲۱۸

۲۔ خطوط بنام مالک رام ۔۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۶۵۔ ۶۶، ص ۲۸۸۔۲۸۹

۳۔ مکاتیب بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۶۵۔۶۶، ص ۲۷۴

۴۔ خطوط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۶۵۔۶۶، ص ۲۷۹۔۲۸۷

۶۷۔ حسرت موہانی

۱۔ مکاتیب بنام نشاط النساء بیگم ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۶۵۔۶۶، ص ۶۰۸۔۶۰۹

۲۔ آپ بیتی حسرت ۔ شارح غالب، شمارہ ۱۰۰، ص ۱۶۳۸۔۱۶۴۷

۶۸۔ حسینی، علی عباس: مسعود حسن رضوی ۔ غالب شناس

شمارہ ۵۹۔۶۰، ص ۹۹۹۔۱۰۰۳

۶۹۔ حفیظ جالندھری

غالب کے بارے میں اظہارِ رائے، شمارہ ۱۱۶، ص ۸۔۱۴

۷۰۔ حمید احمد خاں

خط بنام طاہر فاروقی ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۳۱۳

۷۱۔ حمیدہ سلطان، بیگم

بیاضِ غالب کا اندازِ خط، شمارہ ۱۱۶، ص ۵۶۲۔۵۶۳

۷۲۔ حنیف شاہد، محمد: لاہور کا سرسید، محمد طفیل ۔ غالب شناس

شمارہ ۱۳۷، ص ۸۱۰۔۸۱۸

۷۳۔ خان، ڈاکٹر (لاہور)

غالب کی شبیہہ (عملِ چغتائی)

شمارہ ۱۱۱، ص: "طلوع" اور "اس شمارے میں" کے مابین

۷۴۔ خلیق انجم، ڈاکٹر

غالب اور بے خبر، شمارہ ۱۱۱، ص ۴۵۲۔۴۶۱

۷۵۔ خورشید، ڈاکٹر عبد السلام

غالب کی ازدواجی زندگی، شمارہ ۱۱۱، ص ۳۶۳۔۳۷۲

۷۶۔ نیر بہوروی

غالب کی تصویریں، شمارہ ۱۴، ص ۳۲-۳۳

۷۷۔ داؤدی، خلیل الرحمٰن

غلام رسول مہر۔ غالب شناس، شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۶۳۶-۶۴۱

۷۸۔ رشید حسن خاں

بہ یاد مرحوم محمد طفیل۔ غالب شناس، شمارہ ۱۳۶، ص ۳۱-۳۲

۷۹۔ رشید نثار:

صادقین، خورشید مثال شخص۔ غالب شناس شمارہ ۱۳۶، ص ۶۷-۷۳

۸۰۔ رقیبہ سلطانہ

ڈاکٹر زور۔ غالب شناس، شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۳۰۵-۳۱۱

۸۱۔ ریاض خیرآبادی

خط بنام چودھری فتح محمد شیفتہ۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۲۴۷-۲۴۸

۸۲۔ سجاد احمد جان، جسٹس

غالب کی یاد میں۔ ایک صدارتی تقریر، شمارہ ۱۱۳، ص ۵-۸

۸۳۔ سجاد رضوی

اشعار میں غالب کا حوالہ، شمارہ ۱۲۰، ص ۴۰۶-۴۰۸

۸۴۔ سحر، ڈاکٹر ابو محمد

نودریافت دیوانِ غالب کے بخطِ غالب ہونے کی بحث

شمارہ ۱۱۶، ص ۵۶۳-۵۶۶

۸۵۔ سرور، آل احمد

۱۔ اردو غزل اور متغزلین۔ غالب، شمارہ ۴۱-۴۲، ص ۵۹۵-۵۹۷

۲۔ رشید احمد صدیقی ۔ غالب شناس، شمارہ ۴۷۔۴۸، ص ۲۸۵۔۲۹۴

۸۶۔ سروری، عبدالقادر

غالب کی شاعری میں اخلاقی اقدار، شمارہ ۱۱۱، ص ۵۳ ۔ ۵۹

۸۷۔ سعادت نظیر : غالب کا فکر و آہنگ، شمارہ ۱۱۱، ص ۲۶۰۔ ۲۷۰

۸۸۔ سعید احمد اکبر آبادی

خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۳۲۱

۸۹۔ سلطان صدیقی

۱۔ خطوطِ غالب میں ظرافت، شمارہ ۱۱۱، ص ۲۸۴ ۔ ۲۸۹

۲۔ غالب ۔ تہذیبی سنگم پر، شمارہ ۱۱۶، ص ۱۸۰ ۔ ۱۹۰

۹۰۔ سلیم اختر، ڈاکٹر

بیاضِ غالب کا تجزیاتی مطالعہ، شمارہ ۱۱۶، ص ۴۷۷ ۔ ۴۹۲

۹۱۔ سہیل بخاری، ڈاکٹر

غالب ۔ ایک ڈراما نگار، شمارہ ۱۱۱، ص ۱۳۳ ۔ ۱۴۱

۹۲۔ سیّد فیضی

غالب کا تصورِ آفاقیت، شمارہ ۱۱۱، ص ۳۶ ۔ ۴۷

۹۳۔ شاہد احمد دہلوی

۱۔ اُستادِ بیخود دہلوی ۔ شارح غالب، شمارہ ۴۷۔۴۸، ص ۵۱۵۔۵۱۷

۲۔ نواب سائل دہلوی اور غالب، شمارہ ۴۷۔۴۸، ص ۵۲۸۔۵۲۹

۹۴۔ شاہد، محمد حنیف دیکھیے : حنیف شاہد

۹۵۔ شعلہ، عطا محمد : غالب کی شاعری، شمارہ ۶۷ ۔ ۶۸، ص ۳۹۵ ۔ ۴۱۰

۹۶۔ شوکت تھانوی

۱۔ مولانا نیاز فتح پوری۔ غالب شناس، شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۵۳۴-۵۳۵

۲۔ مولانا آسی ۔۔ اور غالب، شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۵۳۸

۳۔ پروفیسر مسعود حسن ادیب ۔۔ غالب شناس

شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۵۴۲

۴۔ مرزا محمد عسکری ۔۔ غالب شناس، شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۵۴۲-۵۴۳

۵۔ جعفر علی خان اثر ۔۔ غالب شناس، شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۵۴۶-۵۴۷

۹۷۔ شوکت سبزواری، ڈاکٹر

۱۔ اردو شاعری میں طنز ۔۔ غالب، شمارہ ۱۷-۲۰، ص ۸۵-۹۵

۲۔ آپ بیتی : شوکت سبزواری ۔۔ غالب شناس،

شمارہ ۱۰۰، ص ۱۱۵۰-۱۱۶۱

۳۔ غالب کی رنگین نوائی، شمارہ ۱۱۱، ص ۲۱۴-۲۲۶

۴۔ غالب کا فنی ارتقاء، شمارہ ۱۱۶، ص ۲۲۲-۲۳۰

۹۸۔ شیر علی خان، جنرل نوابزادہ

۱۔ خطبۂ صدارت ۔ تقریب غالب، شمارہ ۱۱۴، ص ۹-۱۰ اور ص ۵۱-۵۲

۲۔ "خطبۂ صدارت" ۔ بسلسلہ تقریب بیادِ غالب

شمارہ ۱۱۶، ص ۴۹۴-۴۹۵

۹۹۔ صابر، محمد شریف

مر گیا کوئی ہور (بیاد محمد طفیل) ۔ غالب شناس، شمارہ ۱۳۷، ص ۸۲۲-۸۲۶

۱۰۰۔ صادقین

۱۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ، شمارہ ۱۱۳، ص ۶۸ کے مقابل

۲۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ شمارہ ۱۱۳، ص ۸۸ کے مقابل

۳۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ شمارہ ۱۱۳، ص ۱۰۸ کے مقابل

۴۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ شمارہ ۱۱۳، ص ۱۲۸ کے مقابل

۵۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ شمارہ ۱۱۳، ص ۱۴۸ کے مقابل

۶۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ شمارہ ۱۱۳، ص ۱۶۸ کے مقابل

۷۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ شمارہ ۱۱۳، ص ۱۸۸ کے مقابل

۸۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ شمارہ ۱۱۳، ص ۲۰۸ کے مقابل

۹۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ شمارہ ۱۱۳، ص ۲۲۸ کے مقابل

۱۰۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ شمارہ ۱۱۳، ص ۲۴۸ کے مقابل

۱۱۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ شمارہ ۱۱۳، ص ۲۸۸ کے مقابل

۱۲۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ شمارہ ۱۱۳، ص ۲۹۸ کے مقابل

۱۔ صدیقی، ڈاکٹر عبدالستار

۱۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۹)

۲۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۳)

۳۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ املائے غالب شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۴)

۴۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۸-۱۹)

۵۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۲-۲۵)

۶۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۶-۲۷)

۷۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۸-۲۹)

۸۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۳۴-۳۵)

۹۔ خط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۶۵-۶۶)

۱۰۔ خط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۷۰)

۱۱۔ خط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۷۶)

۱۲۔ خط بنام تمکین کاظمی ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۵-۴۶)

۱۳۔ خط بنام تمکین کاظمی ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۵)

۱۰۲۔ صدیقی، رشید احمد

۱۔ آپ بیتی رشید احمد صدیقی ۔ غالب شناس، (شمارہ ۱۰۰، ص ۱۰۰۷-۱۰۱۴)

۲۔ غالب کی شخصیت (شمارہ ۱۱۶، ص ۱۱۹-۱۴۱)

۳۔ غالب کی شاعری (شمارہ ۱۱۶، ص ۱۴۲-۱۶۶)

۱۰۳۔ صدیقی، ظفر احمد

پیروڈی، اردو ادب میں ۔ ذکر غالب (شمارہ ۷۱-۷۲، ص ۱۱۳-۱۲۱)

۱۰۴۔ صدیقی، عظیم الشان (مرتب):

آپ بیتی پریم چند ۔ شارح غالب (شمارہ ۱۰۰، ص ۱۸۳-۲۰۸)

۱۰۵۔ صدیقی، محمد عتیق

غالب کے اشعار، مولانا آزاد کی تحریروں میں (شمارہ ۱۱، ص ۵۴۸-۵۵)

۱۰۶۔ صدیقی، محمد اکبر الدین

مرزا محمد عظیم بیگ شاگرد سودا اور غالب (شمارہ ۱۱۶، ص ۸۸-۹۴)

۱۰۷۔ صدیقی، ڈاکٹر ظہیر الدین

غالب کی ایک تقریظ (شمارہ ۱۱۱، ص ۱۶۴-۱۶۸)

۱۰۸۔ صفیر بلگرامی

آپ بیتی صفیر بلگرامی ۔ تلمیذ غالب، (شمارہ ۱۰۰، ص ۱۵۰۰-۱۵۰۲)

۱۰۹۔ ضیاء احمد، دیکھیے: بدایونی، ضیاء احمد

۱۱۰۔ ضیاء الحق، جنرل محمد: خطبۂ صدارت (محمد طفیل نمبر)، شمارہ ۱۳۶، ص ۹-۱۶)

۱۱۱۔ عابدی، سید وزیر الحسن

۱۔ اٹھارہ خطوط (رسولہ غالب کے اور دو غالب کے نام)

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۲۹-۳۲)

۲۔ غالب کے سات فارسی خط (مکتوب الیہ کی بیاض سے)

(شمارہ ۱۱۳، ص ۳۵۲-۳۷۱)

۱۱۲۔ عبادت بریلوی، ڈاکٹر:

بابائے اردو مولوی عبدالحق۔ غالب شناس (شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۱۹۹-۲۳۴)

۱۱۳۔ عبدالحق، ڈاکٹر

اقبال اور غالب (شمارہ ۱۲۱، ص ۱۴۴-۱۵۱)

۱۱۴۔ عبدالحکیم، ڈاکٹر خلیفہ

خط بنام معین الدین۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۵۶۳)

۱۱۵۔ عبدالرزاق، محمد کانپوری

حالی۔ غالب شناس، (شمارہ ۱۰۰، ص ۴۴۳-۴۳۵)

۱۱۶۔ عبدالغفار، قاضی

۱۔ مکتوب بنام نصیر الدین ہاشمی۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۷۱۸)

۲۔ مکاتیب بنام مختار الدین احمد۔ تذکرۂ غالب۔

(شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۷۱۸-۷۲۰)

۳۔ مکتوب بنام شہاب الدین دسنوی۔ تذکرۂ غالب

(شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۷۲۱-۷۲۷

۴۔ مکتوب بنام بیگم حمیدہ سلطان۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۷۲۳-۷۲۸)

۱۱۷۔ عبدالقوی دسنوی

۱۔ غالب کے خلاف ایک کتاب کا تعارف (شمارہ ۱۱۱، ص ۵۶۳-۵۶۷)

۲۔ قادرنامہ۔ غالب، (شمارہ ۱۱۶، ص ۸۳-۸۷)

۳۔ خط بنام محمد طفیل۔ بسلسلہ بیاضِ غالب (شمارہ ۱۱۶، ص ۳۷۸)

۴۔ بیاضِ غالب (شمارہ ۱۱۶، ص ۴۰۵-۴۶۴)

۵۔ نقوش، مکاتیب وخطوط (غالب) (شمارہ ۱۳۵، ص ۴۴۸-۴۵۷)

۶۔ محمد طفیل اور نقوش "غالب نمبر کا حوالہ (شمارہ ۱۳۵، ص ۷۴۲-۷۶۹)

۱۱۸۔ عبدالماجد دریا بادی، مولانا

۱۔ خط بنام ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۱۳-۲۱۴)

۲۔ خط بنام ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۱۴-۲۱۵)

۳۔ خط بنام ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۱۴-۲۱۵)

۴۔ خط بنام ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۱۷-۲۱۸)

۱۱۹۔ عبدالمغنی، ڈاکٹر

عظمتِ غالب کی حقیقی بنیاد (شمارہ ۱۱۶، ص ۲۷۱-۲۸۵)

۱۲۰۔ عبدالودود، قاضی

۱۔ جہانِ غالب (شمارہ ۴۵-۴۶، ص ۱۶۲-۱۷۰)

۲۔ متفرقات۔ متعلق بہ غالب (شمارہ ۶۱-۶۲، ص ۲۲۷-۲۳۶)

۳- مُتفرّقات - غالبیات (شمارہ ۶۹-۷۰، ص ۲۰۹-۲۱۹)

۴- شمشیرِ تیز تر - مُتعلق بہ غالب (شمارہ ۸۹، ص ۹-۱۲)

۵- آپ بیتی قاضی عبدالودود - غالب شناس (شمارہ ۱۰۰، ص ۱۰۱۵-۱۰۲۱)

۶- دساتیر - مُتعلق بہ غالب (شمارہ ۱۰۵، ص ۲۷۷-۲۸۲)

۷- غالب کے بارے میں بعض وضاحتی امور (شمارہ ۱۱۱، ص ۴۰۶-۴۱۴)

۱۲۱- عبداللہ، ڈاکٹر سید

۱- اُردو خط نگاری - تذکرۂ غالب (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۱۵-۳۸)

۲- آپ بیتی سید عبداللہ - غالب شناس، شمارہ ۱۰۰، ص ۱۱۰۲-۱۱۰۴)

۳- غالب، اور ناسخ (شمارہ ۱۱۱، ص ۵۰۱-۵۲۰)

۴- غالب کا نارسیدہ کلام (شمارہ ۱۱۶، ص ۲۳۱-۲۴۴)

۱۲۲- عبداللہ قُریشی، محمد

۱- مشاہیرِ ادب - غالب (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۹۲۱)

۲- شرح دیوانِ غالب (شمارہ ۷۳-۷۴، ص ۳۴۸-۳۴۹)

۳- آپ بیتی - علی حیدر نظم طباطبائی - شارح غالب، (شمارہ ۱۰۰، ص ۵۷۳-۵۷۶)

۴- آپ بیتی - ابوالکلام آزاد - غالب شناس

(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۸۳۵-۱۸۵۰)

۱۲۳- عرشی رامپوری مولانا امتیاز علی

۱- خط بنام مالک رام - تذکرۂ غالب (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۹۸۹-۹۹۰)

۲- دیوانِ غالب اُردو کا ایک اور نادر مخطوطہ (شمارہ ۸۱-۸۲، ص ۵-۱۱)

۳- دیوانِ غالب اُردو (نُسخۂ عرشی) (شمارہ ۱۰۱، ص ۱۷۴-۱۸۵)

۴- غالب کی نئی فارسی تحریریں (شمارہ ۱۰۳، ص ۵۲۷-۵۳۷)

۵۔ خط بنام اکبر علی خاں ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۸۵-۸۶)

۶۔ خط بنام اصغر علی آصف فیضی ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۹۵-۹۶)

۷۔ خط بنام غلام حسین ذوالفقار ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۹۷)

۸۔ خط بنام نادم سیتاپوری ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۹۸)

۹۔ خط بنام مظہر محمود شیرانی ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۰۴-۱۰۵)

۱۰۔ خط بنام عبدالرزاق راشد ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۱۰-۱۱۱)

۱۱۔ خط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۲۵)

۱۲۔ خط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۲۶)

۱۳۔ خط بنام سید مسعود حسن رضوی ادیب ۔ تذکرۂ غالب
(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۲۶-۱۲۷)

۱۴۔ خط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۲۷-۱۲۸)

۱۵۔ خط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۲۸-۱۳۰)

۱۶۔ خط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۳۱-۱۳۲)

۱۷۔ خط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۳۳)

۱۸۔ خط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۳۴)

۱۹۔ خط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۳۴-۱۳۵)

۲۰۔ خط بنام ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب
(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۳۶-۱۳۷)

۲۱۔ خط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۴۱-۱۴۲)

۲۲۔ خط بنام ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب
(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۴۲-۱۴۳)

۲۳۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب
(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۴۵)

۲۴۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب
(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۴۵۔ ۱۴۶)

۲۵۔ خط بنام مالک رام۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۴۶۔ ۱۴۷)

۲۶۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب
(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۴۸۔ ۱۴۹)

۲۷۔ خط بنام مالک رام۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۴۹۔ ۱۵۰)

۲۸۔ خط بنام مالک رام۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۵۰۔ ۱۵۱)

۲۹۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب
(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۵۱۔ ۱۵۲)

۳۰۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب
(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۵۳۔ ۱۵۴)

۳۱۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب
(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۵۴۔ ۱۵۵)

۳۲۔ خط بنام مالک رام۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۵۵۔ ۱۵۶)

۳۳۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب
(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۵۶۔ ۱۵۷)

۳۴۔ خط بنام مالک رام۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۵۷۔ ۱۵۸)

۳۵۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب
(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۵۹۔ ۱۶۰)

۳۶۔ خط بنام مالک رام۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۶۳)

۳۷۔ خط بنام مالک رام۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۶۳۔۱۶۴)

۳۸۔ خط بنام مالک رام۔ تذکرۂ غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۶۵۔۱۶۶)

۳۹۔ خط بنام نادم سیتاپوری ۔ تذکرۂ غالب

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۵۲ ۔ ۴۵۳)

۴۰۔ مُقدّمہ دیوانِ غالب فارسی (مُرتّبہ عرشی) کے چند اوراق

(شمارہ ۱۱۱، جلد ۳، ص ۳۹۲۔۴۰۲)

۴۱۔ دیوانِ غالب کا ایک نادر انتخاب (شمارہ ۱۱۳، ص ۳۱۳۔۳۲۶)

۱۲۴۔ عرشی زادہ دیکھیے : اکبر علی خاں

۱۲۵۔ عروج، عبدالرؤف

غالب سے مُتعلّق کچھ تاریخی قطعے (شمارہ ۱۱۶، ص ۳۲۷۔۳۳۱)

۱۲۶۔ عسکری، مرزا محمد

خط بنام مولانا مہر۔ غالب اور مرزا محمد عسکری

(شمارہ ۶۵۔۶۶، ص ۸۴۶۔۸۴۷)

۱۲۷۔ عشرت رحمانی :

عرشی رام پوری۔ غالب شناس، (شمارہ ۵۹۔۶۰، ص ۹۸۲۔۹۹۰)

۱۲۸۔ علائی، نواب علاؤالدین

خط بنام آزردہ یا غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۱۹۰)

۱۲۹۔ غالب، اسداللہ خاں

۱۔ غالب کی شبیہہ

(۱) شمارہ ۴۱۔۴۲ طبع ثالث (فروری ۱۹۶۰ء) ص ۱۴ کے بعد

(ii) شمارہ ۴۱-۴۲، اشاعت چہارم (اکتوبر ۱۹۸۵ء) بر صفحۂ اوّل

۲۔ غزلیاتِ غالب (اُردو) (شمارہ ۴۱-۴۲، ص ۶۲ - ۶۶)

۳۔ غالب کی تصویر (شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص اوّل)

۴۔ عکسی خطوط، مرزا غالب (شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص ۵۶ کے بعد دو صفحے)

۵۔ خطوطِ غالب

(الف) شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص ۱۰۵-۱۱۱

(ب) شمارہ ۷۹ - ۸۰، ص ۵۷۷ - ۵۸۴

۶۔ طنزیہ و مزاحیہ ادب کا دور۔ غالب (شمارہ ۷۱-۷۲، ص ۴۲۸-۴۳۲)

۷۔ عکسی خطوطِ غالب، بنام جُنوں (شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۱-۱۲، ۱۴-۱۷، ۱۹-۲۰)

۸۔ عکسی خطوطِ غالب، بنام تجف علی (شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۱۰ اور ۱۹-۲۰)

۹۔ خطوطِ غالب بنام تجف علی (شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۱۱ اور ص ۷۴-۷۵)

۱۰۔ غالب کا عکسی خط بنام نامعلوم (شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۱۷)

۱۱۔ عکسی تحریر مرزا غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۳۳)

۱۲۔ مکاتیبِ غالب بنام قاضی عبدالجمیل جُنوں بریلوی

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۶۵-۶۹، ۷۱-۷۳)

۱۳۔ خطوطِ غالب بنام جُنوں (۱)

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۶۵ - ۶۷، ص ۷۱-۷۳)

۱۴۔ غالب کا خط بنام نامعلوم (شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۷۳-۷۴)

۱۵۔ تحریر مرزا غالب (شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۹۰)

۱۶۔ خطوطِ غالب بنام مولانا محمد نعیمُ الحق آزاد

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۴۲۰ - ۴۲۱)

۱۷۔ غالب کی دو غزلیں شمارہ ۱۱۱، ص ۴۔ ۵

۱۸۔ غالب کی دو غزلیں شمارہ ۱۱۱، مُقابل ص ۵۶۔ ۵۷

۱۹۔ غالب کی دو غزلیں شمارہ ۱۱۱، مُقابل ص ۱۳۶۔۱۳۷

۲۰۔ غالب کی دو غزلیں شمارہ ۱۱۱، مُقابل ص ۲۱۶۔ ۲۱۷

۲۱۔ غالب کی دو غزلیں شمارہ ۱۱۱، مُقابل ص ۲۸۰۔ ۲۸۱

۲۲۔ غالب کی دو غزلیں شمارہ ۱۱۱، مُقابل ص ۳۷۶۔ ۳۷۷

۲۳۔ غالب کی دو غزلیں شمارہ ۱۱۱، مُقابل ص ۴۵۶۔ ۴۵۷

۲۴۔ غالب کی دو غزلیں شمارہ ۱۱۱، مُقابل ص ۵۲۰۔ ۵۲۱

۲۵۔ غالب کی دو غزلیں شمارہ ۱۱۱، ص ۶۰۰۔ ۶۰۱

۲۶۔ غالب کی دو غزلیں شمارہ ۱۱۱، ص ۶۸۰۔ ۶۸۱

۲۷۔ غالب کی ایک مہر شمارہ ۱۱۳، ص ۴۸ کے بالمقابل

۲۸۔ بیاضِ غالب ۔ عکسِ تحریر، نستعلیق متن، شمارہ ۱۱۳، ص ۹۔ ۲۱۲

۲۹۔ عکس "گُلِ رعنا"، بخطِ غالب، شمارہ ۱۱۳، ص ۲۳۰۔ ۲۳۳

۳۰۔ عکسی خط مرزا غالب شمارہ ۱۱۳، ص ۳۴۸

۳۱۔ عکسی خط مرزا غالب شمارہ ۱۱۳، ص ۳۴۹۔ ۳۵۰

۳۲۔ عکسی خط مرزا غالب شمارہ ۱۱۳، ص ۳۵۱

۳۳۔ عکسِ تحریرِ غالب شمارہ ۱۱۶، ص ۹۶ اور ۹۷ کے مابین

۳۴۔ کلیاتِ غالب پر غالب کی تحریر شمارہ ۱۱۶، ص ۱۱۵

۳۵۔ دیوانِ غالب کے حاشیے پر غالب کی تحریر شمارہ ۱۱۶، ص ۱۱۶

۳۶۔ صوفی مُنیری کے کلام پر غالب کی تحریر، شمارہ ۱۱۶، ص ۱۱۷

۳۷۔ ایک لفافے پر غالب کی تحریر، شمارہ ۱۱۶، ص ۱۱۸

۳۸۔ بخطِ غالب دو شعر، شمارہ ۴ ۱۳، ص ۹۵

۳۹۔ عکسی خط مرزا غالب، شمارہ ۴ ۱۳، ص ۹۶

۴۰۔ عکسی خط مرزا غالب، شمارہ ۴ ۱۳، ص ۹۷۔ ۹۸

۱۳۰۔ غلام الحسنین، خواجہ : حالی ۔ غالب شناس، شمارہ ۴۷۔۴۸، ص ۲۶۔ ۳۵

۱۳۱۔ غلام مصطفےٰ خاں، ڈاکٹر :

غالب اور صہبائی کی فارسی غزل شمارہ ۱۱۱، ص ۸۸۔ ۹۷

۱۳۲۔ فارغ بخاری، سیّد :

موسیٰ خاں کلیم ۔ غالب شناس، شمارہ ۵۹۔ ۶۰، ص ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲

۱۳۳۔ فاروقی، ڈاکٹر خواجہ احمد :

۱۔ مفتی صدرالدین آزردہ کے چند غیر مطبوعہ خطوط ۔ غالب کے ہم عصر

شمارہ ۲۹۔ ۳۰، ص ۴۷۔ ۷۸

۲۔ خط بنام گوپی چند نارنگ ۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۶۰۔ ۴۶۱

۳۔ غالب کا مقدمۂ پنشن شمارہ ۱۱۱، ص ۸۳۰۔ ۸۳۹

۱۳۴۔ فاروقی، حافظ عبداللہ

غالب کے مذہبی اور فکری میلانات، شمارہ ۱۱۱، ص ۲۷۱۔ ۲۸۳

۱۳۵۔ فاروقی، ڈاکٹر نثار احمد

۱۔ تلامذۂ غالب پر ایک نظر، شمارہ ۷۷۔ ۷۸، ص ۲۴۶۔ ۲۵۷

۲۔ اُردو کا ایک ہند برطانوی شاعر اور اُس کا روزنامچہ ۔ شاگردِ غالب

شمارہ ۸۷، ص ۷۔ ۳۶

۳۔ حادثۂ اسیری اور غالب شمارہ ۹۴، ص ۲۸۔ ۳۰

۴۔ نوادرِ غالب ۔ ۱۲ غیر مطبوعہ خطوط، شمارہ ۹۶، ص ۷۔۲۷

۵۔ مرزا اسد اللہ خاں غالب ۔ آپ بیتی، شمارہ ۱۰۰، ص ۴۵۶۔۴۹۶

۶۔ آپ بیتی نثار احمد فاروقی ۔ غالب شناس، شمارہ ۱۰۰، ص ۱۳۷۶۔۱۳۸۱

۷۔ مرزا محمد حسن قتیل اور ہفت تماشا ۔ متعلق بہ غالب

شمارہ ۱۰۷، ص ۳۱۔۵۴

۸۔ بیاضِ غالب شمارہ ۱۱۲، ص ۹۔۴۸

۹۔ تصریحات "بیاضِ غالب" شمارہ ۱۱۲، ص ۲۹۹۔۳۱۲

۱۰۔ بیاضِ غالب کے بارے میں، شمارہ ۱۱۴، ص ۱۹۔۲۵

۱۱۔ غالب اور تذکرۂ بحرِ ذخار، شمارہ ۱۱۶، ص ۴۳۔۵۸

۱۲۔ مطالعۂ غالب کے نئے امکانات، شمارہ ۱۱۶، ص ۲۱۵۔۲۲۱

۱۳۶۔ فاضل لکھنوی، سید مرتضیٰ حسین

۱۔ غالب کے استاد ۔ شیخ معظم اکبر آبادی، شمارہ ۱۱۱، ص ۲۳۷۔۲۴۲

۲۔ غالب کی وفات پر تاثرات کی ایک جھلک، شمارہ ۱۱۱، ص ۶۷۶۔۶۹۷

۳۔ مشکل پسند غالب، شمارہ ۱۱۶، ص ۲۸۶۔۲۹۱

۱۳۷۔ فخر، افتخار احمد

غالب کی دقت پسندی اور فارسیت، شمارہ ۱۱۶، ص ۲۹۷۔۳۰۶

۱۳۸۔ فراق گورکھپوری

۱۔ مجنوں گورکھپوری ۔ غالب شناس، شمارہ ۴۷۔۴۸، ص ۲۹۵۔۳۰۴

۲۔ غالب ایک بے نیاز ناظر، شمارہ ۱۱۱، ص ۷۰۰۔۷۰۴

۳۔ غالب کے بارے میں اظہار رائے، شمارہ ۱۱۶، ص ۱۵۔۲۳

۱۳۹۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر

۱۔ غالب اور گنجینۂ معنی کا طلسم، شمارہ ۱۱۱، ص ۵۲۵ - ۵۲۹

۲۔ غالب ۔ تو دریافت بیاض کی روشنی میں، شمارہ ۱۱۶، ص ۴۶۵ - ۴۷۶

۳۔ اچھا آدمی، سچا ادیب ۔ محمد طفیل، غالب شناس

شمارہ ۱۳۶، ص ۲۵ - ۲۸

۱۴۰۔ فیض احمد فیض

خط بنام مولانا چراغ حسن حسرت ۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۶۵ - ۶۶ ص ۱۰۰۹ - ۱۰۱۰

۱۴۱۔ قادری چشتی، توفیق احمد

(الف) اعلان بسلسلۂ دیوانِ غالب بخطِ غالب

شمارہ ۱۱۶، ص ۳۷۵

(ب) دیوانِ غالب بخطِ غالب، شمارہ ۱۱۶، ص ۳۷۶ - ۳۷۷

۱۴۲۔ قادری، حامد حسن

۱۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ بسلسلۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۲، ص ۴۶۷

۲۔ خط بنام ظہیر الدین علوی ۔ بسلسلۂ غالبیات

شمارہ ۱۰۹، جلد ۲، ص ۴۶۹ - ۴۷۰

۳۔ میر ۔ غالب ۔ اقبال   شمارہ ۱۲۲/الف، ص ۲۴۸

۱۴۳۔ قادری، محمد ایوب

غالب اور غیاث اللغات   شمارہ ۱۱۱، ص ۵۰۰ - ۵۱۶

۱۴۴۔ قاسمی، احمد ندیم

غالب کے بارے میں اظہارِ رائے، شمارہ ۱۱۶، ص ۲۴ - ۲۸

۱۴۵۔ قاضی عبدالغفار، دیکھیے: عبدالغفار، قاضی۔

۱۴۶۔ قاضی عبدالودود، دیکھیے: عبدالودود، قاضی

۱۴۷۔ قدر بلگرامی، سیّد غلام حسنین

آپ بیتی۔ قدر بلگرامی۔ تلمیذِ غالب، شمارہ ۱۰۰، ص ۱۵۰۴-۱۵۰۵

۱۴۸۔ قُدرت نقوی، سید: قطعاتِ تاریخ وفات محمد طفیل غالب شناس، شمارہ ۱۳۶، ص ۸۲

۱۴۹۔ قیوم نظر

نقوش، غالب نمبر ۲ کی تقریب شمارہ ۱۱۶، ص ۵۰۷-۵۰۸

۱۵۰۔ کالم نگار (اخبار خواتین)

سرگرمیاں (بسلسلۂ غالب) شمارہ ۱۱۳، ص ۳۷-۳۹

۱۵۱۔ کالم نگار (امروز)

شہر سرائے (کالم بسلسلۂ غالب شمارہ ۱۱۴، ص ۳۷-۳۹

۱۵۲۔ کالم نگار (نوائے وقت)

شہرِ خیال (کالم بسلسلۂ غالب) شمارہ ۱۱۴، ص ۴۱-۴۳

۱۵۳۔ کامل، محمد وارث

احسان دانش۔ شارح غالب، شمارہ ۵۹-۶۰، ص ۱۴۶۸-۱۴۷۶

۱۵۴۔ کپور، کنہیا لال

غالب جدید شُعراء کی ایک مجلس میں، شمارہ ۷۱-۷۲، ص ۵۷۰-۵۸۰

۱۵۵۔ کسریٰ منہاس

۱۔ جُنون و غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۷۶-۹۰

۲۔ غالب کی اصلاحیں، شمارہ ۱۱۱، ص ۲۱۴-۲۴۱

۳۔ غالب اور تاریخ گوئی، شمارہ ۱۱۱، ص ۵۸۹-۵۹۵

۴۔ نقوش کا میر انیس نمبر (غالب نمبر کا تذکرہ) شمارہ ۱۳۵، ص ۵۴۰۔۵۴۹

۱۵۶۔ کلیم الدین احمد

اُردو ادب میں طنز و مزاح ۔ غالب، شمارہ ۱۷۔۲۰، ص ۷۹۔۸۴

۱۵۷۔ کلیم، مکین احسن

عبادت بریلوی ۔ غالب شناس، شمارہ ۴۷۔۴۸، ص ۶۵۱۔۶۵۴

۱۵۸۔ کوثر چاندپوری

غالب کے خطوط، شمارہ ۱۱۱، ص ۵۹۶۔۶۱۶

۱۵۹۔ کیفی دہلوی، پنڈت دتاتریہ

خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب،

شمارہ ۶۵۔۶۶، ص ۵۳۹۔۵۴۰

۱۶۰۔ گیان چند، ڈاکٹر

۱۔ آپ بیتی ۔ ڈاکٹر گیان چند ۔ غالب شناس، شمارہ ۱۰۰، ص ۱۱۷۰۔۱۱۷۵

۲۔ نسخۂ عرشی ۔ طبع ثانی کے لیے کچھ معروضات،

شمارہ ۱۱۱، ص ۱۲۹۔۲۱۳

۳۔ خط بنام محمد طفیل بسلسلہ نسخۂ غالب، شمارہ ۱۱۶، ص ۳۷۷۔۳۷۸

۴۔ بیاضِ غالب کی اصلاحیں، شمارہ ۱۱۶، ص ۳۷۹۔۴۰۴

۵۔ کیا نودریافت بیاض کا کاتب غالب نہیں؟

شمارہ ۱۱۶، ص ۵۱۹۔۵۹۷

۶۔ نودریافت مخطوطہ کیا غالب کے ہاتھ کا ہے؟

شمارہ ۱۱۶، ص ۵۶۹۔۵۷۳

۷۔ مخطوطۂ غالب ۔ نئی تکنیک کی کیفیت، شمارہ ۱۱۶، ص ۵۷۳۔۵۷۶

۸- دیوانِ غالب کا نودریافت مخطوطہ - مزید مُشاہدات

شمارہ ۱۱۶، ص ۵۸۴-۵۹۷

۹- نقوش کا ادبی معرکے نمبر - ذکرِ غالب، شمارہ ۱۲۵، ص ۵۲۸-۵۳۹

۱۰- خط بنام محمد طفیل - خُطوط غالب، شمارہ ۱۳۵، ص ۸۴،

۱۶۱- گیلانی، مُبارک اکمل

بیاضِ غالب کی تصحیح، شمارہ ۱۱۴، ص ۲۶ - ۲۹

۱۶۲- لطیفُ الزمان خان (مُترجم)

غالب ایک انفرادیت پسند شاعر، شمارہ ۱۱۶، ص ۳۳۲-۳۴۴

۱۶۳- لطیف عارف

بیاضِ غالب کی تصحیح، شمارہ ۱۱۴، ص ۳۰

۱۶۴- ماجد دریا بادی، دیکھیے: عبدالماجد دریا بادی، مولانا

۱۶۵- مالک رام

۱- اُردو کے مُنفرد مکتوب نگار - غالب، شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۳۹-۵۶

۲- خط بنام ڈاکٹر مُختارالدین احمد آرزو - تذکرۂ غالب

شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۹۸۷-۹۸۸

۳- غالب کے فارسی قصیدے - کچھ نیا کلام

شمارہ ۹۷، ص ۲۱ - ۳۷

۴- تبصرہ دیوانِ غالب - نسخۂ عرشی، شمارہ ۱۰۱، ص ۱۶۵-۱۷۳

۵- ذکرِ عرشی - غالب شناس، شمارہ ۱۰۵، ص ۱۱۰-۱۲۴

۶- خط بنام ڈاکٹر مُختارالدین احمد آرزو - تذکرۂ غالب،

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۶۸

۷۔خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۶۹

۸۔خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۷۱-۱۷۳

۹۔خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۷۳-۱۷۴

۱۰۔خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۷۴-۱۷۶

۱۱۔خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۷۶-۱۷۷

۱۲۔خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۷۷-۱۷۹

۱۳۔خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۷۹-۱۸۱

۱۴۔خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۸۱-۱۸۲

۱۵۔خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۸۲-۱۸۴

۱۶۔خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۸۵

۱۷۔خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۸۶-۱۸۸

۱۸۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۸۹۔۱۹۰

۱۹۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۹۰۔۱۹۱

۲۰۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۹۱۔۱۹۳

۲۱۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۹۳۔۱۹۴

۲۲۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۹۴۔۱۹۵

۲۳۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۹۸۔۱۹۹

۲۴۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۰۰۔۲۰۱

۲۵۔ خط بنام حضرت دل شاہجہان پوری ۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۰۲۔۲۰۳

۲۶۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۰۳۔۲۰۴

۲۷۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۰۵۔۲۰۶

۲۸۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۰۶۔۲۰۷

۲۹۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۰۹۔۲۱۰

۳۰۔ خط بنام نصیر الدین ہاشمی ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۱۰

۳۱۔ خط بنام نادم سیتاپوری ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۴۵

۳۲۔ خط بنام نادم سیتاپوری ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۴۶

۳۳۔ خط بنام گوپی چند نارنگ ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۵۸۔۴۵۹

۳۴۔ خط بنام گوپی چند نارنگ ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۵۹۔۴۶۰

۳۵۔ غالب اور رقیب ، شمارہ ۱۱۱، ص ۴۰۳۔۴۰۵

۳۶۔ عکسی خط بنام محمد طفیل ۔ بسلسلۂ غالب، شمارہ ۱۱۶، ص ۴۷۳/الف

۳۷۔ خط بنام محمد طفیل ۔ بسلسلۂ غالب، شمارہ ۱۱۶، ص ۴۷۳

۳۸۔ غالب کے ادبی معرکے ، شمارہ ۱۲۷، جلد ۲، ص ۳۴۲۔۳۶۴

۳۹۔ قتیل پنجابی تھا۔ بسلسلۂ غالب، شمارہ ۱۲۷، جلد ۱، ص ۴۴۵۔۴۴۷

۱۶۶۔ مُبصّر (امروز)

تبصرہ ۔ غالب نمبر ۲، شمارہ ۱۱۴، ص ۴۴۔۴۶

۱۶۷۔ مُبصّر (پاکستان ٹائمز)

غالب کا نو دریافت دیوان (Ghalib's New Found Divan)
شمارہ ۱۱۴، ص ۴۹۔۵۰

۱۶۸۔ مُبصّر (جنگ)

تبصرہ ۔ غالب نمبر ۲، شمارہ ۱۱۴، ص ۴۶۔۴۷

۱۶۹۔ مُبصّر (مشرق)

تبصرہ ۔ غالب نمبر ۲، شمارہ ۱۱۴، ص ۴۷۔۴۹

۱۷۰۔ مجنوں گورکھپوری

آپ بیتی ۔ مجنوں گورکھپوری ۔ غالب شناس، شمارہ ۱۰۰، ص ۲۲ ۔ ۱۰۲۶

۱۷۱۔ محفوظ الحق، محمد

مکتوب بنام مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب شمارہ ۶۵ ۔ ۶۶، ص ۶۲۸

۱۷۲۔ محمد آفاق

کچھ نو دریافت دیوانِ غالب کے بارے میں شمارہ ۱۱۶، ص ۸ ۔ ۵

۱۷۳۔ محمد اسمٰعیل پانی پتی، دیکھیے : اسمٰعیل پانی پتی، شیخ محمد

۱۷۴۔ محمد اکرام، شیخ

۱۔ غالب کی مقبولیت کے اسباب، (الف) شمارہ ۶۱ ۔ ۶۲، ص ۲۱۱ ۔ ۲۱۴

(ب) شمارہ ۷۹ ۔ ۸۰، ص ۱۵۰ ۔ ۱۵۲

۲۔ خط بنام ڈاکٹر سید عبد اللہ ۔ تذکرۂ غالب شمارہ ۶۵ ۔ ۶۶، ص ۹۹۱ ۔ ۹۹۲

۳۔ خط بنام ڈاکٹر سید عبد اللہ ۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۲۱ ۔ ۲۲۲

۴۔ خط بنام ڈاکٹر سید عبد اللہ ۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۲۲ ۔ ۲۲۳

۵۔ خط بنام ڈاکٹر سید عبد اللہ ۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۲۳ ۔ ۲۲۵

۶۔ خط بنام ڈاکٹر سید محمد عبد اللہ ۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۲۵ ۔ ۲۲۶

۷۔ خط بنام ڈاکٹر سید محمد عبد اللہ ۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۲۷

۸۔خط بنام ڈاکٹر سید محمد عبداللہ۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۲۸

۹۔خط بنام ڈاکٹر سید محمد عبداللہ۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۲۹-۲۳۲

۱۰۔خط بنام ڈاکٹر سید محمد عبداللہ۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۳۲-۲۳۴

۱۱۔خط بنام ڈاکٹر سید محمد عبداللہ۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۳۵-۲۳۶

۱۲۔خط بنام ڈاکٹر سید محمد عبداللہ۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۳۶

۱۳۔خط بنام ڈاکٹر سید محمد عبداللہ۔ تذکرۂ غالب
شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۳۷

۱۷۵۔ محمد انصاراللہ، دیکھیے: نظر، ڈاکٹر محمد انصاراللہ

۱۷۶۔ محمد حسن، ڈاکٹر

۱۔مرزا غالب، شمارہ ۱۱۱، ص ۷-۳۳

۲۔غالب کا تشکیلی دور، شمارہ ۱۱۱، ص ۳۷۳-۳۷۹

۱۷۷۔ محمد خاں، کرنل

بتقریب افتتاح غالب نمبر، شمارہ ۱۱۶، ص ۴۹۶-۴۹۸

۱۷۸۔ محمد زکریا، ڈاکٹر خواجہ

۱۔اہم رجحان ساز شاعر۔ غالب، شمارہ ۱۳۵، ص ۲۱۴

۲۔غالب کی دو زبان زد غزلیں، شمارہ ۱۳۵، ص ۲۲۴

۱۷۹- محمد صفدر

اے عندلیبِ گلشنِ ناآفریدہ، شمارہ ۶، ص ۲۴-۲۹

۱۸۰- محمد طفیل

۱- طلوع — تذکرۂ غالب

(الف) شمارہ ۳۹-۴۰ (ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۶۰۱

۲- غالب — اور نیاز فتح پوری

(الف) شمارہ ۴۱-۴۲، ص ۱۲، (ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۱۰۵ اور ص ۶۰۲

۳- عابد علی عابد صاحب — غالب شناس، شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۳۳۷-۳۴۲

۴- منٹو کا ایک خط — غالب اور منٹو

(الف) شمارہ ۴۹-۵۰، ص ۳۹۳-۳۹۶

(ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۹۳۸-۹۳۹

۵- یگانہ چنگیزی — غالب شکن، شمارہ ۵۵-۵۶، ص ۶-۷

۶- حمید احمد خاں — غالب شناس، شمارہ ۶۱-۶۲، ص ۳۵۶-۳۷۱

۷- عطیات — تذکرۂ غالب، شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۱۰۴۱-۱۰۴۲

۸- طلوع — پطرس کے خطوط — تذکرۂ غالب

(الف) شمارہ ۷۵-۷۶، ص ۲۳

(ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۲۴۶

۹- نیاز فتح پوری اور غالب

(الف) شمارہ ۹۸، ص ۳۰۸ (ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۱۰۰۵

۱۰- جوش صاحب۔ غالب اور جوش ملیح آبادی

(الف) شمارہ ۱۰۴، ص ۱۲۸، ۱۳۳-۱۳۴

(ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۱۰۲۴، ۱۰۳۱-۱۰۳۲

۱۱۔ طلوع ـــ تذکرۂ غالب

(الف) شمارہ ۱۰۸، ص ۵ (ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۷۰۷۔۷۰۸

۱۲۔ طلوع۔ خطوطِ غالب کا ذکر

(الف) شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۵ (ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۷۰۸

۱۳۔ اِس شمارے میں ـــ تذکرۂ غالب: تین باتیں، شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۱۷

۱۴۔ خط بنام ڈاکٹر گوپی چند نارنگ ـ تذکرۂ غالب

(الف) شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۶۸۔۴۶۹

(ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۷۰۵۔۷۱۵ اور ص ۸۱۵

۱۵۔ طلوع ـ بسلسلۂ غالب

(الف) شمارہ ۱۱۱، ص ۴۔۶ (ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۷۱۱۔۷۱۲

۱۶۔ اِس شمارے میں ـــ غالب اور محمد طفیل، شمارہ ۱۱۱، ص ۵۔۶

۱۷۔ طلوع ـ بسلسلۂ غالب

(الف) شمارہ ۱۱۲، ص ۵۔۶ (ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۷۱۲

۱۸۔ اِس شمارے میں ـ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۱۲، ص ۶

۱۹۔ طلوع ـ بسلسلۂ غالب

(الف) شمارہ ۱۱۳، (ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۷۱۳

۲۰۔ اِس شمارے میں ـ تذکرۂ غالب شمارہ ۱۱۳، ص ۴

۲۱۔ اِس شمارے میں ـ بسلسلۂ غالب، شمارہ ۱۱۴، ص ۶۔۸

۲۲۔ اِس شمارے میں ـ غالب اور محمد طفیل

(الف) شمارہ ۱۱۶، (ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۷۷۲

۲۳۔ بیاضِ غالب کا نام، شمارہ ۱۱۶، ص ۳/۷۳ الف

۲۴۔طلوع ۔ تذکرۂ غالب

(الف) شمارہ ۱۲۵، ص ۴ (ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۲۴۷۔۲۵۷

۲۵۔ غالب اور انیس

(الف) شمارہ ۱۲۸، ص ۶ (ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۱۰۶

۲۶۔ طلوع ۔ ذکرِ غالب

(الف) شمارہ ۱۳۱، (ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۳۸۷۔۳۹۷

۲۷۔طلوع ۔ ذکرِ غالب

(الف) شمارہ ۱۳۲، (ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۳۹۷

۲۸۔ دو نمبر ۔ بسلسلۂ غالب

(الف) شمارہ ۱۳۲، ص ۳۵۰ (ب) شمارہ ۱۳۵، ص ۴۰۰

۲۹۔ غالب کی کہانی، غالب کی زبانی، شمارہ ۱۳۵، ص ۲۶۴

۳۰۔نایاب خطوطِ غالب ، شمارہ ۱۳۵، ص ۳۰۱

۳۱۔خط بنام ڈاکٹر اکبر حیدری کاشمیری ۔ ذکرِ غالب، شمارہ ۱۳۵، ص ۷۷۵

۳۲۔خط بنام ڈاکٹر گیان چند ۔ خطوطِ غالب کا ذکر

شمارہ ۱۳۵، ص ۷۸۴۔۷۸۵

۳۳۔خط بنام ڈاکٹر محمد حسن ۔ ذکرِ غالب، شمارہ ۱۳۵، ص ۷۸۶

۳۴۔خط بنام جسٹس سجاد احمد جان ۔ ذکرِ غالب، شمارہ ۱۳۵، ص ۷۹۳

۳۵۔خط بنام ڈاکٹر اکبر حیدر کاشمیری ۔ ذکرِ غالب، شمارہ ۱۳۵، ص ۷۹۶

۳۶۔خط بنام سمت پرکاش شوق ، شمارہ ۱۳۵، ص ۸۰۲۔۸۰۳

۳۷۔ خط بنام انور سدید ۔ غالب کا ذکر، شمارہ ۱۳۵، ص ۸۰۳

۳۸۔خط بنام عبدالقوی دسنوی ۔ ذکرِ غالب، شمارہ ۱۳۵، ص ۸۰۹

۳۹۔ خط بنام عبدالقوی دسنوی ۔ بسلسلۂ غالب، شمارہ ۱۳۵، ص ۸۰۹

۴۰۔ خط بنام نثار احمد فاروقی ۔ غالب کی آپ بیتی، شمارہ ۱۳۵، ص ۸۲۰

۴۱۔ مالک رام ۔ غالب کے رشتے دار، شمارہ ۱۳۵، ص ۸۲۴

۴۲۔ خط بنام جگن ناتھ آزاد ۔ غالب کا حوالہ، شمارہ ۱۳۵، ص ۸۵۱

۴۳۔ خط بنام شیخ محمد اکرم ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۳۵، ص ۸۶۷

۴۴۔ خط بنام جوش ملیح آبادی ۔ ذکرِ غالب، شمارہ ۱۳۵، ص ۸۷۷۔۸۷۸

۴۵۔ خط بنام فرہاد زیدی ۔ غالب نمبر کا ذکر، شمارہ ۱۳۵، ص ۹۰۷۔۹۰۸

۴۶۔ خط بنام ظاہرہ اعظم ۔ ذکرِ غالب، شمارہ ۱۳۵، ص ۹۲۲

۴۷۔ خط بنام بُشریٰ رحمٰن ۔ ذکرِ غالب، شمارہ ۱۳۵، ص ۹۱۲۔۹۱۳

۱۸۱۔ محمد عقیل، ڈاکٹر سید

۱۔ غالب اور مثنوی ، شمارہ ۱۱۱، ص ۱۲۲ ۔ ۱۳۱

۲۔ غالب کے تنقیدی نظریات ، شمارہ ۱۱۶، ص ۲۶۴ ۔ ۲۷۰

۳۔ بسلسلۂ غالب فراق گورکھپوری کے مضمون کا ترجمہ، شمارہ ۱۱۶، ص ۱۵۔۲۳

۱۸۲۔ محمد منوّر

مرزا غالب اور عربی زبان ، شمارہ ۱۱۱، ص ۱۵۴۔۱۶۳

۱۸۳۔ محمود شیرانی

خط بنام قاضی عبدالودود ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۴۵۔۴۶، ص ۲۰۰۔۲۰۲

۱۸۴۔ مختار الدین احمد، دیکھیے : آرزو، ڈاکٹر مختار الدین احمد

۱۸۵۔ مرزا ادیب

تبصرہ : "شعور اور لاشعور کا شاعر۔ غالب"، (ڈاکٹر سلیم اختر)
شمارہ ۱۳۲، ص ۷۰۸ ۔ ۷۱۰

۱۸۶۔ مریم بہنام

غالب کی فارسی شاعری، شمارہ ۱۱۱، ص ۵۲۱-۵۲۴

۱۸۷۔ مسعود حسن رضوی، سید

۱۔ آپ بیتی سید مسعود حسن رضوی ادیب۔ غالب شناس

شمارہ ۱۰۰، ص ۱۱۶۶-۱۱۶۹

۲۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۳۹

۳۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۳۹-۲۴۰

۴۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۴۱

۵۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۴۱-۲۴۲

۶۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۴۲

۷۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۴۳

۸۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۴۳-۲۴۴

۹۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۴۴-۲۴۵

۱۰۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۴۵-۲۴۶

۱۱۔ خطوط بنام امتیاز علی عرشی۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۴۵-۲۴۶

۱۲۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۴۷-۲۴۸

۱۳۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۴۸-۲۴۹

۱۴۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۴۹-۲۵۰

۱۵۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۵۰

۱۶۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۵۰-۲۵۱

۱۷۔ خط بنام نادم سیتاپوری۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۷۴۴

۱۸۔ خط بنام نادم سیتاپوری ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۴۸

۱۸۸۔ مسعود مُفتی

۱۔ مدیر نُقوش کے نام ایک خط ۔ بسلسلۂ غالب

(الف) شمارہ ۱۱۷، ص ۳۸۷ ۔ ۳۸۹

(ب) شمارہ ۱۱۹، ص ۱۶۶ ۔ ۱۶۹

۲۔ مُدیر نُقوش کے نام ایک خط ۔ بسلسلۂ غالب، شمارہ ۱۱۹، ص ۱۶۹

۱۸۹۔ مُسلم ضیائی

۱۔ غالب کے تعزیت نامے، شمارہ ۱۱۱، ص ۲۴۲ ۔ ۲۵۴

۲۔ میخانۂ آرزو سرانجام ۔ غالب کی کلیاتِ نثر و نظم کا اوّلین مخطوطہ
شمارہ ۱۱۳، ص ۲۴۵ ۔ ۳۴۷

۳۔ عکسی خط مرزا غالب، شمارہ ۱۱۳، ص ۳۴۸

۴۔ عکسی خط مرزا غالب، شمارہ ۱۱۳، ص ۳۴۹ ۔ ۳۵۰

۵۔ عکسی خط مرزا غالب، شمارہ ۱۱۳، ص ۳۵۱

۶۔ معرکۂ کلکتہ اور آشتی نامۂ غالب، شمارہ ۱۱۶، ص ۲۴۵ ۔ ۲۶۳

۱۹۰۔ مسیح الزّمان، ڈاکٹر

غالب اور چراغاں، شمارہ ۱۱۶، ص ۲۹۲ ۔ ۲۹۶

۱۹۱۔ منشکور عظیم، سیّد

ڈاکٹر شوکت سبزواری ۔ غالب شناس، شمارہ ۴۷ ۔ ۴۸، ص ۳۶۶ ۔ ۳۷۰

۱۹۲۔ مُعین الرحمٰن، ڈاکٹر سیّد

۱۔ آپ بیتی ۔ مولوی عبد الحق ۔ غالب شناس، شمارہ ۱۰۰، ص ۱۲۵ ۔ ۱۵۴

۲۔ ذکرِ عبد الحق ۔ غالب شناس، شمارہ ۱۰۲، ص ۴۹ ۔ ۸۰

۳۔ غالب کے بعد، اُن پر پہلا مضمون، شمارہ ۱۱۱، ص ۶۶۶ - ۶۷۵
۴۔ نسخۂ گل رعنا (بخطِ غالب)، شمارہ ۱۱۳، ص ۳۲۷ - ۳۳۳
۵۔ سیّد وقار عظیم ۔ غالب پروفیسر، شمارہ ۱۲۲، ص ۵۸۸ - ۶۲۰
۶۔ غالبیات کا سرمایہ ۔ عصرِ غالب سے سالِ غالب ۱۹۶۹ء تک
شمارہ ۱۳۲، ص ۶۷۹ - ۶۸۸
۷۔ نقوش اور مطالعۂ غالب، شمارہ ۱۳۵، ص ۴۹۰ - ۵۰۷
۸۔ "جاگیرِ غالب" میں غالب کی قلمی تحریریں، شمارہ ۱۳۶، ص ۳۹ - ۴۵
۹۔ غالب کے اصلاحی دیوان کا نادر نسخہ، شمارہ ۱۳۷، ص ۱ - ۲۰
۱۰۔ محمد طفیل = محمد نقوش، شمارہ ۱۳۷، ص ۸۲۷ - ۸۴۴

۱۹۳۔ ممتاز حسن، ڈاکٹر
غالب ایک انفرادیت پسند شاعر، شمارہ ۱۱۶، ص ۳۳۲ - ۳۴۴

۱۹۴۔ ممتاز حسین
غالب کا نظریۂ شعر، شمارہ ۱۵ - ۱۶، ص ۴۶ - ۵۱

۱۹۵۔ ممتاز حسین جونپوری
مرزا جعفر علی خان اثر ۔ غالب شناس، شمارہ ۴۷ - ۴۸، ص ۳۱۲ - ۳۱۵

۱۹۶۔ مودودی، سیّد ابوالخیر
نیاز فتح پوری ۔ شارحِ غالب، شمارہ ۴۷ - ۴۸، ص ۶۰۴ - ۶۰۸

۱۹۷۔ مہرؔ، مولانا غلام رسول
۱۔ ابوالکلام آزاد ۔ غالب شناس، شمارہ ۴۷ - ۴۸، ص ۲۳۵ - ۲۴۱
۲۔ ابوالکلام آزاد ۔ غالب شناس، شمارہ ۷۹ - ۸۰، ص ۴۰۸ - ۴۱۶
۳۔ خط بنام نادم سیتاپوری ۔ "تذکرۂ غالب"، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۵۱

۴۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۷۵

۵۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۷۵-۴۷۶

۶۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۷۶-۴۷۷

۷۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۷۹

۸۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۷۹-۴۸۰

۹۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۸۰-۴۸۱

۱۰۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۸۱

۱۱۔ خط بنام مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب،

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۸۲-۴۸۴

۱۲۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۸۴

۱۳۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۸۴-۴۸۶

۱۴۔ خط بنام مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۸۶-۴۸۷

۱۵۔ خط بنام مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۸۸-۴۸۹

۱۶۔ خط بنام مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۸۹-۴۹۰

۱۷۔ خط بنام مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۹۱

۱۸۔ خط بنام مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۹۲-۴۹۳

۱۹۔ خط بنام مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۹۳-۴۹۴

۲۰۔ خط بنام مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۹۴-۴۹۹

۲۱۔ غالب کی شاعری، شمارہ ۱۱۱، ص ۶۰-۶۵

۲۲۔ بیاضِ غالب کی دریافت، شمارہ ۱۱۴، ص ۱۱-۱۸

۲۳۔ "اِشاریۂ غالب"۔ ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، شمارہ ۱۱۶، ص ۲۰۳-۲۱۴

۲۴۔ بیاضِ غالب کی دریافت شمارہ ۱۱۶، ص ۵۰۹-۵۱۴

۱۹۸۔ مہیش پرشاد

۱۔ مکتوب بنام سید مسعود حسن رضوی ادیب۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۶۳۴

۲۔ مکاتیب بنام ڈاکٹر محی الدین زور۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۶۵-۶۶ ص ۶۳۴-۶۴۸

۳۔ مکاتیب بنام مالک رام۔ تذکرۂ غالب، شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۶۳۷-۶۴۹

۴۔ مکاتیب بنام مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۶۴۲-۶۴۹

۵۔ آپ بیتی۔ مولوی مہیش پرشاد۔ غالب شناس

شمارہ ۱۰۰، ص ۷۶۰-۷۶۲

۱۹۹۔ میکش اکبر آبادی

مرزا یگانہ چنگیزی کے ساتھ چند لمحے۔ حوالۂ غالب

شمارہ ۶۹-۷۰، ص ۲۳۷-۲۳۹

۲۰۰۔ نادم سیتاپوری

۱۔ غالب اور ریاض خیر آبادی، شمارہ ۱۱۱، ص ۶۶۔ ۸۷

۲۔ اصلاحاتِ غالب، شمارہ ۱۱۱، ص ۵۳۰۔ ۵۴۷

۳۔ رفعت شیروانی، شاگردِ غالب کی خود نوشت تحریریں
شمارہ ۱۱۶، ص ۱۱۱۔ ۱۱۴

۲۰۱۔ نارنگ ڈاکٹر، گوپی چند

۱۔ غالب اور حادثۂ اسیری ۔ ایک معاصر شہادت اور قطعۂ تاریخ
شمارہ ۸۳۔ ۸۴، ص ۱۶۔ ۳۱

۲۔ غالب، حیات اور خطوط ۔ مرتّب و مترجم رالف رسل، خورشید الاسلام
شمارہ ۱۱۶، ص ۵۹۸۔ ۶۰۰

۳۔ گلِ رعنا مرتبہ مالک رام، شمارہ ۱۱۶، ص ۶۰۰۔ ۶۰۲

۲۰۲۔ نامہ نگار (پاکستان ٹائمز)

نادر نسخۂ غالب کا اجراء (Rare Nuskha of Ghalib Launched)
شمارہ ۱۱۴، ص ۵۱

۲۰۳۔ نبی بخش قاضی، ڈاکٹر

غالب کا جمالیاتی تجربہ، شمارہ ۱۱۱، ص ۴۱۵۔ ۴۲۰

۲۰۴۔ نجف علی

۱۔ عکسی مکاتیب، بنام غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۱۳ اور ۱۸

۲۔ مکاتیب، بنام غالب، شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۱۷ اور ۴۷

۲۰۵۔ نجم الاسلام، ڈاکٹر

۱۔ دو آہنگ متعلق بہ غالب، شمارہ ۱۰۵، ص ۱۶۴۔ ۱۶۱

۲۔ غالب کی لسانی تصریحات، شمارہ ۱۱۱، ص ۴۶۲-۴۹۹

۲۰۶۔ ندوی، رشید اختر:

محمد طفیل، میرا دوست ـــ غالب شناس، شمارہ ۱۳۶، ص ۷۹۰-۷۹۱

۲۰۷۔ نسیم، اے۔ ایف، ڈاکٹر

غالب، دبستانِ دہلی کے نمائندہ کی حیثیت سے

شمارہ ۱۱۱، ص ۳۸۰-۳۹۱

۲۰۸۔ نظر، ڈاکٹر محمد انصار اللہ

۱۔ کیا نو دریافت بیاض کا کاتب غالب نہیں؟ شمارہ ۱۱۶، ص ۵۱۹-۵۲۷

۲۔ بیاضِ غالب کے بارے میں بعض شکوک، شمارہ ۱۱۶، ص ۵۲۱-۵۳۲

۳۔ دیوانِ غالب کا کاتب کون؟ شمارہ ۱۱۶، ص ۵۳۹-۵۶۱

۴۔ دیوانِ غالب کا متنازعہ نسخہ، شمارہ ۱۱۶، ص ۵۸۰-۵۸۴

۲۰۹۔ نظم طباطبائی، علی حیدر

آپ بیتی نظم طباطبائی ـ شارح غالب، شمارہ ۱۰۰، ص ۲۰۹-۲۱۱

۲۱۰۔ نظیر صدیقی

غالب کے ردکردہ اشعار، شمارہ ۱۱۱، ص ۱۱۰-۱۲۱

۲۱۱۔ نیاز فتح پوری

۱۔ آپ بیتی نیاز فتح پوری ـ شارح غالب، شمارہ ۱۰۰، ص ۱۰۱-۱۰۶

۲۔ خط بنام مختار الدین احمد آرزو ـ تذکرۂ غالب، شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۹۷۹

۲۱۲۔ وارث کرمانی، ڈاکٹر

۱۔ غالب کی شاعری کا پس منظر، شمارہ ۱۱۱، ص ۳۴-۵۲

۲۔ غالب کی شخصیت اور فن، شمارہ ۱۱۶، ص ۱۹۱-۲۰۲

۲۱۳۔ وحید قریشی، ڈاکٹر

۱۔ غالب اور نسخۂ شیرانی، شمارہ ۱۱۱، ص ۴۰۷-۴۰۳

۲۔ کچھ بیاضِ غالب کے بارے میں، شمارہ ۱۱۶، ص ۵۱۵-۵۱۸

۳۔ کم گو شرمیلا شخص : محمد طفیل ۔ غالب شناس، شمارہ ۱۳۶، ص ۱۷-۱۸

۲۱۴۔ وزیر آغا، ڈاکٹر

غالب کی آوارہ خرامی، شمارہ ۱۱۱، ص ۱۴۲-۱۵۳

۲۱۵۔ وفا راشدی، ڈاکٹر

بنگال میں غالب کے چند شاگرد، شمارہ ۱۱۱، ص ۲۵۵-۲۵۹

۲۱۶۔ وقار عظیم، سیّد

۱۔ آلِ احمد سرور ۔ غالب شناس، شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۴۹۷-۵۰۲

۲۔ غالب کا تنقیدی مزاج، شمارہ ۱۱۱، ص ۷۰۵-۷۲۲

۳۔ غالب کی تلاش ۔ تقریب بہ سلسلۂ بیاضِ غالب

شمارہ ۱۱۶، ص ۴۹۹-۵۰۱

۴۔ غالب شاعرِ امروز و فردا (ڈاکٹر فرمان فتح پوری)

شمارہ ۱۱۶، ص ۶۰۲-۶۰۴

۵۔ غالب صدی کے علمی کام، شمارہ ۱۲۲، ص ۶۰۷-۶۰۹

۶۔ غالب پر کام کا کوئی منصوبہ؟، شمارہ ۱۲۲، ص ۶۰۹-۶۱۰

۲۱۷۔ ولی الرحمٰن، شاہ کاکوی

۱۔ سیّد فرزند علی صفیر بلگرامی ۔ تلمیذ غالب، شمارہ ۵۹-۶۰، ص ۱۳۴۳

۲۔ قاضی عبدالودود عظیم آبادی ۔ غالب شناس

شمارہ ۵۹-۶۰، ص ۱۳۴۹-۱۳۵۰

۲۱۸۔ ہاشمی، قطب النساء

ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور۔ غالب شناس

شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۵۴۹-۵۵۰

۲۱۹۔ ہاشمی، نصیر الدین

غالب اور حیدر آباد ، شمارہ ۲۹-۳۰، ص ۱۵۸-۱۶۷

۲۲۰۔ یاس یگانہ چنگیزی، مرزا

۱۔ مکتوب بنام راغب مراد آبادی ۔ تذکرۂ غالب

شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۷۰۶

۲۔ آپ بیتی ۔ یگانہ چنگیزی ۔ غالب شکن

شمارہ ۱۰۰، ص ۱۴۳۸-۱۴۳۹

۳۔ غالب ایک گونگا شاعر

شمارہ ۱۱۱، ص ۵۲۵-۵۲۹

حصہ دوم

۱
تحقیقِ غالبؔ
تحقیقی مزاج کی تحریریں
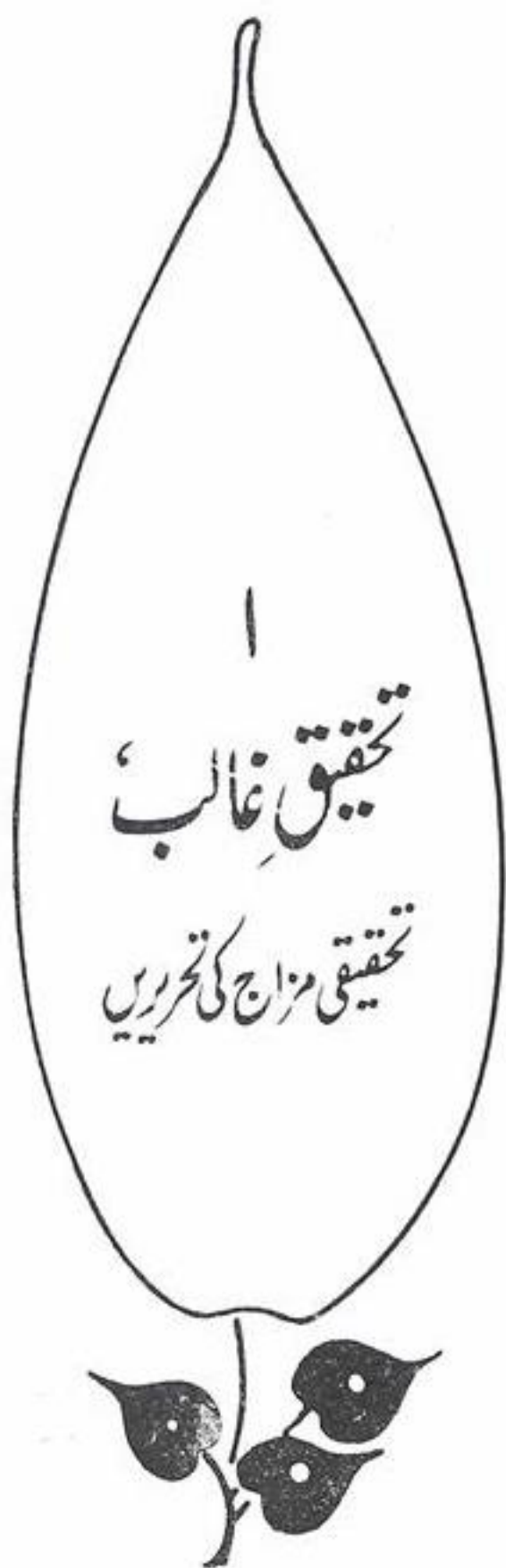
۱۔ ادارہ (نقوش) : اسد اللہ خان غالب ۔۔ تذکروں میں

"اسد اللہ خان غالب" کے تحت گلشنِ بے خار، آبِ حیات اور گلِ رعنا سے غالب کے بارے میں مختصر اقتباسات درج کیے گئے ہیں۔ (شمارہ ۴۱-۴۲، ص ۶۱۸-۶۱۹)

۲۔ اسمٰعیل، پانی پتی، شیخ محمد :

۱۔ شعرائے متغزلین ۔۔ تذکرۂ غالب

"شعرائے متغزلین" کے تحت (ص ۶۴۹-۷۴۹) ایک سو صفحات میں اُن شعراء کے مختصر حالاتِ زندگی پیش کیے گئے ہیں جن کی غزلیں "غزل نمبر" میں شامل ہوئی ہیں۔ صفحہ ۶۸۴ پر غالب کے حالات درج ہوئے ہیں۔ (شمارہ ۴۱-۴۲، ص ۶۸۴)

۲۔ ہنگامۂ ۱۸۵۷ء میں اہلِ علم پر کیا گزری ؟

ستائیس (۲۷) اہلِ علم کا تذکرہ :

"اس ضمن میں سب سے پہلے ہم مرزا اسد اللہ خان غالب کو لیتے ہیں جنہوں نے اپنے خطوط اور کتابوں میں اس تباہی کا نہایت اثرانگیز پیرائے میں بیان کیا ہے" (ص ۲۶۳) غالب کا تذکرہ (ص ۲۶۳ تا ۲۶۸)۔ (شمارہ ۶۳-۶۴، ص ۲۶۳-۲۸۴)

۳۔ غالب کا ایک مشہور تاریخی سفر، دہلی تا کلکتہ غالب کے مشہور تاریخی سفر کا تذکرہ جو انہوں نے اپریل ۱۸۲۷ء تا ۲۹ نومبر ۱۸۲۹ء دہلی سے کلکتے تک کیا۔ (شمارہ ۱۱۱، ص ۴۰۸۔ ۸۲۹)

۳۔ اکبر حیدری کاشمیری، ڈاکٹر

۱۔ میرزا غالب اور شاہانِ اودھ

"میرزا کو شاہانِ اودھ کے خاندان کے ساتھ والہانہ محبت و عقیدت تھی۔"

اس مضمون میں مرزا غالب اور شاہانِ اودھ کے خاندانی اور ذاتی تعلقات پر بحث کی گئی ہے۔ (شمارہ ۱۱۱، ص ۳۴۳۔ ۳۶۲)

۲۔ غالب کے آخری ایام

"مرزا غالب عرصہ دراز سے امراض مختلفہ کے مجموعہ تھے، آخری ایام میں وہ زندگی سے بیزار تھے اور اپنے کو مُردوں میں شمار کرتے تھے۔ ہمیشہ کا فور وکفن کی پڑی رہتی تھی۔"

(شمارہ ۱۱۱، ص ۶۵۷۔ ۶۶۵)

۳۔ قاطع بُرہان کسی حمایت میں

غالب کی تالیف "قاطع برہان" کی حمایت میں مولوی رجب علی ارسطو جاہ کا ایک معرکۃ الآرا مکتوب۔ یہ خط فارسی میں ہے اور چہارم ذی قعدہ ۱۲۸۱ھ کا لکھا ہوا ہے۔

(شمارہ ۱۲۰، ص ۵۲۹۔ ۵۳۵)

۴۔ اکبر علی خان

غالب اپنے معاصر اخبارات میں

غالب کے بارے میں معاصر اخبارات کی رائے:

دہلی اردو اخبار، اخبار مہر منیر کلکتہ، احسن الاخبار بمبئی، اخبار فوائد الناظرین کلکتہ، اسد الاخبار آگرہ، اخبار کوہ نور لاہور، سراج الاخبار دہلی، دہلی اردو اخبار تتمہ، اودھ اخبار لکھنؤ، اکمل الاخبار دہلی، اخبارِ عالم میرٹھ، انگریزی اخبار مفصلائٹ دہلی۔

(شمارہ ۱۱۱، ص ۶۳۷ - ۶۵۶)

۵۔ خورشید، ڈاکٹر عبدالسلام

غالب کی ازدواجی زندگی

یہ حقیقت ہے کہ تاہل کی زندگی سے ناخوشی کے باوجود غالب ازدواجی زندگی کی بعض ذمہ داریاں بوجہ احسن ادا کرتے رہے جو محبت کا نہیں، ادائے فرض کے احساس کا ثبوت ہے اور اس سے ان کے کردار کی بلندی کا پتہ چلتا ہے۔

(شمارہ ۱۱۱، ص ۳۶۳ - ۳۷۲)

۶۔ عبدالودود، قاضی

۱۔ جہانِ غالب

جہانِ غالب (غالب انسائیکلوپیڈیا) کو جامع بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ مکمل کتاب کم و بیش بارہ سو صفحوں کی ہو گی اس کے مختلف ٹکڑے معاصر وغیرہ میں بھی شائع ہو چکے ہیں (ص ۱۶۲)۔ (شمارہ ۴۵-۴۶، ص ۱۶۲-۱۷۰)

۲۔ متفرقات۔ غالبیات:

"متفرقات" کے تحت قاضی عبدالودود کے آٹھ تنذرے

شامل ہیں جن میں سے پانچ کا براہِ راست یا ضمناً غالبیات سے تعلق ہے۔ غالب سے براہِ راست یا کسی نہ کسی درجے میں متعلق شذرات کے عنوانات یہ ہیں:

۱۔ مخطوطہ دیوانِ غالب: کتب خانہ دانشگاہِ پنجاب (؟) میں محفوظ ایک خطی نسخے کا تعارف (ص ۲۰۹-۲۱۰)

۲۔ غالب کی ایک عروضی غلطی: غالب کے ایک مصرعے — "دل رک رک کر بند ہو گیا ہے غالب" پر اظہارِ خیال (ص ۲۱۰)۔

۳۔ میخانۂ آرزو سرانجام" غالب کے کلیاتِ نظمِ فارسی کے نام کے بارے میں اظہارِ خیال (ص ۲۱۰-۲۱۱)

۴۔ تذکرۂ عشقی عظیم آبادی: عشقی اور غالب کے بارے میں اظہارِ خیال (ص ۲۱۱-۲۱۴)

۵۔ دیوانِ مہدی: غالب کے ایک دوست کا تذکرہ (ص ۲۱۶-۲۱۷) (شمارہ ۶۹-۷۰، ص ۲۰۹-۲۱۹)

۳۔ غالب کے بارے میں بعض وضاحتی اُمور

"جہانِ غالب" قاضی عبدالودود کا ایک تحقیقی سلسلۂ مضامین ہے جس کے تحت وہ جہاں تہاں غالبیات سے متعلق اُمور پر اظہارِ خیال کرتے رہے۔ زیرِ نظر مضمون اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے اور اس میں متعلق بہ غالب، بیس اُمور زیرِ بحث لائے گئے ہیں۔

(شمارہ ۱۱۱، ص ۴۰۶-۴۱۴)

۷۔ عرشی، امتیاز علی

۱۔ دیوانِ غالب اُردو (نسخۂ عرشی)

"میرے مُرتّبہ دیوانِ غالب پر جناب مالک رام صاحب نے جس دل سوزی اور دیدہ ریزی سے تبصرہ کیا، اس سے میرا حوصلہ بڑھا۔ مگر اس تبصرے میں بعض مسائل توضیح طلب ہیں۔ اس کے بارے میں اپنے معروضے" (ص ۱۷۴)

(شمارہ ۱۰۱، ص ۱۷۴۔ ۱۸۵)

۲۔ خط بنام مالک رام۔ تذکرۂ غالب

۱۸ر نومبر ۱۹۵۳ء کا خط۔ "غالب کی تالیفات میں اسمائے فارسی کا ذکر غلط ہے۔ یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ یہ اسمائے فارسی مولانا جامی کا کلام ہے۔"

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۵۰۔ ۱۵۱)

۳۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

۱۰ر اپریل ۱۹۵۴ء کا خط۔ دیوانِ غالب اُردو (جو اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے لیے مُرتّب کیا گیا)، کا ذکر لندن میں دیوانِ اُردو مطبوعہ یا قلمی کے کسی نسخے کے بارے میں استفسار اور غالب کے خسر معروف دہلوی کی ایک ردیف کے بارے میں تحقیق، آسی کی غزلوں کا ذکر جنہیں غالب سے منسوب کیا گیا ہے۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۵۶۔ ۱۵۷)

۸۔ عروج، عبدالرؤف — غالب سے مُتعلق کچھ تاریخی قطعے

"اِس مضمون کا تمام مواد مکاتیبِ منفرقہ، دیوانِ تاریخ اور

دوائرِ خجستہ سے لیا گیا ہے۔ صرف صفیر بلگرامی کا قطعۂ تاریخِ وفات تاریخ عزا سے ماخوذ ہے جو ۱۲۹۵ھ میں مطبع نور الانوار آرہ سے شائع ہوا تھا،،   (شمارہ ۱۱۶، ص ۳۲۷-۳۳۱)

۹۔ فاروقی، ڈاکٹر خواجہ احمد:

غالب کا مقدمۂ پنشن

غالب کے ذہن کو سمجھنے کے لیے اُن اقتصادی دشواریوں کو ضرور سامنے رکھنا چاہیئے جن میں وہ ۴۳ سال یعنی کم و بیش ۱۸۲۶ء سے مبتلا رہے اور جنہوں نے مرتے وقت تک اُن کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اِن مالی پریشانیوں میں اُن کے مقدمۂ پنشن کو خاص طور پر دخل ہے۔   (شمارہ ۱۱۱، ص ۸۳۰-۸۳۹)

۱۰۔ فاروقی، نثار احمد، ڈاکٹر

۱۔ حادثۂ اسیری اور غالب

منشی نبی بخش حقیر کے نام غالب کے ایک فارسی خط (۲۶ ربیع الاول ۱۲۶۴ھ/۲۲ فروری ۱۸۴۸ء) کے حوالے سے غالب کی ایک غزل ع

ذکر اُس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا

کے شانِ نزول اور زمانۂ تصنیف کا تعین، فاروقی صاحب کے بقول اس غزل کی داخلی فضا ''۔۔۔ یہ غمازی کر رہی ہے کہ حادثۂ اسیری سے غالب کو جو ذہنی تکلیف پہنچی تھی، اُس کا اُن کی شاعری پر کتنا اثر پڑا۔،، (ص ۲۹)   (شمارہ ۹۴، ص ۲۸-۳۰)

۲۔ آپ بیتی: مرزا اسد اللہ خان غالب

غالب کی تحریروں پر مبنی غالب کی یہ آپ بیتی نثار احمد فاروقی

نے مُرتّب کی ہے، متن سب کا سب غالب کی اپنی تحریروں سے ماخوذ ہے۔ عنوانات، مُرتّب نے قائم کئے ہیں۔ اس آپ بیتی کے حصّۂ دوم میں پورے صفحے کی غالب کی ایک تصویر بھی دی گئی ہے۔

(شمارہ ۱۰۰، ص ۴۵۶ - ۴۹۶)

۳۔ غالب اور تذکرۂ بحرِ ذخّار

"تذکرۂ بحرِ ذخّار ایک ہزار دو (۱۰۰۲) فارسی گو شُعراء کے مختصر حالات اور نمونۂ کلام پر مشتمل ہے اس کا ابھی تک صرف ایک قلمی نسخہ معلوم ہے جو راقم الحروف کے ذخیرۂ ذاتی میں ہے اور خود مولّف کے لیے لکھا گیا ہے"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۴۳ - ۵۸)

۱۱۔ فاضل لکھنوی، مُرتضیٰ حُسین

۱۔ غالب کے اُستاد شیخ مُعظّم اکبرآبادی

مرزا غالب کی ابتدائی تعلیم کے حصُول پر ایک تحقیقی مقالہ۔

(شمارہ ۱۱۱، ص ۳۳۷ - ۳۴۲)

۲۔ غالب کی وفات پر تاثّرات کی ایک جھلک

غالب کی وفات پر اُن کے ہم عصروں کے تاثّرات، قطعاتِ تاریخ: اُردو فارسی، منظوم فارسی نذرانہ اور تاریخِ وفات۔

(شمارہ ۱۱۱، ص ۶۷۶ - ۶۹۷)

۱۲۔ قادری، محمد ایوّب

غالب اور غیاثُ اللغات

غیاثُ اللغات اور اس کے مولّف مولوی غیاثُ الدین رام پوری

پر مرزا غالب کے اعتراضات ۔ (شمارہ ۱۱۱، ص ۵۰۰ ۔ ۵۱۶)

۱۳۔ گیان چند، ڈاکٹر

نسخۂ عرشی طبع ثانی کے لیے کچھ معروضات

"اُردو کے جتنے بھی شعری مجموعے مُرتب کر کے شائع کیے گئے ہیں، معیارِ ترتیب کے لحاظ سے ان سب میں نسخۂ عرشی کو سب سے اُوپر رکھا جائے گا۔" (ص ۱۶۹)

"معروضات کی فہرست طویل ہوگئی ۔ اگر کسی نے انہیں خردہ گیری پر محمول کیا تو اس نے میرے منشا کو غلط سمجھا ۔ نسخۂ عرشی کی بے نہایت خوبیوں کا جس شدّت سے مجھے اندازہ ہے، کم لوگوں کو ہوگا، کیوں کہ میں نے اس کا گہرائی سے مُطالعہ کیا ہے ۔ چاہتا ہوں کہ یہ شاہکار خوب تر ہو جائے ۔" (ص ۲۰۶)

(شمارہ ۱۱۱، ص ۱۶۹ ۔ ۲۱۳)

۱۴۔ مالک رام

ا۔ تبصرہ دیوانِ غالب، نسخۂ عرشی

"اُردو دُنیا کو مولانا امتیاز علی عرشی کا ممنونِ احسان ہونا چاہیئے کہ برسوں کی ریاضت کے بعد اُنھوں نے (غالب کے اُردو کلام کو تاریخی ترتیب سے) مکمّل کر لیا جس میں اُنھوں نے موضوع کے تمام گوشوں کو اجاگر کر دیا"۔ (ص ۱۶۵) ۔

"مجھے جناب عرشی صاحب سے بعض جزوی اختلافات ہیں ۔" (ص ۱۶۸) ۔ ان اختلافات کا اظہار بھی کیا گیا ہے ۔

(شمارہ ۱۰۱، ص ۱۶۵ ۔ ۱۷۳)

۲۔ غالب کے ادبی معرکے

"غالب کی پوری زندگی معرکوں کی ایک مسلسل داستان ہے۔ ادبی معرکے ان کی پوری زندگی کو محیط ہیں" (ص ۳۴۲) پانچ معرکوں کی تفصیلات :

(الف) مولوی محمد معظم سے چپقلش (۳۴۲-۳۴۳)

(ب) شعرائے دہلی سے چھیڑ چھاڑ (۳۴۳-۳۴۵)

(ج) کلکتے کا ادبی معرکہ (۳۴۵-۳۵۱)

(د) قاطع برہان کا معرکہ (۳۵۱-۳۶۱)

(ہ) نواب کلب علی خان سے چپقلش (۳۶۱-۳۶۴)

(شمارہ ۱۲۷، جلد ۲، ص ۳۴۲-۳۶۴)

۱۵۔ محمد طفیل

۱۔ اس شمارے میں ۔۔ تذکرۂ غالب

"غالب پر اتنا کام ہوا ہے کہ کوئی حد نہیں۔ اس کے باوجود ہم نے غالب کے غیر مطبوعہ خطوط ڈھونڈ نکالے ہیں۔ ان کے ذریعے غالب کا ایک نیا مکتوب الیہ ملا اور اسی طرح غالب کا ایک نیا مکتوب نگار"۔ اس شمارے میں غالب کا ایک خوب صورت اسکیچ بھی آرٹ پیپر پر چھپا ہے۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۱۷)

۲۔ اس شمارے میں ۔۔ تذکرۂ غالب

علاؤالدین علائی اور مرزا غالب کے بارے میں، کچھ نئی باتوں کا علم ہوتا ہے۔ اس طرح خود علائی کے حالات سے پردے

اُٹھتے ہیں۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۱ ص ۱۷)

۱۶۔ محمود شیرانی، حافظ

خط بنام قاضی عبدالودود۔ تذکرۂ غالب

مکتوب ۲۱ ستمبر ۱۹۴۴ء۔ "مرزا غالب کو فنِ لغت اور اس کی روایات سے کوئی دلچسپی نہیں معلوم ہوتی ورنہ ایک ایسے شخص کو جو اُن سے دو صدی قبل گزرا ہے اور جس کا دعویٰ ہے کہ میری حیثیت ایک مدوّن کی ہے نہ موجد کی، اُنہیں طباعی اور ذہانت کا نشانہ نہ بناتے" (شمارہ ۴۵-۴۶، ص ۲۰۰-۲۰۲)

۱۷۔ معین الرحمٰن، سیّد (ڈاکٹر)

۱۔ غالب کے بعد، اُن پر پہلا مضمون

ضروری تمہید اور تعارف کے بعد اکمل الاخبار، دہلی کی اشاعت ۱۷ فروری ۱۸۶۹ء سے ایک مضمون پیش کیا گیا ہے، جسے غالب کے بعد اُن کے حالات میں پہلا مضمون خیال کرنا چاہیئے "قیاس غالب ہے کہ غالب کے انتقال کے بعد اس مضمون سے پہلے اور کوئی تحریر نہ چھپی ہوگی" (شمارہ ۱۱۱، ص ۲۶۶-۲۷۵)

۲۔ نسخۂ گُلِ رعنا (بہ خطِ غالب)

"گُلِ رعنا" غالب کے اُردو فارسی کلام کا پہلا انتخاب ہے۔ گُلِ رعنا کا یہ مخطوطہ، نسخۂ حمیدیہ اور نسخۂ شیرانی کے بعد، اشعارِ غالب کا قدیم ترین متن پیش کرتا ہے۔

"غالب نے کلکتہ کے دورانِ قیام میں مولوی سراج الدین احمد ایڈیٹر ہفتہ وار فارسی اخبار "آئینہ سکندر"، کلکتہ کی فرمائش پر اپنے

اُردو اور فارسی کلام کا انتخاب تیار کیا جو "گلِ رعنا" کے نام سے موسوم ہوا۔" (شمارہ ۱۱۳، ص ۲۲۷ - ۳۳۳)

۳۔ غالبیات کا سرمایہ (عصرِ غالب سے سالِ غالب ۱۹۶۹ء تک)

"آج مُطالعۂ غالب"، "غالبیات" کے طور پر ایک مُستقل شعبۂ ادب کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں اسی ادبِ غالب کا ایک طائرانہ جائزہ میرا مقصود اور ہدف ہے۔۔۔"

"۱۹۶۹ء سے مرزا غالب کی حیات، بعدِ ممات کی دوسری صدی شروع ہوتی ہے یقین ہے کہ اس دوسری صدی میں غالب کے قبولِ عام کی سرحدیں کچھ اور وسیع ہو جائیں گی،" (شمارہ ۱۲۲، ص ۶۷۹ - ۶۸۸)

۴۔ 'نقوش' اور مُطالعۂ غالب

'نقوش' کے مجموعی کرشمے یا کارنامے سے قطع نظر (یہاں صرف غالبیات کی حد تک 'نقوش' کے اختصاص اور کردار کا اختصار کے ساتھ جائزہ لینا مقصود ہے یعنی 'نقوش' اور مُطالعہ غالب کی روایت یا 'نقوش' میں ذخیرۂ غالبیات کی نشاندہی کو اس جائزے کی حدودِ کار سمجھنا چاہیئے۔)" ـــ ادبِ غالب میں "نقوش" کی حیثیت عہد ساز کی بھی ہے اور روایت ساز اور روایت آفریں کی بھی!" (شمارہ ۱۳۵، ص ۴۹۰ - ۵۰۷)

۵۔ "جاگیرِ غالب" میں غالب کی قلمی تحریریں

"جاگیرِ غالب" (مرتبہ پرتھوی چندر) غالب کے مقدمۂ پنشن کے سلسلے کی عرضیوں پر مبنی پچاس سے زیادہ دستاویزات کی عکسی نقول پر مشتمل ایک نادر کتاب ہے جو ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کے ذاتی

ذخیرہ غالبیات میں محفوظ ہے۔ زیرِ حوالہ مضمون میں غالب کی سولہ عرضیوں کے اختتامی حصوں سے غالب کی دستخطی تحریروں اور مہروں کے عکس پیش کئے گئے ہیں۔ (شمارہ ۱۳۶، ص ۳۹ - ۴۸)

۱۷ - غالب کے اصلاحی دیوان کا نادر نسخہ

"غالب کے اُردو دیوان کا زیرِ بحث خطی نسخہ، میرے ذخیرۂ غالبیات کی سب سے زیادہ قیمتی متاع ہے۔۔ یہ معاصر قیمتی نسخہ ۱۸۵۲ء تک کے کلامِ غالب پر مبنی ہے۔ یہ غالب کے پیشِ نظر رہا ہے اور اس میں آٹھ دس جگہ خود غالب کے قلم سے اشعار کی درستی عمل میں آئی ہے۔" (شمارہ ۱۳۷، ص ۱ - ۲۰)

۱۸ - نارنگ، گوپی چند، ڈاکٹر

غالب اور حادثۂ اسیری ـــ ایک معاصر شہادت اور قطعۂ تاریخ

"غالب کے واقعۂ اسیری کے حالات ابھی پوری طرح سامنے نہیں آئے ـــ عام شہرت کے برخلاف غالب قمار بازی کے الزام میں ایک دفعہ نہیں دو دفعہ معتوب ہوئے۔" دونوں حادثوں کی ترتیب وار تفصیل اور تجزیہ۔ (شمارہ ۸۳ - ۸۴، ص ۱۶ - ۳۱)

۱۹ - نجم الاسلام، ڈاکٹر

غالب کی لسانی تصریحات

"قاطعِ بُرہان" کے علاوہ بھی غالب نے اپنی تحریروں میں جابجا فارسی لغات و محاورات کے سلسلے میں تصریحات کی ہیں۔۔۔ یہ جابجا بکھری ہوئی تصریحات اکثر متفق علیہ ہیں اور کم تر اختلافی۔"

(شمارہ ۱۱۱، ص ۴۶۲ - ۴۹۹)

۲۰۔ وحید قریشی، ڈاکٹر

غالب اور نسخۂ شیرانی

غالب کے اُردو دیوان کے ایک قدیم مخطوطے کا تحقیقی تعارف جو "نسخۂ شیرانی" کے نام سے پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور میں محفوظ ہے۔ غالب صدی کے موقع پر اِس نسخے کی عکسی اشاعت، مجلسِ ترقی ادب، لاہور سے عمل میں آچکی ہے۔

(شمارہ ۱۱۱، ص ۴۰-۴۷-۵۰۳)

۲۱۔ ہاشمی، نصیرُالدین

غالب اور حیدر آباد

"غالب کے حیدر آباد سے تعلق پیدا کرنے کے کئی اسباب تھے۔۔" ہمارا مقصد اس مضمون میں اُمورِ ذیل کو واضح کرنا ہے:

۱۔ غالب کے والد کی حیدر آباد میں ملازمت (ص ۱۵۸ - ۱۶۱)

۲۔ غالب کے دیوان، حیدر آباد میں (ص ۱۶۱- ۱۶۶)

۳۔ حیدر آباد میں غالب کے شاگرد (ص ۱۶۶)

۴۔ حیدر آباد میں دیوانِ غالب کے شارح (ص ۱۶۶- ۱۶۷)

۵۔ حیدر آباد میں غالب کے نقّاد (ص ۱۶۷)

(شمارہ ۲۹-۳۰، ص ۱۵۸-۱۶۷)

۲

تنقیدِ غالبؔ

تنقیدی نوعیت کے مضامین

۱۔ آفتاب احمد، ڈاکٹر ۱۔ غالب اور جدید شاعری

"غالب ہمارے شعراء کی نئی نسل سے نئی نسل کے لیے بھی ایک ہم عصر کی حیثیت رکھتا ہے۔ شاید غالب اردو کا وہ تنہا شاعر ہے جسے بھلا کے شعر کہنا کسی نئے سے نئے شاعر کے لیے بھی ممکن نہیں" (ص ۲۳۶)

(شمارہ ۶۹۔ ۷۰، ص ۲۲۵۔ ۲۲۶)

۲۔ غالب کے زمانہ اسیری کی یادگار نظم

غالب کے ایک فارسی ترکیب بند "خواہم از بند بہ زندانِ سخن آغاز کنم" کا تفصیلی ادبی جائزہ "یہ نظم غالب ہی کی نہیں شاید دنیا بھر کی حبسیات میں ایک منفرد اور بلند حیثیت رکھتی ہے"

(شمارہ ۱۲۷، ص ۶۸۔ ۹۰)

۲۔ احسن فاروقی، ڈاکٹر غالب اور علویت

علویت جو نیتشے سے منسوب کی جاتی ہے اور جس کی تکمیل اقبال سے ہوتی ہے غالب کے یہاں اپنے تمام نقوش قائم کر دیتی ہے۔ اقبال کے ہاتھوں اس نظریہ حیات کے کمال پر پہنچنے میں گوئٹے کا بھی ہاتھ ہے اور غالب کا بھی۔" (شمارہ ۱۱۱، ص ۱۰۵۔ ۱۰۹)

۳۔ ادا جعفری غالب کے بارے میں اظہارِ خیال

"اس عہد کے شاعروں کا غالب کے بارے میں اظہار رائے" کے تحت جوش، حفیظ، فراق، احمد ندیم قاسمی اور ادا جعفری کی آرا کے تحت ادا جعفری کہتی ہیں۔ "غالب کی حسین ترین روایت اس کی روایت شکنی ہے سب سے بڑی بات تو یہی ہے کہ وہ کہیں بھی غمِ حیات سے شکست تسلیم نہیں کرتا۔ جلنا تو اندھیری راہ کے مسافر کا مقدر ٹھہرا مگر غالب اندھیروں کے مقابل صف بہ صف جلنے کا حوصلہ رکھتا ہے۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۲۹۔ ۳۲)

۴۔ ارم سلیم: تقریظ اور غالب کی تقریظ نگاری

ایم۔اے (اردو) کی جزوی تکمیل کے سلسلے میں لکھے گئے مقالے اردو میں مقدمہ نگاری کی روایت کا ایک حصہ (شمارہ ۱۲۷، ص ۲۲۸ - ۲۴۲)

۵۔ اسمعیل حسن خان، ملک: غالب کے اردو قصائد

غالب کے قصائد شعری محاسن سے معمور ہیں اور قصائد نویسی کی عام روایت سے بڑی حد تک الگ اور اپنے رنگ میں منفرد ہیں ۔ غالب نے اردو قصیدے میں بھی ایک نئے باب کا اضافہ کیا اور صنفِ قصیدہ کو ایک نئی راہ دکھلائی ۔" (شمارہ ۱۰۶، ص ۹۸ - ۱۱۶)

۶۔ افتخار حسین، ڈاکٹر آغا: غالب کا ایک شعر

نقش معنی ہمہ خمیازہ عرضِ صورت
سخن حق ہمہ پیمانہ ذوقِ تحسین

غالب کے اس شعر پر جو قصیدے کی تشبیب میں حضرت علی کی مدح میں لکھا گیا ہے، تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

(شمارہ ۱۱۱، ص ۶۱۷ - ۶۲۲)

۷۔ اکبر حیدری کاشمیری، ڈاکٹر: مرزا غالب اور فن تاریخ گوئی

"مرزا غالب نے دیگر اصنافِ سخن کے ساتھ تاریخیں بھی کہیں، لیکن یہ تاریخیں ناسخ یا مومن کی تاریخوں کے ہم پلہ نہیں ہیں۔ تاریخ گوئی میں انہیں کوئی خاص دلچسپی نہ تھی۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۷۲ - ۸۲)

۸۔ انصاری، یوسف جمال: غالب اور تصوّف

"کلامِ غالب میں مختلف اقسام کے صوفیانہ اشعار موجود ہیں بلاشبہ

اکثریت ایسے اشعار کی ہے جن پر روایتی ہونے کا اطلاق ہو سکتا ہے پھر بھی کافی تعداد ایسے اشعار کی ہے جن کا تعلق داخلی واردات سے ہے ۔“ (شمارہ ۱۱۱، ص ۵۶۸ - ۵۸۱)

۹- انور سدید، ڈاکٹر

۱- غالب اور تصورِ مرگ

”مرزا غالب کی وضعِ فکر رندانہ بھی تھی اور حکیمانہ بھی - اس کے نزدیک فرد کی موت ایک حادثہ ضرور ہے ۔لیکن وہ اس حادثے کو پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں دیتا اور رندانہ جذبہ اتنا بڑھا ہوا ہے کہ وہ آنسوؤں کے سیلاب میں بھی زندگی افروز مزاح کی حس بیدار رکھتا ہے ۔“

(شمارہ ۱۱۱، ص ۶۲۳ - ۶۲۶)

۲- غالب کا عہد

”زمانی اعتبار سے غالب کا ظہور ایک ایسے دور میں ہوا جب ہندوستان کی پرانی تہذیبی روایت دم توڑ رہی تھی اور مغرب کی یلغار سے نہ صرف نئے علوم کا در کشادہ ہو رہا تھا بلکہ پرانے معاشرے کی ہڈیوں پر ایک نئے معاشرے کی تعمیر بھی شروع ہو گئی تھی ۔اس لحاظ سے غالب کے زمانے میں جہاں ایک طرف شکست وریخت کا عمل جاری تھا وہیں دوسری طرف ایک نئی تعمیر بھی معرضِ عمل میں آ رہی تھی ۔“

(شمارہ ۱۱۶، ص ۱۶۷ - ۱۷۹)

۱۰- بلگرامی، سید مرتضیٰ حسین — غالب اور مرثیہ نگاری

”غالب کی طبیعت مرثیہ نگاری کی طرف مائل ہی نہ تھی ۔“ ”مرثیے کے تین بند، ایک سلام اور مرثیۂ عارف ۔یہی غالب کا کل شعری سرمایہ مرثیہ نگاری ہے ۔اگرچہ فارسی کلیات میں ان کے غم واندوہ کے لاتعانی

شاہکار موجود ہیں مگر اردو میں اس صنفِ شاعری پر (اسی) قدرِ طبع آزمائی
کی گئی۔" (شمارہ ۹۷، ص ۳۸ - ۴۷)

۱۱۔ جعفری، علی سردار غالب کی شاعری کا ہندی ترجمہ اور
جمالیاتی فضا کی بازیافت

جن زبانوں میں اتنا بُعد ہو جتنا انگریزی اور اردو میں ہے، ان میں ترجمہ ایک
ایسی مجبوری ہے جس سے نجات ممکن نہیں لیکن ہندی کے لیے اردو
سے ترجمہ زیادہ سے زیادہ ایک گائیڈ کی حیثیت رکھتا ہے جو اس
وقت تک اہم ہے، جب تک سیّاح تاج محل تک پہنچا نہیں ہے۔
اس کے بعد گائیڈ ہٹ جاتا ہے اور تاج محل اپنی ساری نزاکت
سارے حسن کے ساتھ سیّاح کی روح سے باتیں کرنے لگتا ہے۔
دراصل یہ مسئلہ اصل شاعری کی جمالیاتی فضا کی بازیافت کا مسئلہ ہے۔"
(شمارہ ۱۱۶، ص ۳۴۵ - ۳۵۶)

۱۲۔ جوش ملیح آبادی غالب کے بارے میں اظہارِ رائے
"اس عہد کے شاعروں کا غالب کے بارے میں اظہارِ رائے" کے
تحت جوش، حفیظ، فراق، احمد ندیم اور ادا جعفری کی آرا کے تحت
جوش کہتے ہیں۔ "ہر بڑا آدمی خود اپنے ہی وطن میں ایک ناقابلِ التفات
اجنبی کے مانند رہتا۔۔۔ ہے" "جن شعرا کو۔۔۔ ان کی زندگی
ہی میں بھرپور داد مل جاتی ہے وہ چھٹ بھیا قسم کے لوگ ہُوا کرتے
ہیں۔۔ یہ ہم سطح ہوتا ہے۔" "غالب کا اردو دیوان بقامت کہتر و
بقیمت بہتر مجموعہ، فکری تعمق اور لسانی اجتہاد کے اعتبار سے بھاری
ہے تمام غزل بافوں کے مجموعی سرمائے پر" (شمارہ ۱۱۶، ص ۲ - ۷)

۱۳۔ حالی — اردو غزل اور متغزلین ۔۔ غالب

"اردو غزل اور متغزلین" کے تحت حالی کے اس جائزے میں غالب کا حوالہ بار بار آیا ہے۔ مثلاً ص ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۷۱ اور ۵۷۴۔ (شمارہ ۴۱-۴۲، ص ۵۵۰-۵۷۵)

۱۴۔ حفیظ جالندھری — غالب کے بارے میں اظہارِ رائے

اس عہد کے شاعروں کا غالب کے بارے میں اظہارِ رائے" کے تحت جوش، حفیظ، فراق، احمد ندیم اور راد اجعفری کی آراء کے تحت حفیظ کہتے ہیں:

"میرے نزدیک یہ اصل غالب ہے فارسی کا شاعر۔۔۔۔ جس زبان میں اظہارِ خیال کرنا اس زبان کے مزاج کو بھی ملحوظ رکھنا یہ ہے سخنوری۔ غالب کا فارسی شعر دماغ میں الجھتا نہیں تیر کی مانند سیدھا دل میں اُترتا ہے"۔ "غالب کی عظمت جن اشعار سے ہے ان میں غالب کا کمالِ ہنر بحسن و خوبی موجود تو ہے لیکن ہنر کی نمائش نہیں۔ استاد نے غزل کے دو دو مصرعوں میں کائناتِ خداوندی منشکل کر دی ہے"۔ (شمارہ ۱۱۶، ص ۸-۱۴)

۱۵۔ سجّاد احمد جان، جسٹس — غالب کی یاد میں۔ ایک صدارتی تقریر

"ایک صدارتی تقریر، جو نقوش کے غالب نمبر (حصّہ اول) کے موقع پر ۳۰ مارچ (۱۹۶۱ء) کو ارشاد فرمائی گئی"۔

"غالب ان ممتاز شخصیتوں میں سے ہیں جو اپنے عہد کے ماحول کے اعتبار سے قبل از وقت پیدا ہوتی ہیں۔ غالب کی شاعری ۔۔ نے ماضی کے شکنجوں اور حال کی پابندیوں سے نکل کر مستقبل کو اپنی

آغوش میں لیا ہے" (شمارہ ۱۱۲، ص ۵-۸)

۱۶۔ سرور، آل احمد — اردو غزل اور متغزلین ۔ غالب

"اردو غزل اور متغزلین" کے زیر عنوان مختلف اکابر کی آرا جمع کی گئی ہیں، سرور صاحب نے "ولی کے وقت سے لے کر غالب اور ان کے ہم عصر شعرائ تک تقریباً ڈیڑھ سو سال" پر ایک نظر ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ "غالب کی تقلید نے لکھنؤ والوں کو کفن اور نعش سے نجات دلائی اور عام طور پر فرسودہ روش سے پرہیز سکھایا۔ اس دور کا تفلسف بھی غالب کی تقلید کا نتیجہ ہے۔

(شمارہ ۴۱-۴۲، ص ۵۹۵-۵۹۷)

۱۷۔ سروری، عبدالقادر — غالب کی شاعری میں اخلاقی اقدار

"غالب کی بظاہر لاابالی زندگی کے اطوار کی بنیاد، چند اہم اور مستحکم اخلاقی عناصر پر تھی، تاہم ان کی شاعری میں یہ بنیاد اس طرح نمایاں نہیں جیسے سعدی یا حالی کی شاعری میں ہے۔"

(شمارہ ۱۱۱، ص ۵۲-۵۹)

۱۸۔ سعادت نظیر — غالب کا فکری آہنگ

"قریب قریب غالب کا ہر شعر اور ہر شعر کا انداز بیان، خصوصی فکر و آہنگ اور دل نشین لب و لہجہ اس کا شاہد ہے اور پامال مضامین و خیالات بھی ان کے رنگ میں ڈوب کر نئے اور غیر معمولی دلچسپ معلوم ہونے لگتے ہیں۔" (شمارہ ۱۱۱، ص ۲۶۰-۲۷۰)

۱۹۔ سلطان صدیقی

ا۔ خطوط غالب میں ظرافت

"رقعاتِ غالب کو لکھے ہوئے ایک صدی بلکہ اس سے بھی زیادہ

عرصہ گزر چکا ہے مگر غالب نے ان خطوط کو اپنے اعجازِ فکر، قوتِ بیان اور شوخیٔ طبع سے اس قدر جیتا جاگتا بنا دیا ہے کہ آج بھی پڑھنے والا جب ان پر نظر ڈالتا ہے تو کسی قسم کی اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا۔"

(شمارہ ۱۱۱، ص ۲۸۴ - ۲۸۹)

۲- غالب - تہذیبی سنگم پر

"غالب کا معاشرہ دو تہذیبی رجحانات سے عبارت تھا۔ ایک رجحان وہ تھا جس کی تہذیبی روایت صدیوں پر پھیلی ہوئی تھی اور اب ختم ہو رہی تھی۔ دوسرا رجحان اسی تہذیب سے متعلق تھا، جو نئی تبدیلیوں، نئے تقاضوں اور نئی جدتوں کے ساتھ دبے پاؤں فرد کی زندگی میں داخل ہو رہی تھی۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۱۸۰ - ۱۹۰)

۲۰- سہیل، بخاری، ڈاکٹر — غالب - ایک ڈرامہ نگار

"غالب کی نظم اور نثر دونوں میں ڈرامانگاری کی چمک ملتی ہے۔ وہ اپنے پڑھنے والوں سے باتیں ہی نہیں کرتے، ان کی آنکھوں کے سامنے ڈرامے بھی پیش کرتے ہیں اور انہیں خالی سننے والا ہی نہیں تماشائی بھی سمجھتے ہیں۔ مرزا نے ڈرامہ نہیں لکھا، پر ان کے شعروں اور خطوں میں بکھرے ہوئے ڈرامائی حصّوں کو دیکھ کر ان کی ڈرامہ نگاری کی اہلیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔"

(شمارہ ۱۱۱، ص ۱۳۲ - ۱۴۱)

۲۱- سید فیضی — غالب کا تصوّرِ آفاقیت

"غالب IDEALISM کا قائل ہے۔ انفس و آفاق اس کے نزدیک دونوں ایک ہیں۔ وہ کائنات کو نفسِ انسانی سے کوئی علیحدہ نہیں

سمجھتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی انفرادیت اور کائنات کی خارجیت
ایک وہم سے زیادہ نہیں ہے" (شمارہ ۱۱۱، ص ۷۳۶-۷۳۹)

۲۲۔ شعلہ، عطامحمد — غالب کی شاعری

"غالب، شاعری میں روایت پرستی کے پہلے اور سب سے بڑے
باغی ہیں۔ وہ پہلے بت شکن ہیں جن سے ادب کی تاریخ میں ہمارا
واسطہ پڑتا ہے اور یہی ان کی عظمت کا سنگِ بنیاد ہے"

(شمارہ ۶۷-۶۸، ص ۳۹۵-۴۱۰)

۲۳۔ شوکت سبزواری، ڈاکٹر

۱۔ اردو شاعری میں طنز۔ غالب

یہ مقالہ چار حصوں میں منقسم ہے۔ چوتھا حصہ (۸۹-۹۲) طنزیاتِ
غالب کے جائزے پر مبنی ہے۔ ڈاکٹر سبزواری کا کہنا یہ ہے کہ
اردو کا پہلا بڑا طنز نگار، غالب ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر غالب
نہ ہوتا تو بعض لوگوں کا یہ کہنا صحیح سمجھا جاتا کہ اردو شاعری طنز کے
نشتروں سے خالی ہے" (شمارہ ۷۱-۷۲، ص ۸۵-۹۵)

۲۔ غالب کی رنگین نوائی

"غالب کی رنگین نوائی چمن کی جلوہ آرائی ہے۔ اس میں چمن کی سی
رنگینیاں ہیں۔ رعنائی، خیالی پرتو تھا کسی شخص کے تصور کا اور
رنگین نوائی پھول کا نکھار اور نکہتِ گل کی مہکار ہے"

(شمارہ ۱۱۱، ص ۴۲۱-۴۲۶)

۳۔ غالب کا فنی ارتقاء

"آج سے تقریباً ربع صدی پہلے، غالب کے فکری ارتقاء کی تین
منزلیں قرار دی تھیں آج اس عظیم فن کار کے فنی ارتقاء پر

نظر ڈالتا ہوں تو یہاں بھی وہی تین ارتقائی منزلیں نمایاں نظر آتی ہیں،،

"دورِ اول میں ان کا لہجہ مرصّع اور مصنوع تھا۔ دوسرے دور میں اس نے حکیمانہ اور مفکرانہ رنگ اختیار کیا۔ تیسرے دور میں حقیقت نمائی کی منزل آئی تو پرکارانہ سادگی رونما ہوئی،،

(شمارہ ۱۱۶، ص ۲۲۲ - ۲۳۰)

۲۴ صدیقی، رشید احمد

۱- غالب کی شخصیت

"غالب پر سوچیئے تو ان کا کلام، اور ان کے کلام پر غور کیجئے تو غالب بن بلائے سامنے آجاتے ہیں اچھے شاعر اور ان کے کلام کا حال کچھ اسی طرح کا ہوتا ہے،، "ہمارے ادب میں غالب اپنے ذہن اور ذوق کے اعتبار سے منفرد حیثیت رکھتے ہیں، ان کی شخصیت اور شاعری، ہماری تہذیبی زندگی کا ایسا سرچشمہ ہے جو اعلٰی تحقیقی اور تنقیدی صلاحیتوں کی مسلسل آبیاری کرتا رہے گا،،

(شمارہ ۱۱۶، ص ۱۱۹ - ۱۴۱)

۲ - غالب کی شاعری

"غالب نہ صرف ایک عظیم تہذیب اور روایت کے امین ہیں بلکہ عظیم تر تہذیب و روایت کے خالق بھی ہیں۔ ان کی روایت ان کی شاعری ہے اور ان کی تہذیب ان کی انسانیت دونوں لازوال حسن اور قدر و قیمت کے حامل،، (شمارہ ۱۱۶، ص ۱۴۲ - ۱۶۶)

۲۵ - عبدالماجد دریا بادی خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو

تمدکرۂ غالب

۲۳ مئی ۱۹۶۱ء کا خط۔ غالب کی اردو فارسی شاعری کے لیے

تحسینی کلمات ۔ "کوئی شاعر اس پایہ کا غالب سے قبل پیدا ہوا تھا نہ غالب کے بعد آج تک ہوا ہے گو اس میں شبہ نہیں کہ بعض متاخرین نے اپنے اندر "غالبیت" خوب خوب پیدا کر لی تھی۔"

(شمارہ ١٠٩، جلد ٣، ص ٢١٣-٢١٤)

٢٦۔ عبدالمغنی، ڈاکٹر عظمتِ غالب کی حقیقی بنیاد

"غالب نہ تو کوئی عالم تھے اور نہ مجاہد، بلکہ علم و عمل کے اعتبار سے وہ بس ایک عام آدمی تھے ۔ چنانچہ ان کا جو کچھ مقام ہے وہ صرف ایک فنکار، ایک شاعر کا ہے ۔ ان حدود میں غالب کی بصیرت و جرأت کے کمالات کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے اپنی تہذیب کی بڑی اہم اور عظیم خدمت انجام دی ہے اور یہی وجہ جوہر ہے جو ان کی شاعرانہ عظمت کی حقیقی بنیاد ہے ۔"

(شمارہ ١١٦، ص ٢٧١ — ٢٨٥)

٢٧۔ عبداللہ، ڈاکٹر سید

١۔ اردو خط نگاری ۔ تذکرۂ غالب

"اردو خط نگاری میں — نئی طرز کی ایجاد کا سہرا صحیح معنوں میں غالب کے سر ہے ۔ مرزا غالب کے خطوط اردو خطوط نگاری کی تاریخ میں منفرد امتیازات کے حامل ہیں۔" (شمارہ ٦٥-٦٦، ص ١٥-٣٨)

٢ ۔ غالب کا نارسیدہ کلام

غالب کا نارسیدہ کلام، نابالغ کلام، مسترد کلام، منسوخ کلام، ناقص کلام، نظری کلام اسے جو کچھ بھی کہیے اس وقت اس سے مراد وہ کلام ہے جسے مولوی فضل حق اور میرزا خانی کوتوالِ دہلی نے غالب کے دیوان سے خارج کر دیا تھا" (شمارہ ١١٦، ص ٢٣١ - ٢٤٤)

۲۸- فاروقی، عباداللہ، حافظ — غالب کے مذہبی اور فکری میلانات

"مرزا نہ شیعہ تھے نہ سنّی۔ ان کا مذہب عشق تھا جو محبتِ علی ابن طالب میں جلوہ گر ہو گیا تھا۔" "غالب کے نزدیک مادی کائنات کا کوئی وجود نہیں۔ ہر شے جو مادی ہے بلا کسی استثنا، اپنی ہستی اور بقائے ہستی کے لیے ایک جوہر لطیف کی محتاج ہے اشیاء کا ظاہری فرق اعتباری ہے۔ ان کے پردے میں حقیقت اپنے کرشمے دکھا رہی ہے۔" (شمارہ ۱۱۱، ص ۲۷۱-۲۸۳)

۲۹- فاروقی، نثار احمد، ڈاکٹر — مطالعۂ غالب کے امکانات

"یہ مضمون ایوانِ غالب، نئی دہلی کے پہلے سیمینار (۱۹۶۹ء) میں پڑھا گیا جس کے ذیلی مباحث اور عنوانات ہیں: مستند متن، تصانیفِ غالب کے تراجم فرہنگ اور اشاریہ، کتابیات، جہانِ غالب، اصل تحریریں غالب کا تفصیلی مطالعہ۔" (شمارہ ۱۱۶، ص ۲۱۵-۲۲۱)

۳۰- فاضل لکھنوی، مرتضیٰ حسین سیّد — مشکل پسند غالب

"غالب اظہار و ابلاغ میں، خیال و فکر میں مشکل پسند تھے مشکلوں کو ان کا ذوق معلوم ہوا تو وہ بھی غالب کو پسند کرنے لگیں، دونوں میں معنی خیز مفاہمت ہوئی۔ دونوں ایک دوسرے سے ایسے گھل مل گئے کہ غالب نے مشکلوں کو راحت سمجھنا شروع کر دیا۔"

(شمارہ ۱۰۶، ص ۲۸۶-۲۹۱)

۳۱- فخر، افتخار احمد — غالب کی دقت پسندی اور فارسیت

"اس میں شک نہیں کہ ان کی مشکل پسندی ان کی عالی ظرفی کا تقاضا تھا جو ان کی فارسی شاعری سے ہوتے ہوئے اردو شاعری میں

بھی در آیا ہے "۔ (شمارہ ۱۱۶، ص ۲۹۷ - ۳۰۶)

۳۲ - فراق گورکھپوری

۱- غالب ایک بے نیاز ناظر

" غالب دنیا بھر کے اور ہر زبان کے مراسلہ نگاروں سے بہت بڑا مراسلہ نگار ہے۔ خطوطِ غالب، خط کتابت کے ادب کی دنیا میں بہترین مثال ہے، اردو نثر کتنی بے تکلف ہو سکتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ کتنی جادو بھری چیز ہو سکتی ہے، اس کی مثال غالب کے خطوط میں ہمیں ملتی ہے، غالب کو بھلا کر ہم پوری ایک صدی کے اردو ادب کا تصوّر بھی نہیں کر سکتے "۔ (شمارہ ۱۱۱، ص ۷۰۰ - ۷۰۴)

۲- غالب کے بارے میں اظہارِ رائے

" اس عہد کے شاعروں کا غالب کے بارے میں اظہارِ رائے "، کے تحت جوش، حفیظ، فراق، احمد ندیم اور راد اجعفری کی آرا کے تحت فراق کہتے ہیں۔ " غالب میں ایک فلسفی کی نکتہ رسی اور ایک صوفی کا تجسس تھا جو کل اور کہنہ کی تلاش میں سرگرداں رہتا "، " حسن حقیقت ہے اور حقیقت حسن ہے " کا عقیدہ سامنے آجاتا ہے۔ " غالب کو ایک غیر معمولی نظر اور الہامی قوّت عطا ہوئی تھی اور یہ بات محض جذباتی بات نہیں کہ غالب عظیموں (شاعروں) میں عظیم تھا "۔ اصل مضمون فراق گورکھپوری نے انگریزی میں تحریر کیا ہے جس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر سید محمد عقیل نے کیا ہے۔

(شمارہ ۱۱۶، ص ۱۵ - ۲۳)

۳۳ - فرمان فتح پوری، ڈاکٹر غالب اور گنجینۂ معنی کا طلسم

غالب نے اپنے اشعار کے ایک ایک لفظ کو گنجینۂ معنی کا طلسم بنانے

میں محکم بیان و بدیع کے جملہ محاسن اور زبان و بیان کے سارے رموز و نکات سے کام لیا ہے۔" (شمارہ ۱۱۱، ص ۵۲۵ - ۵۲۹)

۳۴ - قاسمی، احمد ندیم غالب کے بارے میں اظہارِ رائے

"اس عہد کے شاعروں کا غالب کے بارے میں اظہارِ رائے" کے تحت جوش، حفیظ، فراق، احمد ندیم اور راد اجعفری کی آرا کے تحت احمد ندیم قاسمی کہتے ہیں :-

"جو شاعری زنجیرِ در کھڑکائے ہے" سے کے کولھو میں جتی ہوئی تھی غالب کے فکر و فن سے کچھ ایسی نکھری کہ انیسویں صدی کے نصف اول کے اس نکھار پر آج بیسویں صدی کے نصف آخر میں بھی بوسیدگی یا فرسودگی کا ایک ذرہ بھی اُڑ کر نہیں پڑا۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۲۴ - ۲۸)

۳۵ - کسریٰ منہاس

۱ - غالب کی اصلاحیں

"اصلاحِ سخن کا کام ... مشکل اور نازک ہے" اس مضمون میں "تلامذۂ غالب اور خود غالب کی اپنے کلام کی اصلاح سے متعلق مثالیں درج ہیں۔ (شمارہ ۱۱۱، ص ۲۱۴ - ۲۴۱)

۲ - غالب اور تاریخ گوئی

"تاریخ گوئی ایک معنی میں "معمائی شاعری" کہلاتی ہے — چنانچہ معمائی طرزِ شاعری اور تاریخ گوئی کی مطابقت پر نظر رکھتے ہوئے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ تاریخ گوئی غالب کی طبیعت سے مکمل طور پر ہم آہنگ تھی۔" (شمارہ ۱۱۱، ص ۵۸۹ - ۵۹۵)

۳۶۔ کلیم الدین احمد　　　　اردو ادب میں طنز و مزاح ۔ (غالب)

"یہ مقالہ چار حصوں میں بٹا ہوا ہے ۔ مقالے کے تیسرے حصّے میں
غالب کا ذکر آیا ہے ۔ کلیم الدین احمد نے غالب کو انشا پردازوں
کے اس گروپ میں پہلا نام دیا ہے جن کا نصب العین خالص ظرافت
ہے اور جو ہنسنے ہنسانے کے علاوہ کوئی دوسرا اندرونی مدّعا نہیں
رکھتے اور اگر رکھتے بھی ہیں تو اسے زیادہ اہمیت نہیں دیتے ۔"
کلیم الدین احمد نے غالب کے حُسنِ انشا کا ذکر صفحہ ۶۱ سے صفحہ ۶۲
تک کیا ہے ۔ "اگر اردو انشا پرداز یہ چاہتے ہیں کہ وہ میدانِ ظرافت
میں آگے بڑھیں ۔ اگر ان کی خواہش ہے کہ وہ زندگی کے مختلف پہلوؤں
کی ہنستی بولتی تصویریں مرتّب کر سکیں ۔ اگر ان کی تمنّا ہے کہ وہ ظرافت
کے ایسے نمونے پیش کر سکیں جنہیں فنا نہ ہو تو پھر وہ اپنی راتیں اور
اپنے دن غالب کے مطالعے میں صرف کریں ۔" (ص ۶۲)

(شمارہ ۷۱-۷۲، ص ۹ ۴-۸۴)

۳۷۔ کوثر چاند پوری　　　　غالب کے خطوط

غالب کے خطوط اس اعتبار سے بہت اہم ہیں کہ ان سے غالب کو
پہچاننے اور ان کے قریب آنے میں مدد ملتی ہے ۔ وہ ہمیں ان کے
اس قدر قریب لے آتے ہیں کہ ذرا سا فاصلہ بھی باقی نہیں رہتا ۔
اگر یہ کہا جائے کہ غالب کی مقبولیت کا راز ان کے خطوط میں پنہاں
ہے تو کچھ بے جا نہیں ۔"　　　　(شمارہ ۱۱۱، ص ۵۹۶-۶۱۶)

۳۸۔ مالک رام

۱۔ اردو کے منفرد مکتوب نگار ۔ غالب

"بیشتر لوگوں کا خیال ہے کہ اردو میں خطوط نویسی کی ابتدا غالب سے ہوئی یہ درست نہیں" (ص ۳۹) (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۲۹-۵۶)

۲- غالب اور رقیب

"غالب نے رقیب کے ذکر میں کہیں کوئی ایسی بات نہیں کہی جس سے عاشق کی خودداری مجروح ہوتی ہو جو معشوق کی شرافتِ نفس کے خلاف ہو۔"

"غالب کے پورے دیوان میں رقیب کے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں ملتی جو اس کے خود اپنے یا کسی اور خوددار آدمی کے مرتبے سے فروتر ہو یا جسے سن کر کسی شخص کی شرم سے آنکھیں جھک جائیں۔"

(شمارہ ۱۱۱، ص ۴۰۳-۴۰۵)

۳۹- محمد اکرام شیخ

غالب کی مقبولیت کے اسباب

"کلامِ غالب کی مقبولیت کی سب سے بڑی وجہ، اس کا حیرت انگیز تنوّع ہے۔" "دورِ حاضر میں غالب کو خاص طور پر مقبولیت حاصل ہوئی ہے لیکن یہ عام خیال کہ غالب کے معاصرین نے اس کی بالکل قدر نہ کی واقعات کے غلط اندازے پر مبنی ہے۔"

(شمارہ ۶۱-۶۲، ص ۲۱۱-۲۱۴)

شمارہ ۶۹، ۷۰، ص ۱۵۰-۱۵۴)

۴۰- محمد حسن، ڈاکٹر

غالب کا تشکیلی دور

غالب کی زندگی کے ابتدائی حالات کا ذکر کیا گیا ہے جن سے غالب کی شخصیت اور فن کی تشکیل ہوئی۔

(شمارہ ۱۱۱، ص ۲۷۳-۲۷۹)

۱۴۱۔ محمد زکریا، ڈاکٹر خواجہ

۱۔ غالب کی دو زبان زد غزلیں

" غالب کی غزلیں (۱) کوئی امید بر نہیں آتی

(۲) دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے

غالب کی بہترین غزلیں نہیں ہیں البتہ زبان زدِ عام ضرور رہیں ۔"

(شمارہ ۱۳۵، ص ۴۲۲)

۲۔ رُجحان ساز شاعر ۔ غالب

" غزل نمبر ـــ میں ـــ جن شعرا کی دس غزلیں مندرج ہیں وہ اہم اور رجحان ساز شعراء ہیں انہیں ناقدین نے تسلیم کیا ہے اور قارئین نے سر آنکھوں پر بٹھایا ہے ـــ غالب ـــ کا کلام تو اس حصے میں ہونا ہی چاہئے ۔" (شمارہ ۱۳۵، ص ۴۲۱)

۱۴۲۔ محمد عقیل، ڈاکٹر

۱۔ غالب اور مثنوی

" غالب نے اپنی مثنویوں میں صوفیانہ رجحانات اور مسلک کا اظہار بار بار کیا ہے لیکن یہ بات ہر وقت ملحوظ رکھنی چاہیے کہ وہ نہ تصوف کی ظاہری اور اوپری سطح کے قائل تھے ، اور نہ اس کے منفی اثرات یا روایتی رکھ رکھاؤ کو اپنی شاعری میں راہ دینے کے معترف ۔" مضمون بہ نام " عقیل احمد " چھپا ہے فہرستِ مضامین میں ڈاکٹر محمد عقیل درج ہوا ہے یہی صحیح بھی ہے ۔

(شمارہ ۱۱۱، ص ۱۲۲ - ۱۳۱)

۲۔ غالب کے تنقیدی نظریات

"اس میں شک نہیں کہ غالب الفاظ کی قدر و قیمت ان کے معنوی پیچ و خم، ان کی قطع و برید، مخرج اور ہیئت کی تبدیلیوں میں قواعد، صوت و نغمہ، ان کی تکسیر و وصل، سب سے باخبری کو عرفان کی حد تک لانا چاہتے تھے۔"

"آرزو، شکست و ریخت، حسرت و اُمید، ناکامی و حرمان نصیبی جو کچھ بھی ان کی زندگی میں تھا، سب ان کے خیالات میں سمٹ آیا ہے۔ جذبوں کا یہی ہجوم اور دباؤ ان کی فکر کی دلآویزی میں شامل ہے اور یہی سب غالب کی وہ فنی میزان اور ان کی تنقید کا معیار ہیں جن سے غالب اپنے زمانے کو تولنا چاہتے تھے۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۲۶۴ — ۲۷۰)

۴۳۔ محمد منوّر

مرزا غالب اور عربی زبان

مرزا غالب سے عربی کلمات کو جس صحت کے ساتھ استعمال میں لاتے ہیں اور جس طرح ان کے تصرفات پر قادر ہیں اور پھر وہ قدم قدم پر جس طرح عربی جملے جزوِ عبارت بناتے ہیں، اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ انہیں عربی زبان سے بہرۂ وافر حاصل تھا۔

(شمارہ ۱۱۱، ص ۱۵۴ — ۱۶۳)

۴۴۔ مریم بہتام

غالب کی فارسی شاعری

"غالب کے فارسی اشعار، بالعموم اس مکتبِ بیان سے تعلق رکھتے ہیں جسے ہم سبکِ ہندی سے یاد کرتے ہیں یعنی اس انداز میں جو مغلیہ دور کے فارسی گو شاعروں کا خاص انداز تھا۔ البتہ مرزا غالب کی توجہ بیدل، صائب اور ظہوری کی طرف خاص طور پر مبذول

رہی ہے اور غالب نے جا بجا ان کے اندازِ فکر اور طرزِ بیان کو اپنایا ہے اور ان کی شاعری کو اپنے لیے دلیلِ راہ قرار دیا ہے "
(شمارہ ۱۱۱، ص ۵۲۱-۵۲۴)

۴۵- مسلم ضیائی — غالب کے تعزیت نامے

اس مضمون میں غالب کے چند تعزیتی ناموں پر بحث کی گئی ہے۔
(شمارہ ۱۱۱، ص ۲۴۲-۲۵۴)

۴۶- مسیح الزمان، ڈاکٹر — غالب اور چراغاں

"چراغاں غالب کے یہاں وسعتِ نظر اور فراخ حوصلگی کا مفہوم بھی رکھتا ہے اور روشن خیالی، رجائیت، اور ذہنی انبساط کی علامت بن کر سامنے آتا ہے " غالب کے کلام میں چراغ اور چراغاں کے لفظ کے استعمال پر تنقیدی اور فنی بحث۔
(شمارہ ۱۱۶، ص ۲۹۲-۲۹۶)

۴۷- ممتاز حسن، ڈاکٹر — غالب ایک انفرادیت پسند شاعر

"غالب دوسرے انسانوں سے مختلف تھے اور مختلف رہنا چاہتے تھے۔ زندگی کے بارے میں ان کا نقطۂ نظر غیر روایاتی تھا اور انہیں اپنے آپ کو عام لوگوں کے گروہ میں گم کر دینا پسند نہ تھا"، (ڈاکٹر ممتاز کے اس انگریزی مقالے کے اردو مترجم لطیف الزماں خاں)
(شمارہ ۱۱۶، ص ۴۳۳-۴۴۴)

۴۸- ممتاز حسین — غالب کا نظریۂ شعر

"غالب کے نظریۂ شعر کی وضاحت کرتے ہوئے غالب کے ماحول اور شاعری کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کے نظریۂ شعر کو افلاطون کے

نظریۂ شعر کے مماثل قرار دیا گیا ہے اور غالب کی نثر اور شاعری
کی خصوصیات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ”دنیا کے تقریباً تمام بڑے
شاعروں نے شعر و ادب کے بارے میں کہیں نہ کہیں اپنا نظریۂ
شعر ضرور پیش کیا ہے۔ ایسی صورت میں یہ جستجو برمحل ہے کہ ہم
بھی غالب کا نظریۂ فن معلوم کریں۔“

(شمارہ ۱۵-۱۶، ص ۴۶-۵۱)

۴۹- مہر، غلام رسول مولانا — غالب کی شاعری

”ہمارے ہاں کا ایک بلند منزلت شاعر جغرافیائی، نسلی، لسانی اور
فکری امتیازات کی تمام حدیں توڑتا ہوا عالمی شخصیت بن گیا ہے۔
گویا ایک صدی سے بھی زیادہ عرصہ پیشتر مرزا نے جو کچھ کہا تھا وہ
حقیقتِ ثابتہ کی صورت اختیار کر گیا۔“

(شمارہ ۱۱۱، ص ۶۰-۶۵)

۵۰- نبی بخش قاضی، ڈاکٹر — غالب کا جمالیاتی تجربہ

کلامِ غالب کے جمالیاتی پہلو سے متعلق تنقیدی بحث۔

(شمارہ ۱۱۱، ص ۴۱۵-۴۲۰)

۵۱- نسیم، اے، ایف، ڈاکٹر — غالب دبستانِ دہلی کے نمائندے
کی حیثیت سے

”غالب کے ہاں وہ انہیں ایک خاص سطحِ اعتدال پر رکھتے ہیں۔
یہ وہی اعتدال اور متانت ہے جو دہلویت کی جان ہے۔“
مضمون نگار کا غالباً صحیح درج نہیں ہوا صحیح نام ڈاکٹر اے۔ ڈی نسیم
ہونا چاہیے۔ (شمارہ ۱۱۱، ص ۳۸۰-۳۹۱)

۵۲۔ نظیر صدیقی　　　غالب کے رد کردہ اشعار

غالب کے مروج دیوان اور رد کردہ اشعار پر نظر ڈالنے سے جو بات بیک نظر محسوس ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کی سلامت روی میں گمراہی اور ان کی گمراہی میں سلامت روی پوشیدہ تھی۔"

(شمارہ ۱۱۱، ص ۱۱۰ ۔ ۱۲۱)

۵۳۔ وارث کرمانی، ڈاکٹر

۱۔ غالب کی شاعری کا پس منظر

"غالب نے اپنی شاعری کی بنیاد مغل دور کے۔۔۔ سرمائے پر رکھی ان کی غزل خاص طور سے مغل عہد کی۔۔۔ تمام خصوصیات کی حامل ہے"

(شمارہ ۱۱۱، ص ۴۴ ۔ ۵۲)

۲۔ غالب کی شخصیت اور فن

"غالب کو بااتفاقِ رائے شاعرانہ تکنیک کا بڑا ماہر مانا گیا ہے، ان کی شاعری کو کرید کر دیکھنے سے اعلیٰ قسم کی صناعی کے نشانات ملتے ہیں۔"　　(شمارہ ۱۱۶، ص ۱۹۱ ۔ ۲۰۲)

۵۴۔ وزیر آغا، ڈاکٹر　　　غالب کی آوارہ خرامی

"غالب کی بے قراری ان کے سوانح ہی سے نہیں کلام سے بھی مترشح ہے۔ اس بے قراری میں ایک بڑا حصہ ان کے آبائی خون کی گرمی اور تلملاہٹ کا بھی تھا۔"

غالب کی بے قرار طبیعت کسی ایک پیمانے میں سما نہیں سکتی تھی اور چھلک چھلک جاتی تھی۔" (شمارہ ۱۱۱، ص ۱۴۲ ۔ ۱۵۳)

۵۵۔ وقار عظیم سید　　　غالب کا تنقیدی مزاج

"غالب نے تنقید کو ایک مُستقل فنّی مسلک کے طور پر اختیار نہ کرنے کے باوجود، تنقید کی ایک روش کی بنا ڈالی جس کے وہ امام اوّل ہیں۔ اس تنقید کے نمونے ہمیں لطائفِ غیبی، سوالاتِ عبدالکریم اور تیغِ تیز کے علاوہ غالب کے خطوں میں بھی ملتے ہیں ـــ"

(شمارہ ۱۱۱، ص ۷۰۵ - ۷۲۲)

۵۰۔ یگانہ چنگیزی

غالب۔ ایک گونگا شاعر

"حقیقی آرٹ اور بازاری کاریگروں کی گھٹیا صنعتوں میں بڑا فرق ہے۔ غالب اگرچہ بازاری شاعر نہیں ہے مگر پھر بھی گونگا اور بے سُرا"

(شمارہ ۱۱۱، ص ۵۲۵ - ۵۲۹)

۳

غالب اور دیگر اکابر

تقابلی یا مماثلتی نوع کے حوالے
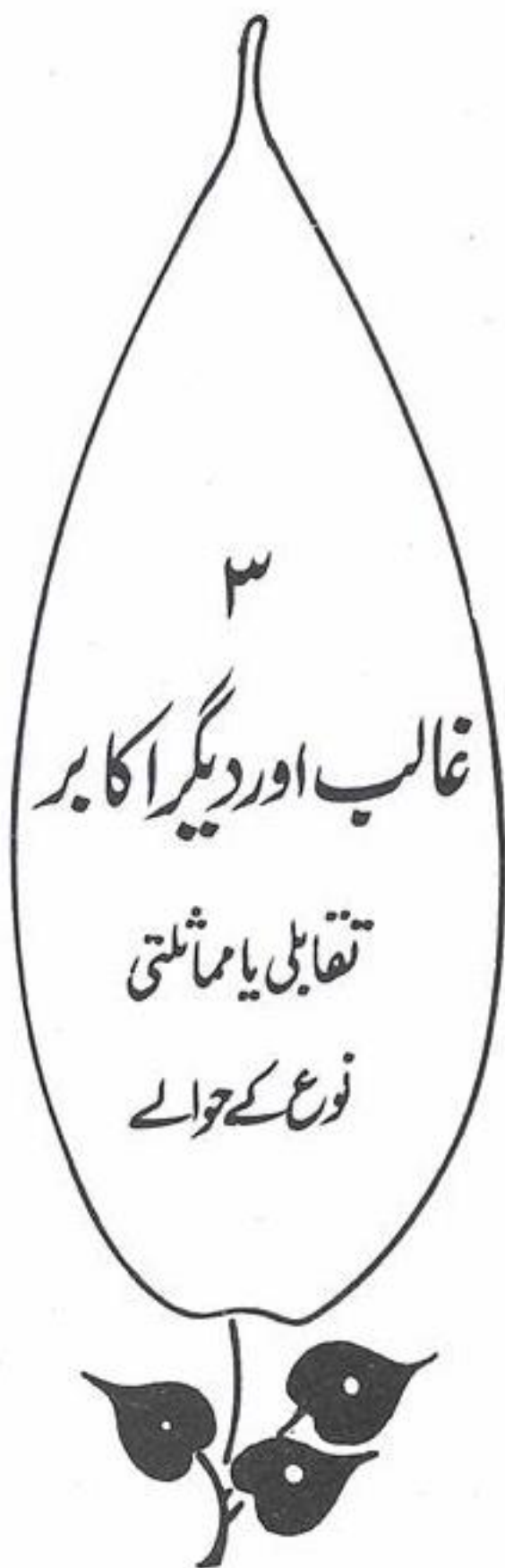
۱۔ آرزو، مختار الدین احمد، ڈاکٹر — قتیل دھلوی تھا یا فرید آبادی؟ —:

قتیل اور غالب

قتیل سے غالب کو ایک خاص کد تھی۔ ان کی وطنیت کے بارے میں اس مضمون میں غالب کا حوالہ آیا ہے "قتیل کو فرید آبادی کہنے کی اوّلیت کا سہرا مرزا غالب کے سر ہے۔ انہیں تو قتیل کا نام تک صحیح نہیں معلوم"

(شمارہ ۲۹-۳۰، ص ۱۷-۲۹)

(شمارہ ۷۹-۸۰، ص ۶۴-۷۸)

(شمارہ ۱۲۷، جلد ۱، ص ۴۴۷-۴۶۱)

۲۔ آزاد، جگن ناتھ — غالب اور اقبال

"ان دونوں شعراء کو قسّامِ ازل نے خود دار فطرت بخشی تھی اور جو استغناء آزادروی اور خودداری کی تعلیم ان کے کلام میں نظر آتی ہے وہ ان کی اپنی فطرت ہی کا پرتو ہے۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۳۰۷-۳۲۶)

۳۔ آفتاب احمد، ڈاکٹر — فیض اور غالب

فیض اردو، فارسی، عربی کے بہت سے شعراء کے مدّاح تھے۔ لیکن غالب سے ان کا معاملہ سب سے الگ تھا۔ غالب، فیض کی شعری شخصیت کے تار و پود کا حصّہ بن گئے تھے۔ غالب سے فیض کا یہ ذہنی رابطہ و تعلق ان کے مجموعہ ہائے کلام کے ناموں کے انتخاب تک ہی محدود نہیں اس کے کئی اور پہلو بھی ہیں۔" یہ مضمون انہیں پہلوؤں پر غور کرنے کی ایک اچھی کوشش ہے۔

(شمارہ ۱۳۲، ص ۴۰۶-۴۱۲)

۴- اثر، امداد امام — خط بنام احسن مارہروی۔ غالب اور امداد امام

۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کا خط: "وہ گاہے ماہے اساتذہ گزشتہ کے کلام سے انشراحِ روحی حاصل کر لیتا ہوں۔ مجھ سے کم فرصت شخص کے لیے مطالعۂ کلام ۔۔۔ غالب کافی ہے ۔"

(شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۲۵۶)

۵- اثر لکھنوی — خط بنام احراز نقوی۔ میر اور غالب

۸ مارچ ۱۹۶۰ء کے خط میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اثر لکھنوی نے خود ایک سوال اٹھایا ہے۔ "میر اور غالب دونوں مشہور ہیں۔ کون زیادہ مشہور رہے؟ اس کا انحصار مردم شماری پر ہے۔ ایک بدیہی امر یہ ہے کہ کوئی سربرآوردہ شاعر (غالب سمیت) ایسا نہیں جس نے میر کو سراہا نہ ہو۔ کیا غالب کے متعلق یہ بات کہی جاسکتی ہے۔؟"

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۲، ص ۵۰۳-۵۰۴)

۶- افقر موہانی

۱- خط بنام بے خود موہانی - غالب اور مومن

۲۷ مارچ ۱۹۲۷ء کے خط میں غالب اور مومن کا کسی قدر موازنہ۔ "آپ اسی بات پر قائم رہیے کہ مومن بعدِ غالب سب سے بہتر ہیں اور میں یہی کہتا ہوں کہ غالب، بعدِ مومن لاجواب ہوتے ۔"

(شمارہ ۱۰۶، جلد ۳، ص ۲۵۵)

۲- خط بنام زہیر کنجاہی - میں، مرزا غالب اور مومن

۲۴ اپریل ۱۹۶۰ء کے خط میں لکھتے ہیں: "میرا سلسلۂ شاعری مومن سے

وابستہ ہے۔ میں میر و مرزا کا معترف ہوں، معتقد نہیں۔ مومن کا معتقد بھی ہوں۔" (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۶۲)

۷۔ انصاری یوسف، جمال — غالب، غمگین اور غالب

"غمگین غالب کے ان معدودے چند نامہ نگاروں میں شامل ہیں جن سے غالب بجا طور پر متاثر نظر آتے ہیں۔"

۸۔ انوری، سیّد اسد علی — مرزا محمد حسن قتیل کا وطن، بسلسلۂ غالب

"غالب قتیل کے قائل نہ تھے۔ انھوں نے قتیل کو فرید آباد کا کھتری بتایا ہے۔ اس مقالے میں اس سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ قتیل کہاں کے رہنے والے تھے؟" (شمارہ ۱۲۷، جلد ۱، ص ۴۳۷ - ۴۴۵)

۹۔ بے خود دہلوی — خط بنام سید دل محمد فضا۔ غالب اور بے خود

۳۰ اپریل ۱۹۵۱ء کے خط مو سومہ فضا میں لکھتے ہیں۔:

"میری ۹۱ برس کی عمر ہے۔ دو دیوان میں نے چھپوائے ہیں۔ میرے کلام کی خصوصیت یہ ہے کہ

زبان استاد کی بے خود، تو ہو مضمون مومن کا
یہاں غالب کا ہو، اشعار کی یہ شان پیدا کر

(شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص ۹۱۴-۹۱۵)

۱۰۔ پریم چند ذہینت رائے — مکتوب بنام سیّد امتیاز علی تاج۔ غالب اور پریم چند

۱۴ ستمبر ۱۹۲۰ء کے خط میں پریم چند نے لکھا ہے کہ۔ "اشعار بھی مجھے وہی اپیل کرتے ہیں جن میں کوئی جدّت ہو۔ غالب کے رنگ کا میں عاشق ہوں۔" (شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص ۵۹۰ - ۵۹۱)

۱۱۔ تحسین فراقی، ڈاکٹر — دیکھو جدھر، ک باغ: تذکرۂ میر و غالب

فراق گورکھپوری نے غالب اور میر کے غم کا تقابل کیا ہے، مضمون نگار کہتے ہیں کہ یہ تقابل بذاتِ خود بہت حد تک قابلِ بحث ہے لیکن اصل لطیفہ یہ کہ فراق نے غالب کی ۱۸۲۶ء ایک قطعہ نما غزل کو ۱۸۵۷ء کے قریب کی بتایا ہے۔

(شمارہ ۱۲۵، ص ۵۱۴-۵۲۷)

۱۲- خلیق انجم، ڈاکٹر

غالب اور بے خبر

خواجہ غلام غوث خان بے خبر۔ "غالب کے دوست اور ان کے مکتوب الیہ ہیں۔ اردو خطوط نگاری میں بے خبر کو غالب پر تاریخی اوّلیت حاصل ہے۔ لیکن فنِ مکتوب نگاری میں وہ غالب کے ہم پلّہ نہیں ہو سکے۔"

(شمارہ ۱۱۱، ص ۴۵۲-۴۶۱)

۱۳- صدّیقی، محمد عتیق

غالب کے اشعار مولانا آزاد کی تحریروں میں

"مولانا آزاد اور مرزا غالب کے باہمی ذہنی ربط کا یہ نتیجہ ہے کہ مولانا آزاد نے اپنی بے شمار تحریروں میں غالب کے اشعار بڑی فیّاضی سے استعمال کیے ہیں۔

(شمارہ ۱۱۰، ص ۵۴۸-۵۵۴)

۱۴- عبد الحق، ڈاکٹر

اقبال اور غالب

غالب و اقبال کی ذہنی اور فکری مشابہتوں کے بہت سے پہلو باہم مشترک ہیں۔ اس اشتراک کے ساتھ دونوں کی تخلیقی فعالیت اور شخصی کوائف میں بہت سی پیچیدگیاں ایک سی دکھائی دیتی ہیں۔ اقبال کو غالب سے جو ذہنی تعلق ہے وہ مزید غور طلب ہے۔

(شمارہ ۱۲۱، ص ۱۴۴-۱۵۱)

۱۵- عبد اللہ، ڈاکٹر سید

غالب اور ناسخ

"غالب نے ناسخ کے حق میں اگر کچھ کہا ہے تو اس سے یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہیے کہ وہ ناسخ کی کل شاعری یا کل تصوّرِ فن کی تعریف کرتے ہیں انہیں تو ناسخ کے کلام کا اگر کوئی پہلو اچھا لگا ہے تو وہ ہے ان کا تعجّب انگیز اختراعی انداز ــ نہ کہ ان کے مضامینِ شعری، جن میں نہ درد ہے نہ تاثیر نہ حقیقت ہے نہ صداقت ۔"

(شمارہ ۱۱۱، ص ۵۱۷ ـ ۵۲۰)

۱۶۔ غلام مصطفٰے خاں، ڈاکٹر — غالب اور صہبائی کی فارسی غزل

امام بخش صہبائی اور غالب کی چند فارسی متحدّ البحر غزلوں کے اشعار کا موازنہ مولوی کریم الدین "طبقات الشعرائے ہند" میں صہبائی کے بارے میں لکھتے ہیں :-

"فارسی میں زبردست قدرت رکھتے ہیں، ہمارے زمانے میں کتبِ فارسی میں مثل ان کے کوئی ماہر نہیں ۔"

(شمارہ ۱۱۱، ص ۸۸ ـ ۹۷)

۱۷۔ فاروقی نثار احمد، ڈاکٹر — مرزا محمد حسن قتیل اور ہفت تماشا ـ قتیل اور غالب

قتیل سے غالب خوش نہیں تھے ایسے بہت سے حوالے موجود ہیں ـ جہاں غالب نے قتیل کو استہزا کا نشانہ بنایا ہے ـ اس پس منظر میں یہ مقالہ غالبیات کی ذیل میں لایا جا سکتا ہے ـ

(شمارہ ۱۰۷، ص ۳۱ ـ ۵۴)

۱۸۔ قادری، حامد حسن — میر، غالب، اقبال

سات آٹھ سطری مختصر تمہید کے بعد

۵ تین شاعر مختلف اوقات میں پیدا ہوئے جن کے فیضِ طبع نے اُردو کو گنجِ زر دیا
اک اثر میں بڑھ گیا، اک رفعتِ تخیل میں تیسرے کی ذات میں دونوں کو حق نے بھر دیا
کائناتِ شاعری ہیں بس یہی دونوں کمال تیسرے میں اس لیے دونوں کو یک جا کر دیا

(شمارہ ۱۲۲/الف، ص ۲۴۸)

۱۹۔ محمد طفیل

۱۔ غالب اور نیاز فتح پوری

"جب مولانا نیاز فتح پوری مومن کو غالب سے بڑا شاعر مانتے ہیں تو ہمیں ان کی نیت پر شک نہیں کرنا چاہیے۔"

(شمارہ ۴۱-۴۲، ص ۱۲)

(شمارہ ۱۳۵، ص ۱۰۵ اور ۶۰۲)

۲۔ منٹو کا ایک خط - غالب اور منٹو

عالمِ بالا سے منٹو کے اسلوب وادا میں ایک مفروضہ خط:- "یہاں آیا تو غالب نے بڑا پریشان کیا، بڑا پھبتی باز ہے۔ میں تمام لکھنے والوں میں غالب ہی کو تو مانتا تھا۔ غالب ہے بڑا زندہ دل قسم کا انسان۔"

(شمارہ ۴۹-۵۰، ص ۲۹۳-۲۹۶)

(شمارہ ۱۳۵، ص ۹۲۸-۹۲۹)

۳۔ نیاز فتح پوری - غالب اور نیاز

نیاز فتح پوری کے خاکے میں غالب کا ذکر کہ وہ غالب کے زیادہ طرف دار نہیں "یہ اپنے مضامین میں جتنے شعر غالب کے کوٹ کرتے ہیں اتنے مومن کے نہیں احتیاط صرف اتنی۔۔۔ کہ غالب کے اردو شعروں کی بجائے فارسی کے شعر اپنی تحریں سماتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ یہ غالب کو فارسی کا شاعر اور مومن کو اردو کا شاعر مانتے ہیں ۔

(شمارہ ۹۸، ص ۳۰۸،
شمارہ ۱۳۵، ص ۱۰۰۵)

۴۔ جوش ملیح آبادی ۔ جوش اور غالب
جوش کے خاکے میں غالب کا ذکر ۔ غالب کے ایک شعر کی تشریح بہ زبانِ جوش، غالب کی روح کو بُلانے کا تذکرہ ،،

(شمارہ ۱۰۴، ص ۱۲۸، ۱۳۳، ۱۳۴،
شمارہ ۱۳۵، ص ۱۰۱۳ ۔ ۱۰۷۰)

۵۔ اس شمارے میں ۔ تذکرۂ غالب اور طفیل
غالب کے بارے میں طفیل صاحب کا اظہارِ خیال
"غالب سے ذہنی ربط، سنِ شعور سے تھا ۔ مگر اس موقع (صد سالہ برسی) پر میرا ارادہ غالب سے دوستی نبھانے کا نہ تھا ۔ معاملہ وہی کہ میں بھی دیبائے عام میں مرنا نہیں چاہتا تھا ، بہرحال !،،
"واقعہ کے اعتبار سے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر میں زندہ ہوں جو میرے بعد زندہ رہیں گے وہ اس طرح کی کئی برسیاں دیکھیں گے ۔ کلام وہی ہوگا صرف قاری بدلے گا ۔،،

(شمارہ ۱۱۱، ص ۵ ۔ ۶)

۶۔ اس شمارے میں ۔ غالب اور محمد طفیل
"ادب کا رشتہ بھی کیا رشتہ ہے ۔ زمان و مکان سے آزاد !
"غالب نے بھی بھلا یہ کب سوچا ہوگا کہ مرے عُشاؔق میں پنجاب کا مُسمّٰی محمد طفیل بھی ہوگا جو یوں میرے لیے اپنی جان ہلکان

کرے گا۔" (شمارہ ۱۱۶، شمارہ ۱۳۵، ص ۷۷۲)

۷۔ غالب اور انیس

ایک دن سوچا میرؔ، غالبؔ اور اقبالؔ کے بعد چوتھا شاعر کون ہے ؟
ذہن نے جھٹ فیصلہ کر دیا میر انیس اگر موضوع کی پاکیزگی اور بلندی
کو دھیان میں رکھیں تو میر اور غالب بھی کٹ جاتے ہیں۔ اقبال
اور انیس میدان میں رہ جاتے ہیں ۔"

(شمارہ ۱۲۸، ص ۶،
شمارہ ۱۳۵، ص ۱۰۶)

۲۰۔ مہر، مولانا غلام رسول

۱۔ خط بنام مختار الدین احمد آرزو ۔ قتیل اور غالب
۱۷۔ نومبر ۱۹۴۵ء کے خط میں قتیل اور غالب کے تعلقات کا مختصر ذکر۔
(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۸۶-۴۸۷)

۲۔ خط بنام مختار الدین احمد آرزو ۔ قتیل اور غالب
یکم دسمبر ۱۹۴۸ء کے خط میں قتیل اور غالب کا تذکرہ ۔
(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۹۲-۴۹۳)

۲۱۔ نادم سیتاپوری   غالب اور ریاض خیرآبادی

ریاض خیرآبادی کی شاعری پر ایک مضمون کہ انھوں نے غالب کے
تتبع میں شعر کہے۔ اسی حوالے سے مباحث۔

(شمارہ ۱۱۱، ص ۶۶-۸۷)

۴
غالب کے
اعزہ، معاصر اور تلامذہ
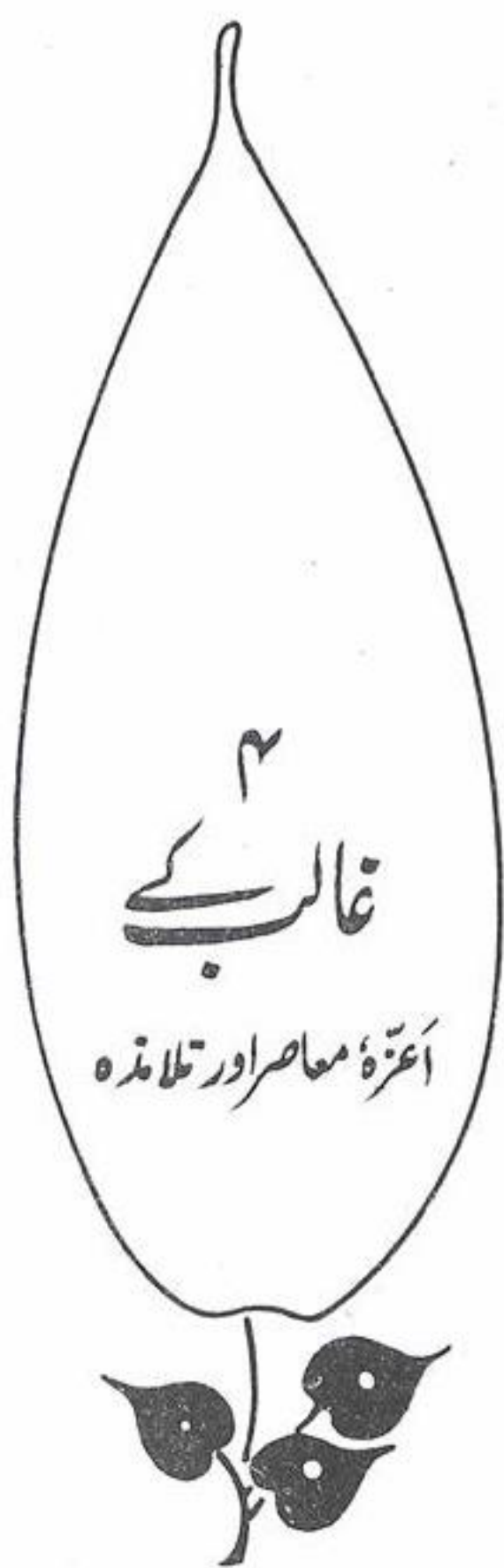
۱۔ آرزو، مختارالدین احمد ڈاکٹر — شمس العلماء ڈاکٹر ضیاء الدین خان دھلوی — معاصرِ غالب

دھلی کالج کے تعلیم یافتہ عربی کے پروفیسر اور غالب کے معاصر شمس العلماء ڈاکٹر ضیاء الدین خان دھلوی کے حالات اور ان کی انشا پردازی کے نمونے مہیا کئے گئے ہیں۔ غالب سے ان کے تعلقات پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ (شمارہ ۹۶، ص ۱۲۳-۱۳۴)

۲۔ احسن مارہروی — خط بنام مہیش پرشاد۔ تذکرہ غالب

۱۳ دسمبر ۱۹۲۳ء کے خط میں غالب اور غالب کے معاصر حاتم علی بیگ مہر وغیرہ کا تذکرہ۔ (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۴۴۱-۴۴۳)

۳۔ اسماعیل پانی پتی، شیخ محمد — غالب کے ایک شاگرد اور دوست

اس مضمون میں غالب کے ایک شاگرد اور دوست سید افضل علی المعروف میرن صاحب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

(شمارہ ۱۱۱، ص ۴۲۷-۴۵۱)

۴۔ افقر موہانی — خط بنام زبیر کنجاہی — تذکرۂ غالب

۴ فروری ۱۹۶۱ء کے خط میں غالب کی "کرامتوں" اور ان کے تلامذہ کا حوالہ۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۶۸-۲۶۹)

۵۔ اکبر حیدری کاشمیری ڈاکٹر — غالب اور نواب حسام الدین حیدر نامی

حسام الدین حیدر نامی کے ایک غیر مطبوعہ دیوان کا تعارف۔ نامی غالب کے خسر کے قریبی دوست تھے اور غالب ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔ (شمارہ ۱۱۶، ص ۷-۴۲)

۶۔ ایوب قادری، ڈاکٹر محمد　　　نواب الٰہی بخش معروف کا غیر مطبوعہ کلام متعلقات غالب۔

مرزا غالب کے خسر نواب الٰہی بخش معروف کے تفصیلی حالات اور ان کا کلام، ضمناً غالب کا تذکرہ بھی آیا نیز غالب کا ایک فارسی قطعہ بھی درج ہوا جسے غالب کی آخری نظم بتایا گیا ہے۔

(شمارہ ۱۱۶، ص ۵۹ ۔ ۷۱)

۷۔ جلال الدین　　　غالب اور غنیتہ الطالبین ''

(غنیتہ الطالبین کے حاشیے پر غالب دہلوی کی تحریر سے متعلق غلط فہمی کا ازالہ)

''غالب کے ہم عصروں اور ان سے عمر میں خورد سال محمد اسد اللہ غالب الہ آبادی بھی ہوتے ہیں جن کے متعلق ساری باتیں حال ہی میں معلوم ہوئی ہیں اور نام کی اس مماثلت کی وجہ سے ایک دلچسپ غلط فہمی بھی اردو ادب میں جگہ پا رہی ہے۔

(شمارہ ۱۳۱، ص ۳۲۹ ۔ ۳۴۴)

۸۔ جنوں بریلوی، قاضی عبد الجمیل　　　کلام جنوں ۔ شاگرد غالب

جنوں کے اشعار، غالب نے اپنے قلم سے صاف کئے ہیں اور جہاں تہاں اصلاح دی ہے ۔ ایک آدھ منشائے اصلاح بھی ہاتھ آتی ہے۔　(شمارہ ۱۰۹، ص ۷۸ ۔ ۹۰)

۹۔ صدیقی، محمد اکبر الدین　　　مرزا محمد عظیم بیگ شاگرد سودا اور غالب

''باوجود معمّر ہونے کے غالب کی علمیت اور ذوق سخن فہمی اور شعر گوئی کے قائل تھے جس کا ثبوت ان کا ایک قصیدہ، خط

کا ایک نا تمام حصّہ اور غالب کی طرح میں دو غزلیں جس میں ایک مقطع میں غالب کا ذکر ہے، موجود ہے۔" درعظیم کے دیوان کے ان ۶۳ منتشر اوراق میں سودا، درد، انشا اور میر نظام الدین ممنون کی ہم طرح غزلیں ملتی ہیں۔ ۱۲۵ صفحوں میں ۲۳۲ غزلیں ہیں۔

(شمارہ ۱۱۶، ص ۸۸-۹۴)

۱۰۔ صفیر بلگرامی — آپ بیتی۔ صفیر بلگرامی

تلمیذِ غالب، صفیر بلگرامی کے خود نوشت حالات۔

(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۵۰۰-۱۵۰۲)

۱۱۔ عرشی، امتیاز علی — خط بنام مالک رام۔ تذکرۂ غالب

۱۰ مارچ ۱۹۵۰ء کا خط۔ غالب کے شاگردوں پر جو کام کیا گیا ہے اس کا اس خط میں تذکرہ موجود ہے۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳ ص ۱۴۱-۱۴۲)

۱۲۔ فاروقی، ڈاکٹر خواجہ احمد — مفتی صدر الدین آزردہ کے چند غیر مطبوعہ خطوط

غالب کی نثری خدمات اور خطوط کو سراہتے ہوئے مفتی صدر الدین آزردہ کو غالب کے معاصر کی حیثیت سے متعارف کرایا گیا ہے۔ ان کے خطوط کی ادبی اور سوانحی حیثیت کا جائزہ لیا گیا ہے اور بطور نمونہ کچھ خطوط پیش کئے گئے ہیں۔

(شمارہ ۲۹ — ۳۰، ص ۴۷-۸۱)

۱۳۔ فاروقی، ڈاکٹر نثار احمد — اردو کا ایک ہند برطانوی شاعر اور اس کا روزنامچہ، شاگردِ غالب

غالب کے ایک شاگرد الگزنڈر ہدرلی (۱۸۲۹ء-۱۸۶۱ء) کے بھائی طامس ہدرلی کی ڈائری کے کچھ اوراق اور ان کے دیوان کا ایک مختصر انتخاب - یہ نوادر دہلی یونیورسٹی لائبریری دہلی میں محفوظ ہیں۔

(شمارہ ۸۷، ص ۷ - ۳۶)

۱۴- قدر بلگرامی، سیّد غلام حسنین — آپ بیتی سیّد غلام حسنین قدر بلگرامی — تلمیذ غالب

غالب کے شاگرد (دیکھیے "تلامذہ غالب" (مالک رام طبع دوم مکتبہ جامعہ، نئی دہلی، مئی ۱۹۸۴ء، ص ۴۵۸ - ۴۶۲) قدر بلگرامی کے خود نوشت حالات۔

(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۵۰۴ - ۱۵۰۵)

۱۵- کیفی دہلوی، دتاتریہ — خطوط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو — تذکرۂ غالب

۱- ۳۰ جنوری ۱۹۵۰ء کے خط میں غالب اور علی گڑھ میگزین غالب نمبر کا تذکرہ۔

۲- ۳ فروری ۱۹۵۲ء کے خط میں غالب کے شاگردوں کا ذکر۔

(شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص ۵۳۹ - ۵۴۰)

۱۶- مالک رام

۱- خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو — تذکرۂ غالب

۸ جنوری ۱۹۵۰ء کا خط — "انتخاب سخن"، میں غالب اور ان کے بعض مشہور شاگردوں کے کلام کے بارے میں مختصر کوائف۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۷۲ - ۱۷۴)

۲- خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو — تذکرۂ غالب

۱۴ نومبر ۱۹۵۲ء کا خط ۔ غالب کے قیام لکھنؤ کی مدّت، غالب کے ایک شاگرد کا ذکر ۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۹۰-۱۹۱)

۳۔ خط بنام ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو ۔ ۔ تذکرۂ غالب

۱۵ دسمبر ۱۹۵۲ء کا خط ۔ " ۔ میں آج کل غالب کے تین شاگردوں کے عزیزوں سے خط کتابت کر رہا ہوں تاکہ حالات زیادہ سے زیادہ میسر آجائیں ۔" اس خط میں غالب سے متعلق کچھ اور امور بھی زیرِ بحث آئے ہیں ۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۹۱ - ۱۹۳)

۱۷۔ محمد طفیل — اس شمارے میں (تذکرۂ غالب)

"قاضی عبدالجمیل جنوں بریلوی غالب کے شاگرد تھے ایسے شاگرد جن کا کلام (غالباً) خود غالب نے اپنے قلم سے لکھنا پسند کیا۔ اصلاح بھی دی ۔ جنوں کا کلام تذکروں میں بھی چند شعروں سے زیادہ نہیں ملتا ۔ موجودہ شمارے میں اچھا خاصا محفوظ ہو گیا ہے ۔"

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۱۷)

۱۸۔ مسعود حسن رضوی، سیّد — خط بنام نادم سیتاپوری ۔ تذکرۂ غالب

۲۵ نومبر ۱۹۶۳ء کے اس خط میں غالب کے حوالے سے غالب کے دو شاگردوں کی تخلیقات کا ذکر ۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۴۸)

۱۹۔ نادم سیتاپوری — رفعت شروانی، شاگردِ غالب کی ۔ خود نوشت تحریریں ۔

تلامذۂ غالب میں ایسے شاگرد تو ملتے ہیں جنہیں غالب نے اپنی زندگی میں "سندِ شاگردی" عطا فرما کر انہیں اجازت دے دی

تھی کہ اپنے حلقۂ تلامذہ کی تشکیل کر کے شاگردوں کے کلام پر اصلاحیں دیا کریں لیکن ابوالفضل مرزا محمد عباس رفعت شروانی ۔ جنہیں خود غالب نے اپنے ایک شاگرد نواب یار محمد خان شوکت بھوپالی کے کلام پر اصلاح کا کام سونپا ۔،، ص ۱۱۴ اور ۱۱۵ کے درمیان ۲۲ صفحات میں رفعت شروانی کی خود نوشت تحریروں کے عکس دیئے گئے ہیں ۔

(شمارہ ۱۱۶، ص ۱۱۱ - ۱۱۴)

۲۰ ۔ نجم الاسلام، ڈاکٹر ۔ دو آہنگ ۔ متعلق بہ غالب

غالب کے ایک شاگرد اور مُقلّد منشی محمد حسین محمود نے اپنی اور غالب کی ہم طرح غزلوں کو دو آہنگ کے نام سے مرتب کیا ۔ منشی محمد حسین محمود اور اس مجموعۂ غزلیات کا تعارف ۔

(شمارہ ۱۰۵، ص ۱۶۴ - ۱۷۱)

۲۱ ۔ وفا راشدی، ڈاکٹر ۔ بنگال میں غالب کے چند شاگرد

بنگال میں ایسے اربابِ فکر و فن کی تعداد کافی تھی جو ایک طرف مرزا کی دوستی اور خلوص و محبت کا دم بھرتے تو دوسری طرف ان سے ارادت مندی اور شاگردی کو باعثِ افتخار محسوس کرتے تھے ۔

(شمارہ ۱۱۱، ص ۲۵۵ - ۲۵۹)

۲۲ ۔ ولی الرحمٰن، شاہ کاکوی ۔ سید فرزند علی صفیر بلگرامی تلمیذِ غالب

غالب کے ایک شاگرد سیّد صفیر بلگرامی کا تذکرہ ۔

(شمارہ ۵۹ ۔ ۶۰، ص ۱۳۴ - ۱۴۳)

۵
غالب شناس
اہلِ قلم کا تذکرہ

۱- آرزو، مختار الدین احمد

۱- مالک رام - غالب شناس

معروف غالب شناس مالک رام کی شخصیت کے بارے میں ممتاز
غالب شناس ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو کا مضمون (- غالب کا تذکرہ،
ص ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴ اور ۱۴۶۶ پر) -

(شمارہ ۵۹-۶۰، ص ۱۴۶۱-۱۴۶۷)

۲- قاضی عبد الودود - غالب شناس

معروف غالب شناس قاضی عبد الودود کی شخصیت اور سوانح پر
ممتاز غالب شناس ڈاکٹر مختار الدین آرزو کا مضمون -

(شمارہ ۶۱-۶۲، ص ۳۱۱-۳۲۵)

۳- مختار الدین احمد آرزو - غالب شناس

معروف غالب شناس ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو کی آپ بیتی -

(شمارہ ۱۰۳، ص ۱۶ — ۲۸)

۴- محمد طفیل کی یاد میں

یہ مضمون غالب دوست محمد طفیل کی پہلی برسی پر نقوش کے محمد طفیل نمبر کی
تقریبِ رونمائی میں پڑھا گیا - (شمارہ ۱۳۶، ص ۲۲ - ۲۴)

- آزاد، جگن ناتھ — میرا یار طفیل

کچھ معروف غالب دوست محمد طفیل کے بارے میں -

(شمارہ ۱۳۶، ص ۷۹۲ - ۸۱۱)

- احراز نقوی (مرتّب) — آپ بیتی - اثر لکھنوی

معروف غالب شناس مرزا جعفر علی خاں اثر لکھنوی کی آپ بیتی

(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۳۷۲-۱۳۷۵)

۴۔ احمد ظفر — نذرِ جناب محمد طفیل (منظوم خراج)

(شمارہ ۱۳۶، ص ۸۲۱)

۵۔ اسمٰعیل پانی پتی، شیخ محمد (مرتّب) — آپ بیتی ۔ حالی

ممتاز غالب شناس اور غالب پر پہلی باقاعدہ کتاب کے مولف الطاف حسین حالی کی آپ بیتی ۔ (شمارہ ۱۰۰، ص ۲۸۱-۲۸۶)

۶۔ اسمٰعیل حسن خان، ملک — یگانہ کا مرتبہ بحیثیت غزل گو ___

اس مطالعے میں غالب کا ذکر بحیثیت صاحبِ طرز شاعر ہوا ہے ۔ اور غالب کے شعری لہجے اور یگانہ پر غالب کے اثرات بھی زیرِ بحث آئے ہیں ۔ صفحہ ۲۷۸، ۲۸۲، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۹۵ ۔

(شمارہ ۱۰۳، ص ۲۷۵ - ۳۰۰)

۷۔ اشفاق احمد — نقوش کا طفیل نمبر

یہ مضمون غالب دوست محمد طفیل کی پہلی برسی پر "نقوش" کے محمد طفیل نمبر کی تقریبِ رونمائی میں پڑھا گیا ۔ (شمارہ ۱۳۶، ص ۲۹ - ۳۰)

۸۔ اعظم، سیّد اعظم حسین — مرزا یگانہ چنگیزی ۔ غالب شکن

مرزا یگانہ نے تقریباً ۱۹۱۵ء سے مرزا غالب کے کلام کی تنقید یا تنقیص کرنا شروع کی ۔ "غالب شکن" کی شانِ نزول یہ ہے کہ "مرزا یگانہ ۔ غالب دہلوی کو اپنے سے کمتر سمجھتے ہیں ۔"

(شمارہ ۵۹ - ۶۰، ص ۸۶۶ - ۸۷۰)

۹۔ اعظمی، ڈاکٹر خلیل الرحمٰن

علی گڑھ کی چند شخصیتیں — ممتاز اسکالر اور غالب شناس

۱۔ خواجہ منظور حسین کی شخصیت کے بارے میں مضمون۔

(شمارہ ۵۹۔۔ ۶۰، ص ۱۳۲۴-۱۳۲۵)

۲۔ ڈاکٹر ذاکر حسین ۔ غالب شناس۔

(شمارہ ۵۹۔۔ ۶۰، ص ۱۳۲۷-۱۳۲۸)

۳۔ رشید احمد صدیقی ۔ غالب شناس

(شمارہ ۵۹۔۔ ۶۰، ص ۱۳۲۸-۱۳۳۰)

۴۔ آلِ احمد سرور ۔ غالب شناس

(شمارہ ۵۹۔۔ ۶۰، ص ۱۳۳۱)

۵۔ ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو ۔ غالب شناس

(شمارہ ۵۹۔۔ ۶۰، ص ۱۳۳۵-۱۳۳۶)

۶۔ اسلوب احمد انصاری ۔ غالب شناس

(شمارہ ۵۹۔۔ ۶۰، ص ۱۳۳۷-۱۳۳۸)

۱۰۔ اقبال ساجد

۱۔ طفیل صاحب کے لیے (منظوم خراج)

۲۔ محترم طفیل صاحب کے لیے ایک غزل

(شمارہ ۱۳۷، ص ۸۱۹، ۸۲۰)

۱۱۔ اقبال عظیم — وقار عظیم ۔ غالب پروفیسر

غالب صدی ۱۹۶۹ء کے موقع پر پنجاب یونیورسٹی نے "غالب چیئر" قائم کی جس پر پہلا تقرر بطور غالب پروفیسر سیّد وقار عظیم صاحب کا ہوا۔ وقار عظیم کی شخصیت پر مضمون۔

(شمارہ ۷۸۔۔۸۴، ص ۶۴۲-۶۴۶)

۱۲- نمکین کاظمی

۱- ڈاکٹر عبداللطیف - غالب شناس

" انگریزی ادب میں لندن سے پی - ایچ - ڈی کیا ہے - غالب پر ایک کتاب بھی انگریزی میں لکھی اور پھر اس کا ترجمہ بھی کرا کر چھپوایا۔"

(شمارہ ۵۹ - ۶۰، ص ۱۳۰۹)

۲- ڈاکٹر یوسف حسین خان - غالب شناس

(شمارہ ۵۹ - ۶۰، ص ۱۳۱۰ - ۱۳۱۱)

۱۳- جاوید طفیل

۱- نقوش، محمد طفیل نمبر

محمد طفیل کو غالب کے عاشقوں میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے - محمد طفیل کی برسی پر دو جلدوں میں نقوش کا محمد طفیل نمبر طفیل صاحب کے بارے میں ایک اچھا ماخذ ہے -

(شمارہ ۱۳۵، صفحات ۱۸۰۴)

۲- خطبۂ استقبالیہ

"نقوش" کے محمد طفیل نمبر کی رسم اجرا کی تقریب ہوٹل ہلٹن، لاہور (۶ جولائی ۱۹۸۷ء) کے موقع پر جاوید طفیل (مدیر نقوش) کا خطبہ استقبالیہ،

(شمارہ ۱۳۶، ص ۲۳ - ۲۸)

۱۴- جمیل جالبی، ڈاکٹر نقوش کے مرشد

معروف غالب شناس محمد طفیل (مدیر نقوش) کی پہلی برسی پر "نقوش" کے محمد طفیل نمبر کا اجرا ہوا، یہ مضمون اس موقع پر پڑھا گیا -

(شمارہ ۱۳۶، ص ۱۹ - ۲۱)

۱۵۔ حافظ لدھیانوی — محمد طفیل، ایک ادارہ - ایک تحریک

غالب شناس محمد طفیل کا ذکر اذکار۔

(شمارہ ۱۲۷، ص ۸۰۱ — ۸۰۹)

۱۶۔ حسینی، علی عباس — مسعود حسن رضوی - غالب شناس،

(شمارہ ۵۹ — ۶۰، ص ۹۹۹ - ۱۰۰۳)

۱۷۔ حنیف شاہد، محمد — لاہور کا سر سیّد

غالب شناس محمد طفیل کا ذکر اذکار۔

(شمارہ ۱۲۷، ص ۸۱۰ - ۸۱۸)

۱۸۔ داؤدی، خلیل الرحمٰن — غلام رسول مہر - غالب شناس

"غالب کا کلام بیشک اس کے نام کے دوام کا ضامن تھا لیکن مہر صاحب نے اس کے سوانح حیات لکھ کر غالب کو زندگیٔ جاوید عطا فرما دی۔"

(شمارہ ۴۷ - ۴۸، ص ۶۲۶ - ۶۴۱)

۱۹ رشید حسن خان — بہ یادِ مرحوم

یہ مضمون، غالب دوست محمد طفیل مرحوم کی پہلی برسی پر "نقوش" کے محمد طفیل نمبر کی رسمِ اجرا کے موقع پر پڑھا گیا۔

(شمارہ ۱۳۶، ص ۳۱ - ۳۲)

۲۰۔ رشید نثار — صادقین - خورشید مثال شخص

ممتاز غالب شناس، خطاط اور مصوّر صادقین کا تعارف "صادقین، روشنی کا غیر مبہم کشید کار تھا - جو مستقبل میں Mith کا درجہ حاصل کر لے گا۔"

(شمارہ ۱۳۶، ص ۷۶۵ - ۷۷۳)

۲۱۔ رفیعہ سلطانہ — ڈاکٹر زور - غالب شناس

"تنقید میں ان کی (کتاب) "رُوحِ غالب" مشہور ہے۔
سوانحی ادب میں قابلِ یادگار ۔۔۔ "سرگزشتِ غالب" ہے۔"

(شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۲۰۵-۳۱۱)

۲۲۔ سرور، آلِ احمد — رشید احمد صدیقی ۔۔ غالب شناس

"۔۔۔ حافظ، غالب اور اقبال ۔۔۔ کی تصانیف سے انھوں نے
انسانوں کے متعلق ایک بصیرت بھی حاصل کی اور انہیں ایک پاکیزہ
ادبی ذوق بھی ملا" "غالب کے اشعار سے انھوں نے بڑا کام
لیا ہے ۔۔۔ وہ غالب ۔۔۔ کے بڑے قائل ہیں"

(شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۲۸۵-۲۹۴)

۲۳۔ شریف صابر، محمد — مر گیا کوئی ہور

غالب شناس محمد طفیل کے بارے میں پنجابی زبان میں ایک مضمون۔

(شمارہ ۱۳۷، ص ۸۲۱-۸۲۶)

۲۴۔ شوکت تھانوی

۱۔ پروفیسر مسعود حسن ادیب ۔۔ غالب شناس

(شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۵۴۲)

۲۔ مرزا محمد عسکری ۔۔ غالب شناس

(شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۵۴۶-۵۴۷)

۲۵۔ شوکت سبزواری، ڈاکٹر — آپ بیتی ۔۔ شوکت سبزواری ۔۔ غالب شناس

"بریلی ۔۔ میں میری پہلی ادبی اور تنقیدی تصنیف "فلسفۂ کلامِ غالب"
شائع ہوئی ۔۔"

(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۱۵۰-۱۱۶۱)

۲۶۔ صدیقی رشید احمد　　　آپ بیتی۔ رشید احمد صدیقی غالب شناس

(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۰۰۷۔۱۰۱۴)

۲۷۔ ضیاء الحق، جنرل محمد　　　خطبۂ صدارت

معروف غالب دوست محمد طفیل کی پہلی برسی پر خطبۂ صدارت (شمارہ ۱۳۶، ص ۹۔۱۶)

۲۸۔ عبادت بریلوی، ڈاکٹر　　　بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبد الحق۔ غالب شناس

(شمارہ ۴۷۔۴۸، ص ۱۹۹۔۲۲۴)

۲۹۔ عبدالرزاق، محمد، کانپوری　　　خواجہ الطاف حسین حالی۔۔ غالب شناس

(شمارہ ۱۰۰، ص ۴۳۴۔۴۳۵)

۳۰۔ عبدالقوی دسنوی

۱۔ مکاتیب و خطوطِ غالب اور محمد طفیل

"نقوش" کے مکاتیب نمبر اور خطوط نمبر کے جائزے میں محمد طفیل کی خدمات کا ذکر۔:

"خطوطِ غالب کی اشاعت کے بعد ہی اردو میں خطوط کو یکجا کرتے اور مرتّب کر کے شائع کرنے کا رواج عام ہوا۔ آج یہ کہا جا سکتا ہے کہ غالب کے خطوط کی اشاعت کے تقریباً سو سال بعد اردو ادیبوں کو محمد طفیل مل گئے جنہوں نے بے شمار ادیبوں اور مشاہیر کی جیتی جاگتی زندگیوں کو، جو ان کے خطوط میں پوشیدہ تھیں نقوش کے مکاتیب و خطوط نمبر میں نہ صرف محفوظ کیا بلکہ ـــ تحقیق و تلاش اور نقد و نظر کے لیے ایک میدان فراہم کر دیا۔

(شمارہ ۱۳۵، ص ۴۴۸۔۴۵۷)

۳۰- محمد طفیل۔۔اور نقوش کے غالب نمبر

"نقوش" کے وہ اہم نمبر جو محمد طفیل نے اپنی خاص دلچسپی اور لگن سے مختلف شخصیات اور موضوعات سے متعلق پیش کئے ہیں (وہ) اردو کیا۔۔ بہت سی دوسری زبانیں بھی آج تک نہیں پیش کر سکی ہیں۔ ان میں خاص طور سے ۔۔ غالب نمبر اپنا جواب نہیں رکھتے۔۔ محمد طفیل نے اپنی غالب دلچسپی اور برسوں تجربے کی سے ہند و پاک میں غالبیات میں نہایت قیمتی اضافے کیے ہیں جن کی برابری کا کوئی ادارہ سوچ بھی نہیں سکتا۔"

(شمارہ ۱۲۵، ص ۷۶۲-۷۶۹)

۳۱- عبدالودود، قاضی — آپ بیتی۔ قاضی عبدالودود۔ غالب شناس

(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۰۱۵-۱۰۲۱)

۳۲ عبداللہ، ڈاکٹر سید — آپ بیتی۔ ڈاکٹر سید عبداللہ۔ غالب شناس

۳۳- عبداللہ قریشی، محمد (مرتب) : آپ بیتی ابوالکلام آزاد (غالب شناس)

شمارہ ۱۰۰، ص ۱۸۲۵-۱۸۵۰

۳۴- عسکری مرزا محمد — خط بنام مولانا مہر۔ تذکرۂ غالب

۵ جولائی ۱۹۲۹ء کا خط موسومہ مولانا غلام رسول مہر۔

"حضرت! خود ستائی بہت بری چیز ہے، مگر اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ "ادبی خطوطِ غالب" مطبوعہ ۱۹۲۹ء مولفہ خاکسار نے وہ کام کیا ہے جو ہوا آگ کے ساتھ کرتی ہے یعنی ان لوگوں کے دلوں میں جن میں غالب پر ریسرچ کرنے کا مادہ گویا دبا ہوا تھا، اسکو بہت زور سے ابھار دیا۔"

خط میں غالب کے سلسلے کے مزید مباحث بھی قابل توجہ ہیں۔

(شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۸۴۷-۸۴۶)

۳۵۔ عشرت رحمانی — عرشی رامپوری۔ غالب شناس
(شمارہ ۵۹۔۶۰، ص ۹۸۲۔۹۹۰)

۳۶۔ غلام الحسنین، خواجہ — حالی۔ غالب شناس

"۔ خوش قسمتی سے مجھے پینتیس (۳۵) سال تک دہلی اور پانی پت میں مولانا کی خدمت سے فیضیاب ہونے کی عزت حاصل رہی مولانا کی خاموش، متین اور سنجیدہ طبیعت کی وجہ سے ایک ناواقف آدمی ان کی گفتگو سے اس بات کا پتہ نہیں لگا سکتا تھا کہ وہ مصنف یا شاعر یا کوئی عالم آدمی ہیں۔" (شمارہ ۴۷۔۴۸، ص ۲۶۔۳۵)

۳۷۔ فارغ بخاری، سید — موسیٰ خان کلیم۔ غالب شناس

"۔ اقبال اور غالب سے بہت متاثر ہیں۔"

(شمارہ ۵۹۔۶۰، ۱۳۶۷۔۱۳۷۲)

۳۸۔ فاروقی، ڈاکٹر نثار احمد — آپ بیتی۔ نثار احمد فاروقی۔ غالب شناس
(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۲۷۶۔۱۳۸۱)

۳۹۔ فراق گورکھپوری — مجنوں گورکھپوری۔ غالب شناس

"روز مجنوں میرے یہاں آتے تھے۔ اور پھر ایک دوسرے کو میر، غالب۔ کا کلام جو مجھے کم یاد تھا لیکن مجنوں کو بہت یاد تھا۔ ہم۔ دیر دیر تک سناتے تھے۔" (شمارہ ۴۷۔۴۸، ص ۲۹۵۔۳۰۴)

۴۰۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر — اچھا آدمی، سچا ادیب

یہ مضمون غالب دوست محمد طفیل کی پہلی برسی "نقوش" کے محمد طفیل نمبر کی تقریب رونمائی میں پڑھا گیا۔

۴۱۔ قدرت نقوی، سیّد — قطعات تاریخ وفات

معروف غالب دوست محمد طفیل کی وفات پر معروف غالب شناس
سید قدرت نقوی کے قطعاتِ تاریخِ وفات ۔

(شمارہ ۱۳۶، ص ۲۲ ۸)

۴۲۔ کلیم تمکین احسن

عبادت بریلوی ۔ غالب شناس

(شمارہ ۴۷ ۔ ۴۸، ص ۶۵۱ ۔ ۶۵۴)

۴۳۔ گیان چند، ڈاکٹر

۱۔ آپ بیتی ۔ ڈاکٹر گیان چند ۔ غالب شناس

(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۱۷۰ ۔ ۱۱۷۵)

۲۔ محمد طفیل ۔ غالب شناس

"بعض حضرات مضامین بالخصوص سیمناروں کے مضامین کے مجموعے مرتب کرتے ہیں ۔ ان میں ایک آدھ مضمون ان کا بھی ہوتا ہے اور وہ ایک کتاب کے مولّف بن جاتے ہیں ۔ محمد طفیل نے مضامین کے ایسے کتنے مجموعے مرتّب کر دیئے ۔ غالب اور اقبال پر کئی کتابیں ایسی ہیں جن میں مختلف حضرات کے مضامین ہوتے ہیں پھر طفیل کو کیوں غالب پر کتابوں کا مولّف نہیں سمجھا جاتا ۔" (شمارہ ۱۳۵، ص ۵۲۸ ۔ ۵۲۹)

۳۔ خط بنام محمد طفیل ۔ غالب شناس

۱۰ دسمبر ۱۹۶۴ء کے خط سے :

"آپ کے خط لکھنے کے اُسلوب پر ۔۔۔ رشک آیا ۔۔۔ انہیں شائع کرائیے آپ کے مکاتیب، غالب سے نیچے درجے پر نہیں رکھے جا سکیں گے ۔"

(شمارہ ۱۳۵، ص ۷۸۴)

۴۴ - مالک رام

۱- ذکرِ عرشی - غالب شناس

معروف غالب شناس مولانا امتیاز علی خان عرشی کا شخصی خاکہ اور احوال

(شمارہ ۱۰۵، ص ۱۱۰ - ۱۲۴)

۲- خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو - غالب شناس

۹ رجون ۱۹۵۰ کے خط میں مالک رام نے اپنی پیشہ ورانہ مصروفیت اور اپنے ادبی ذوق میں عدم اشتراک کا ذکر کرتے ہوئے "لطفاً" لکھا ہے کہ "قدرت کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ کہاں ذوق و غالب اور کہاں جائے اور پٹ سن کی تجارت!" (شمارہ ۱۰۹، جلد ۲، ص ۱۷۶-۱۷۷)

۴۵- مجنوں گورکھپوری

آپ بیتی - مجنوں گورکھپوری، غالب شناس

(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۰۲۲ - ۱۰۲۶)

۴۶- محمد طفیل

۱- عابد علی عابد - غالب شناس

(شمارہ ۴۷ - ۴۸، ص ۲۲۷-۲۴۲)

۲- یگانہ چنگیزی - غالب شکن

"غالب شکن" کے مصنف یگانہ چنگیزی سے ملاقات کا مختصر احوال۔

(شمارہ ۵۵ - ۵۶، ص ۶ - ۷)

۳- حمید احمد خاں - غالب شناس

(شمارہ ۶۱ - ۶۲، ص ۳۵۶-۳۷۱)

۴- مالک رام - غالب کے رشتے دار

"مالک رام غالب کے "رشتہ داروں" میں سے ہیں۔ زندوں کی

پروا نہیں کرتے مرنے والوں کو بہت یاد کرتے ہیں "

(شمارہ ۱۳۵، ص ۸۲۴)

۴۷۔ مسعود حسن رضوی — آپ بیتی مسعود حسن رضوی ادیب۔ غالب شناس۔

(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۱۶۶-۱۱۶۹)

۴۸۔ مشکور عظیم، سید — ڈاکٹر شوکت سبزواری۔ غالب شناس

(شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۳۶۶-۳۷۰)

۴۹۔ معین الرحمٰن، ڈاکٹر سید

۱۔ آپ بیتی مولوی عبدالحق۔ غالب شناس۔

(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۳۵ — ۱۵۴)

۲۔ ذکرِ عبدالحق — غالب شناس۔

(شمارہ ۱۰۲، ص ۴۹ — ۸۰)

۳۔ سید وقار عظیم — غالب شناس

پنجاب یونیورسٹی (لاہور) کے پہلے غالب پروفیسر سید وقار عظیم سے ان کے فن اور ان کی زندگی کے بارے میں بات چیت۔

(شمارہ ۱۲۲، ص ۵۸۸-۶۲۰)

۴۔ محمد طفیل۔ محمد نقوش

غالب شناس محمد طفیل کے بارے میں تأثرات اور کتاب "محمد نقوش" کا دیباچہ نیز کتاب کے بارے میں متعدد اہلِ قلم کی آرا اور نگارشات۔

(شمارہ ۱۳۷، ص ۸۲۷-۸۴۴)

۵۰۔ ممتاز حسین جونپوری، شیخ — مرزا جعفر علی خان اثر۔ غالب شناس

(شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۳۱۲-۳۱۵)

۵۱۔ مہر، مولانا غلام رسول

۱۔ ابوالکلام آزاد ۔۔ غالب شناس

مولانا ابوالکلام کے ساتھ عقیدت کا رشتہ استوار ہوا چالیس سال کی مدّت میں کاروانِ حیات نے وابستگی وانقطاع کی سینکڑوں منزلیں طے کیں لیکن وہ رشتہ استوار تر ہوتا رہا اور آج جب تک آخری منزل بہت قریب نظر آتی ہے، اس تعلق کو زندگی کی ایک عزیز ترین متاع سمجھتا ہوں،، (شمارہ ۴۷ - ۴۸، ص ۲۳۵ - ۲۴۱)

۲۔ ابوالکلام آزاد ۔ غالب شناس (شمارہ ۷۹ - ۸۰، ص ۴۰۸ - ۴۱۶)

۵۲۔ مہیش پرشاد، مولوی

آپ بیتی مہیش پرشاد ۔ غالب شناس

(شمارہ ۱۰۰، ص ۷۶۰ - ۷۶۶)

۵۳۔ میکش اکبرآبادی ۔

مرزا یگانہ چنگیزی کے ساتھ چند لمحے ۔ حوالۂ غالب ۔

غالب کے ایک سخت گیر نقاد مرزا یاس یگانہ چنگیزی کا مختصر تذکرہ :

،، میرا ذاتی خیال اور تجربہ یہ ہے کہ مرزا یگانہ برے آدمی نہ تھے اور شاید یہ بات تعجّب سے سنی جائے کہ وہ مرزا غالب کو نہ صرف یہ کہ برا نہیں سمجھتے تھے بلکہ ایک بڑا شاعر بھی مانتے تھے مگر کچھ بات کی پچ، کچھ چڑ، کچھ مزاج کی ضد، ان سب چیزوں نے انہیں عجیب سے راستے پہ ڈال دیا تھا ،، (شمارہ ۶۹ - ۷۰، ص ۲۳۷ - ۲۳۹)

۵۴۔ نثار احمد، ڈاکٹر : محمد طفیل شخصیت و کردار (خطوط کے آئینے میں)

(شمارہ ۱۳۶، ص ۱۲ ۸ ـــ ۸۲۰)

۵۵۔ ندوی، رشید اختر — محمد طفیل میرا دوست

کچھ معروف غالب دوست محمد طفیل کے بارے میں۔

(شمارہ ۱۲۶، ص ۹۰ ۷۔ ۹۱)

۵۶۔ وحید قریشی، ڈاکٹر — کم گو شرمیلا شخص

غالب شناس محمد طفیل کی یاد میں نقوش کے محمد طفیل نمبر کی تقریب رونمائی میں پڑھا گیا

(شمارہ ۱۲۶، ص ۱۷ ۔ ۱۸)

۵۷۔ وقار عظیم، سیّد — آلِ احمد سرور۔ غالب شناس

(شمارہ ۴۷ ۔ ۴۸، ص ۴۹۷۔ ۵۰۲)

۵۸۔ ولی الرحمٰن شاہ کاکوی — قاضی عبد الودود بار ایٹ لاء عظیم آبادی۔ غالب شناس

(شمارہ ۵۹ ۔ ۶۰، ص ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰)

۵۹۔ ہاشمی، قطب النساء — ڈاکٹر زور، سیّد محی الدین قادری۔ غالب شناس

(شمارہ ۴۷ ۔ ۴۸، ص ۵۴۹۔ ۵۵۰)

۶۰۔ یاس یگانہ چنگیزی — آپ بیتی۔ یگانہ چنگیزی۔ غالب شکن

(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹)

٦

شارحینِ غالبؔ

کا ذکر

۱۔ آسی، عبدالباری

آپ بیتی ـــــ آسی ـــ شارح غالب

"میرا نام عبدالباری تخلص آسی ابن منشی خلیفہ حسام الدین احمد حسام تلمذ مرزا غالب ..." "... میری تصانیف میں اکثر ناول بھی ہیں اور شرح دیوانِ غالب جو دو حصوں میں مشتمل ہے ... عام تصنیفات کی تعداد تیس تینتیس تک پہنچتی ہے .."

(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۴۳۲-۱۴۳۴)

۲۔ تبسم، صوفی غلام مصطفےٰ

آپ بیتی صوفی غلام مصطفےٰ تبسم ـــ شارح غالب

"کالج میں پہنچ کر دیوانِ غالب اور شعر العجم کا مطالعہ کیا ... ان دو کتابوں کو پڑھ کر یہ کیفیت ہوئی کہ اپنے شعر تو درکنار بڑے بڑے اُستادوں کے شعر نظر میں نہیں جچتے تھے .." (۱۰۹۵)

(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۰۹۳-۱۰۹۶)

۳۔ جلیل قدوائی

حسرت موہانی ـــــ شارح غالب

(شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۱۶۸-۱۶۹)

۴- جنیندر کمار

پریم چند — شارح غالب

(شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۵۷۱-۵۷۸)

۵- جوش ملسیانی

آپ بیتی — جوش ملسیانی ... شارح غالب

"... تین دیوان شائع کیے گئے ہیں ... ان کے علاوہ شرح دیوانِ غالب لکھی ہے۔ اس کا چوتھا ایڈیشن چل رہا ہے ..."
(ص ۱۱۳۴) (شمارہ ۱۰۰، ص ۱۱۲۳-۱۱۳۵)

۶- حسرت موہانی

۱- مکتوب بنام نشاط النساء بیگم ... تذکرۂ شرحِ غالب

۱۱ر فروری ۱۹۱۶ء کے خط میں دیوانِ غالب، شرح غالب کا ذکر آیا ہے۔ اسی خط میں غالب کے متعدد شاگردوں کا حوالہ بھی آیا ہے۔ (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۶۰۸-۶۰۹)

۲- آپ بیتی — سید فضل الحسن حسرت موہانی — شارح غالب

(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۶۳۸-۱۶۴۷)

۷- شاہد احمد دہلوی

اُستادِ بے خود دہلوی ... شارح غالب

"میں اَبّا کے ساتھ دادا غالب کے ہاں پانچ سال کی عُمر میں گیا تھا۔ بلوری صُراحی اور گلاس رکھا تھا ... دادا غالب مجھ سے باتیں کرنے لگے ..." .. دیوان غالب کی اُنھوں نے شرح کردی ہے"

"... ایک زمانے میں سہراب مودی کو غالب فلم بنانے کا خیال

ہُوا ۔۔ میں اُنہیں بیخود صاحب کے پاس لے کر پہنچا۔،،

(شمارہ ۴۷۔۴۸، ص ۵۱۵۔۵۱۷)

۸۔ شوکت تھانوی

۱۔ مولانا نیاز فتح پوری ۔۔ شارح غالب

(شمارہ ۴۷۔۴۸، ص ۵۲۴۔۵۳۵)

۲۔ مولانا آسی ۔۔ شارح غالب

،، ۔۔۔ ان کا اسمِ گرامی ہے مولانا عبدالباری آسی، شارح غالب بھی ہیں ۔۔۔ کبھی ،آرگس، کے فرضی نام سے غالب کے خلاف ایک چونکا دینے والا مضمون لکھ دیتے ہیں۔،،

(شمارہ ۴۷۔۴۸، ص ۵۳۸)

۹۔ صدیقی عظیم الشان (مرتب)

آپ بیتی پریم چند ۔۔۔ شارح غالب

(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۸۳۔۲۰۸)

۱۰۔ عبداللہ قریشی، محمد (مُرتّب)

آپ بیتی ۔۔۔ علی حیدر نظم طباطبائی ۔۔۔ شارح غالب

(شمارہ ۱۰۰، ص ۵۷۳۔۵۷۶)

۱۱۔ فیض احمد فیض

خط بنام مولانا چراغ حسن حسرت۔ شارحین غالب

خط کی تاریخ ندارد:

،، اس وقت بے ساختہ مولانا عبدالباری آسی کی شرح غالب یاد آگئی جو غالب کے ہر شعر کی تشریح کے بعد لکھتے ہیں

"میں نے بھی کہا ہے ۔" (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۱۰۰۹-۱۰۱۰)

۱۲- قادری، مولانا حامد حسن

خط بنام امتیاز علی عرشی ... شارحین غالب

۱۲-جون ۱۹۴۷ء کا خط، غالب کے اشعار کی شرحوں کے بارے میں:
"میں نے جہاں تک شرحیں دیکھی ہیں، کہیں نہ کہیں سب نے دھوکہ کھایا ہے ۔طباطبائی، حسرت، بے خود دہلوی وغیرہ سب سے تسامحات ہوئے ہیں ۔آسی لکھنوی نے تو کمال ہی کیا ہے.."

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۲، ص ۴۶۷)

۱۳- کامل، محمد وارث

احسان دانش ۔ شارح غالب

(شمارہ ۵۹-۶۰، ص ۱۴۶۸-۱۴۷۶)

۱۴- مودودی، سید ابوالخیر

نیاز فتح پوری ... شارح غالب (شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۶۰۴-۶۰۸)

۱۵- نظم طباطبائی، علی حیدر   آپ بیتی ۔ نظم طباطبائی ۔ شارح غالب

"(۱۹۳۲ء میں) اکاسی برس کا میرا سن ہوا... نظام کالج میں تقرر ہونے کے بعد مدراس یونیورسٹی کے بورڈ آف اسٹڈیز کا ایک ممبر میں بھی مقرّر ہوا اور میری ہی تحریک سے اُردو دیوان، مرزا نوشہ کا بی ۔اے کے نصاب میں شامل ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے سارے دیوان کی شرح لکھنا پڑی..." (شمارہ ۱۰۰، ص ۲۰۹، ۲۱۱)

۱۶- نیاز فتح پوری   آپ بیتی ۔ نیاز فتح پوری ۔ شارح غالب

(شمارہ ۱۰۰، ص ۱۰۰۱، ۱۰۰۶)

بیاضِ غالب
سے متعلق مباحث
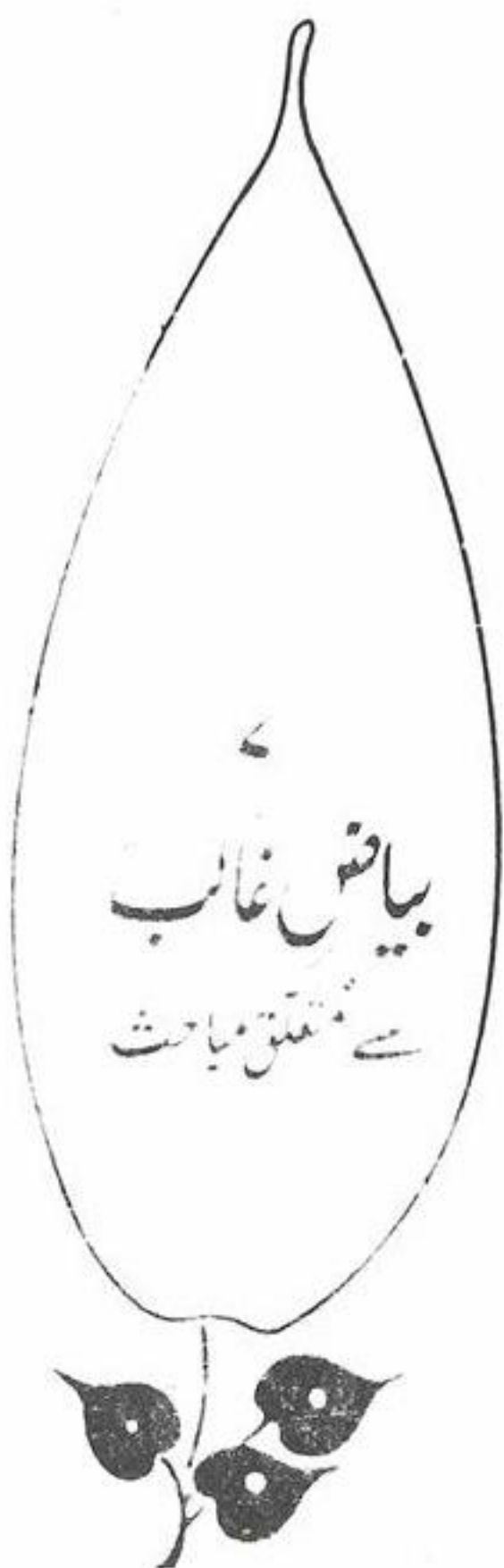
۱- اختر حسین

دیوانِ غالب بخطِ غالب میں جعل ؟

ہماری زبان، علی گڑھ ۲۲ر نومبر ۱۹۷۰ء کی اشاعت سے ماخوذ...
ڈاکٹر محمد انصار اللہ نظر کی بنیادی دلیل سے اختلاف کا اظہار کیا گیا ہے۔ (شمارہ ۱۱۶، ص ۵۶۶ - ۵۶۹)

۲- ادارہ (نقوش)

۱- بیاضِ غالب کے افتتاح کی تصویری جھلکیاں

نقوش، غالب نمبر۲ ... بیاضِ غالب کے افتتاح (پنڈی اور لاہور) کی چند تصویری جھلکیاں نیز مضمون نگاروں کی تصاویر۔

(شمارہ ۱۱۴، ص ۵۷ - ۶۰)

۲- بیاضِ غالب کا مالک ؟

"... اس مخطوطے کا مالک کون ہے ؟ یہ ہم اُس وقت بتائیں گے جب اصل برآمد ہوگا ... ذرا توقف فرمایئے"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۳۴۷/الف)

۳- اکبر علی خاں عرشی زادہ

۱- کیا نودریافت بیاض کا کاتب غالب نہیں ؟

ہماری زبان، علی گڑھ ۲۲ر اگست ۱۹۷۰ء سے ماخوذ ایک جائزہ، عرشی زادہ کا خیال ہے کہ بیاض، بخطِ غالب ہے۔

(شمارہ ۱۱۶، ص ۵۲۸-۵۳۱)

۲- دیوانِ غالب، بخطِ غالب؟

ہماری زبان، علی گڑھ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۷۰ء سے ماخوذ عرشی زادہ کا اصرار اور دلیلیں کہ دیوان، بخطِ غالب ہے۔

(شمارہ ۱۱۶، ص ۵۳۷-۵۳۹)

۳- دیوانِ غالب نسخۂ عرشی زادہ

ہماری زبان، علی گڑھ یکم دسمبر ۱۹۷۰ء سے ماخوذ انصار اللہ نظر کے نقطۂ نظر سے اختلاف کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ "نظر صاحب فیصلے بڑی عجلت میں کرتے ہیں ... ورنہ یہ فاحش غلطیاں نہ فرماتے" (شمارہ ۱۱۶، ص ۵۷۷)

۴- مخطوطۂ دیوانِ غالب کی بحث

ہماری زبان، علی گڑھ، ۲۲ر دسمبر ۱۹۷۰ء سے ماخوذ... "مخطوطے میں جگہ جگہ روشنائی کے دھبے ہیں ... اس لیے غالب کو منسوب فرمانا درست نہیں ...."

(شمارہ ۱۱۶، ص ۵۷۸-۵۸۰)

۴- انتظار حسین

۱- لاہور نامہ .. بسلسلۂ غالب

۹ر دسمبر ۱۹۶۹ء کے روزنامہ مشرق لاہور کا اخباری کالم: "بیاضِ غالب کا بھارت سے پاکستان اڑ کر آجانا معمہ جوئی کی ایک

مثال بنتا جا رہا ہے ... بھارت میں اس کی اشاعت کھٹائی میں
پڑ گئی مگر ادھر طفیل صاحب نے 'نقوش' کے تھیلے میں بلّی بند کر رکھی تھی۔
وقت موقع دیکھ کر انہوں نے تھیلے سے بلّی نکالی اور محققوں کو
حیران کر دیا ...." (شمارہ ۱۱۴، ص ۳۶-۳۷)

۴۔ طفیل اور نقوش ... غالب نمبر کا ذکر

نقوش کے غالب نمبر ۲ کی اشاعت کو جو بیاضِ غالب پر مبنی ہے
"تہلکہ خیز" بتایا گیا ہے۔ (شمارہ ۱۳۵، ص ۱۳۲۴)

۵۔ ٹیالوی، ڈاکٹر اعجاز حسین

دیوانِ غالب کا نسخۂ لاہور

"بیاضِ غالب" بخطِ غالب کی اشاعتِ لاہور، ایک تاریخ ساز
واقعہ ہے۔ اس کا چھپنا غالبیات میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا
ہے ..." (تبصرہ ریڈیو پاکستان، لاہور ۱۳ جنوری ۱۹۷۰ء)
(شمارہ ۱۱۴، ص ۳۳-۳۵)

۶۔ تحسین فراقی، ڈاکٹر

نقوش ... منزل بہ منزل (غالب نمبر)

"ادارۂ نقوش جب بھی کسی نئی مہم پر نکلا وہ اُس سنہری اُون کو
حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا جو کسی کسی کا مقدّر ہوتی ہے۔
حمامِ بادگرد کی خبر لانا ہر ایک کے بس کا روگ کہاں ہوتا ہے!
طفیل صاحب کا ایک بڑا کارنامہ "بیاضِ غالب" کی دریافت تھا۔
محمد طفیل نے اسے غالب صدی کی ایک فخریہ پیشکش کے طور پر
چھاپ ڈالا جس نے برِصغیر پاک و ہند کے علمی و ادبی حلقوں میں

ایک تھرتھری پیدا ہوگئی ...۔" (شمارہ ۱۳۵، ص ۲۹۴-۲۹۷)

۷۔ جاوید طفیل

"بیاضِ غالب" کا چھپنا

"۱۹۶۹ء سے متعلق ان (طفیل صاحب) کی زندگی کے ......
اہم واقعات ... میں سے ایک بیاضِ غالب کا چھپنا رہے،
.... بیاضِ غالب کا اِس طرح چھپنا ایک چونکا دینے والی
بات تھی ..." (شمارہ ۱۳۵، ص ۱۴۰)

۸۔ جلال الدین

قدیم ترین نسخۂ دیوانِ غالب کی دریافت

یہ ردیف وار دیوان، اردو اشعار کا ہے جو مکمل اور اچھی حالت
میں ہے اور ۶۳ اوراق پر مشتمل ہے۔ یہ دیوان، بیاضِ غالب
کے نام سے نقوش کے غالب نمبر ۲ کے طور پر چھپ چکا ہے۔
"آج جب کہ غالب کے منہ سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ
کی تلاش ہو رہی ہے اور اس کی تشریح کی جا رہی ہے، ان کا
یہ خود نوشتہ دیوان، مطالعۂ غالبیات میں ایک اہم باب کا اضافہ
کرے گا ..." (شمارہ ۱۱۲، ص ۲۴-۳۹)

۹۔ حامد حسین، ڈاکٹر سید

۱۔ کچھ نو دریافت دیوانِ غالب کے بارے میں

ہماری زبان، علی گڑھ ۲۲ ستمبر ۱۹۷۰ء سے ماخوذ۔ "... اس
دیوان کا وہی ترقیمہ جو محققین کی نظر میں اسے غالب کی قلمی
ثابت کرتا ہے اس کے برخلاف بھی شہادت پیش کرتا

ہے ...." (شمارہ ۱۱۶، ص ۵۳۳-۵۳۴)

۲۔ خطی دیوانِ غالب کے بارے میں شبہات

ہماری زبان، علی گڑھ یکم نومبر ۱۹۷۰ء کی اشاعت سے ماخوذ مراسلہ:

"اِس خطی نسخے میں سنِ کتابت کے علاوہ جا بجا مقطعوں میں تخلص بھی محذوف ہے ... کیوں؟ ... معلوم ہوتا ہے کہ مقطع میں اصلاً کوئی دوسرا تخلص تھا جس کو حذف ... کیا گیا ہے۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۵۶۳)

۱۰۔ حمیدہ سلطان، بیگم

بیاضِ غالب کا اندازِ خط

ہماری زبان، علی گڑھ یکم نومبر ۱۹۷۰ء کی اشاعت سے ماخوذ:

"... یہ شہادتیں اور دعوے کہ (اسے) غالب نے نہیں لکھا تھا اور (یہ) اُن کی نظر سے نہیں گزرا ... کافی نہیں ... علمی ادبی معاملات میں بغیر اچھی طرح اطمینان کیے کسی شک و شبے کی بناء پر سرسری مضمون لکھنا ٹھیک نہیں ...."

(شمارہ ۱۱۶، ص ۵۶۲-۵۶۳)

۱۱۔ سحر، ڈاکٹر ابو محمد

نو دریافت دیوانِ غالب کے بخطِ غالب ہونے کی بحث

ہماری زبان، علی گڑھ (۱۵۔ نومبر ۱۹۷۰ء) سے ماخوذ:

"... اگر نو دریافت دیوانِ غالب، بخطِ غالب نہیں، غالب صدی کی جعلسازی کا نمونہ ہے تو پھر گُلِ رعنا، نسخۂ غالب متعارفہ سیّد معین الرحمٰن کے بارے میں بھی یہی ثابت کرنا پڑے گا۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۵۶۲-۵۶۶)

۱۲۔ سلیم اختر، ڈاکٹر

بیاضِ غالب کا تجزیاتی مُطالعہ

"دیوان کے بعد بیاض میں غالب MINIATURE صُورت میں نظر آتا ہے۔ بیاض کے مُطالعہ سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایک مخصوص رنگ اپنانے میں غالب نے کتنے ہفت خوان طے کئے اور فنِ تکمیل کے لیے وہ کن پُر پیچ مراحل سے گزرا ہو گا۔" (شمارہ ۱۱۶، ص ۴۷۷ - ۴۹۲)

۱۳۔ شبیر علی خان، جنرل

۱۔ خُطبۂ صدارت (تقریبِ غالب)

نقوش کے غالب نمبر حصّہ دوم کی افتتاحی تقریب کا خطبۂ صدارت:

"غالب کا پورا اُردو دیوان خود اُن کے خط میں لکھا ہُوا، برِّصغیر میں پہلی مرتبہ اس سلیقے سے شائع ہو رہا ہے جس پر ملک کی صحافت اور طباعت دونوں بجا طور پر ناز کر سکتی ہیں۔۔۔۔"

(شمارہ ۱۱۴، ص ۹ - ۱۰)

۲۔ خُطبۂ صدارت (بسلسلہ بیاضِ غالب)

بیاضِ غالب کے اجراء کی تقریب (۲۹ - نومبر ۱۹۶۹ء) کا خُطبۂ صدارت:

"مجھے یقین ہے کہ غالب کے شیدائی اس عظیم یادگار کی خاطر خواہ قدر کریں گے۔" (شمارہ ۱۱۶، ص ۴۹۴ - ۴۹۵)

۱۴۔ عبدالقوی دسنوی

۱۔ خط بنام محمّد طُفیل (بسلسلہ بیاضِ غالب)

۲۵ جنوری ۱۹۷۱ء کے خط سے :

"نقوش کا غالب نمبر۲ (بیاضِ غالب) ہندوستان میں دستیاب نہیں بڑی پریشانی دوڑ دھوپ اور خوشامد کے بعد . . . ستّر روپے میں حاصل کیا . . . نسخۂ عرشی زادہ کو اب تک دیکھنے کا موقع نہیں مل سکا نہ دستیاب ہے ۔ قیمت تین سو روپے رکھی گئی ہے ۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۳۷۸)

۲ ۔ بیاضِ غالب

"نسخۂ بھوپال میاں فوجدار محمد خاں کے کتب خانے سے حاصل ہوا جس کی دریافت نے غالب سے دلچسپی رکھنے والوں میں ایک عجیب خوشی کی لہر دوڑا دی تھی ۔" اِس مضمون میں درج ذیل عنوانات قائم کئے گئے ہیں :

نسخۂ بھوپال ثانی (بیاضِ غالب)، اصلاحات، نسخۂ بھوپال ثانی، اصلاحات نسخۂ بھوپال، کچھ اور ترامیم و اصلاح، محذوفات!

(شمارہ ۱۱۶، ص ۴۰۵ ـ ۴۴۶)

۱۵ ۔ فاروقی، ڈاکٹر نثار احمد

۱ ۔ بیاضِ غالب

بیاضِ غالب سے متعلق تعارفی، تحقیقی اور تنقیدی مقالہ . . .

عنوانات :

دریافت کی کہانی، نسخے کی کیفیت، بخطِ غالب ہونے کے شواہد، غالب کا املا، زمانۂ ترتیب، زمانۂ کتابت، ترتیب دیوان کے مدارج، نسخۂ امروہہ کی اصلاحیں، نسخۂ حمیدیہ کی

تصحیح، نسخۂ امروہہ کے حواشی کا اضافہ، تعدادِ اشعار کا گوشوارہ اور کُل مشمولات کی فہرست۔ (شمارہ ۱۱۳، ص ۹-۴۸)

۲- تصریحات "بیاضِ غالب"

"بیاضِ غالب" کے شعری متن اور مُتعلقات کے بارے میں تحقیقی صراحتیں۔ (شمارہ ۱۱۳، ص ۹۹-۱۱۲)

۳- بیاضِ غالب کے بارے میں

دیوانِ غالب نسخۂ امروہہ کے متن کے ساتھ جو "نقوش" کے غالب نمبر حصۂ دوم میں شامل ہے نثار احمد فاروقی کا تعارفی مضمون بعنوان "بیاضِ غالب" چھپا تھا جس میں بوجوہ کچھ غلطیاں راہ پاگئیں، فاروقی صاحب نے زیرِ نظر مضمون میں چند ضروری اُمور کی طرف وضاحتی اشارے کئے ہیں۔

(شمارہ ۱۱۴، ص ۱۹-۲۵)

۱۶- فرمان فتح پوری، ڈاکٹر

غالب — نو دریافت بیاض کی روشنی میں

"غالب کی یے مثالیت سے قطع نظر، بیاض کی دریافت سے ایک فائدہ یہ ہوا کہ جہاں اس کے ذریعے غالب کے بعض ادّعات کی تصدیق ہوگئی، وہاں یہ بھی ہوا کہ اُن کے مُتعلق حالی کی بیان کردہ اُس روایت میں بھی شبہ کی گنجائش نہ رہ گئی کہ میر تقی میر نے غالب کے اشعار سُن کر اُن کی طبّاعی پر حیرت کا اظہار کیا تھا۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۴۶۵-۴۷۶)

۱۷۔ قادری چشتی، توفیق احمد

۱۔ دیوانِ غالب بخطِ غالب

قلمی نسخۂ غالب کا مقدمہ عدالت سے بھوپال میں ختم ہوا۔ ہندوستان کی دیواروں پر ۲۵ر اپریل ۱۹۷۱ء(؟) کو نظر آنے والے ایک پوسٹر کی نقل:

"میں قانونی طور پر دیوانِ غالب، بخطِ غالب کا مالک ہوں۔ اب (اس) میں کسی کا کوئی حق نہیں رہا ہے۔۔۔ اس دُرِ نایاب نسخے کو میں نے دریافت بھی کیا۔۔۔" (شمارہ ۱۱۶، ص ۳۷۶-۳۷۷)

۲۔ اعلان بسلسلہ دیوانِ غالب بخطِ غالب

الجمیعۃ، دہلی کی ۲ر اپریل ۱۹۷۰ء اور ۷ر اپریل ۱۹۷۰ء کی اشاعتوں سے منقول ایک اعلان "کتاب مطبوعہ دیوانِ غالب بخطِ غالب مرتبہ اکبر علی خاں۔۔۔ ناجائز سمجھی جاوے۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۳۷۵)

۱۸۔ قیوم نظر

نقوش، غالب نمبر ۲ کی تقریب

نقوش کے غالب نمبر ۲ کی تقریبِ رونمائی (لاہور ۶ر دسمبر ۱۹۶۹ء) کے ابتدائی کلمات۔ (شمارہ ۱۱۶، ص ۵۰۷-۵۰۸)

۱۹۔ کالم نگار (نوائے وقت)

شہرِ خیال۔۔۔ کالم بسلسلۂ غالب

نوائے وقت (لاہور) ۱۱ر دسمبر ۱۹۶۹ء کا ایک کالم قومی یک جہتی کونسل لاہور کے زیرِ اہتمام نقوش کے غالب نمبر ۲ کی افتتاحی

تقریب کی رُوداد۔ (شمارہ ۱۱۴، ص ۴۱ - ۴۳)

۲۰۔ کالم نگار (اخبارِ خواتین)

سرگرمیاں ... بسلسلۂ غالب

اخبارِ خواتین، کراچی کی اشاعت، ۲۷ دسمبر ۱۹۶۹ء سے ایک کالم:
انٹر کانٹی نینٹل، پنڈی میں نقوش کے غالب نمبر ۲ کی رسمِ افتتاح
کی روداد۔ (شمارہ ۱۱۴، ص ۴۰ - ۴۱)

۲۱۔ کالم نگار (امروز)

شہر سرائے (کالم بسلسلۂ غالب)

۷ دسمبر ۱۹۶۹ء کے روزنامہ امروز، لاہور کا اخباری کالم "شہر
سرائے" دیوانِ غالب، بخطِ غالب کی "اشاعت، لاہور کی ادبی
تاریخ کا اہم واقعہ ہے ..." الفلاح، لاہور میں نقوش کے
غالب نمبر کی تقریب کی روداد۔ (شمارہ ۱۱۴، ص ۳۷ - ۳۹)

۲۲۔ گیان چند، ڈاکٹر

۱۔ خط بنام محمد طفیل بسلسلۂ نسخۂ غالب

۱۲ جنوری ۱۹۷۰ء کے خط سے:
"... نسخۂ عرشی زادہ ... پر حکمِ امتناع اب بھی ہے پاکستان
کا تو ذکر کیا ہندوستان میں بھی ہر شخص محض نقوش ہی کے طفیل
اس نسخے کا مطالعہ کر سکتا ہے ..."

(شمارہ ۱۱۶، ص ۳۷۷ - ۳۷۸)

۲۔ بیاضِ غالب کی اصلاحیں

"اصلاحوں کے جائزے اور تجزیے سے واضح ہو جاتا ہے

کہ غالب نے اتنی تھوڑی عمر ہی میں دقت اور اشکال سے سلاست کی طرف سفر شروع کر دیا تھا۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۳۷۹-۴۰۴)

۳- کیا نودریافت بیاض کا کاتب غالب نہیں؟

یکم اگست ۱۹۷۰ء سے آخر دسمبر ۱۹۷۰ء تک "ہماری زبان" علی گڑھ کے صفحات پر ایک دلچسپ تحقیقی بحث جاری رہی کہ بھوپال سے دریافت شدہ مخطوطۂ دیوانِ غالب کا کاتب کون ہے، بحث کی ابتداء ڈاکٹر انصار اللہ نظر، شعبۂ اردو مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ نے کی، اکبر علی خان عرشی زادہ، راقم الحروف، ڈاکٹر ابو محمد سحر اور ڈاکٹر سید حامد حسین نے اس میں حصہ لیا۔

(شمارہ ۱۱۶، ص ۵۱۹-۵۹۷)

۴- نودریافت مخطوطہ کیا غالب کے ہاتھ کا ہے؟

ہماری زبان علی گڑھ یکم دسمبر ۱۹۷۰ء کی اشاعت سے ماخوذ ڈاکٹر گیان چند کا موضوعِ زیرِ بحث پر محاکمہ۔

(شمارہ ۱۱۶، ص ۵۶۹-۵۷۳)

۵- مخطوطۂ غالب ۔۔ تشکیک کی کیفیت

ہماری زبان، علی گڑھ ۱۱ دسمبر ۱۹۷۰ء کی اشاعت سے ماخوذ ڈاکٹر گیان کا جائزہ:

"۔۔۔ تمام اعتراضات کا شافی جواب ممکن نہیں اس لیے تشکیک کی ایک کیفیت باقی رہ جاتی ہے۔۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۵۷۳-۵۷۶)

۲۔ دیوانِ غالب کا نو دریافت مخطوطہ... مزید مشاہدات

"ڈاکٹر انصار اللہ نظر نے یہ بحث چھیڑی کہ یہ مخطوطہ بخطِ غالب نہیں۔ اس سلسلے میں متعدد مضامین اور مراسلے شائع ہوئے... میں نے مخطوطے کا بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ میرے ذہن میں تذبذب اور تشکیک کے جو بادل تھے وہ چھٹ گئے۔" مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ نسخے کے بخطِ غالب ہونے والے شواہد، اس کے بخطِ غیر ہونے والے دلائل کے مقابلے میں بدرجہا قوی تر ہیں..."

(شمارہ ۱۱۶، ص ۵۸۴-۵۹۷)

۲۳۔ گیلانی، مبارک اکمل

بیاضِ غالب کی تصحیح

"بیاضِ غالب کے متن کی بعض اغلاط کی نشاندہی۔"

(شمارہ ۱۱۴، ص ۲۶-۲۹)

۲۴۔ لطیف عارف

بیاضِ غالب کی تصحیح

"بیاضِ غالب کے متن کی بعض اغلاط کی نشاندہی۔"

(شمارہ ۱۱۴، ص ۳۰)

۲۵۔ مالک رام

ا۔ عکسی خط بنام محمد طفیل (بسلسلۂ غالب)

۲۰ نومبر ۱۹۶۹ء کے عکسی خط سے:

"یہاں دیوانِ غالب کی اشاعت کا معاملہ کھٹائی میں پڑ گیا...
"گلِ رعنا" غالب کے اصل خطی نسخے کا عکس حاصل... ہو جائے

تو آپ کی سات پُشت کو دُعا دوں گا ۔ ۔ ۔ ۔ نقوش کے غالب نمبر
کا دوسرا حصّہ ۔ ۔ ۔ ہم تک کیوں کر پہنچے گا ؟ ۔،،

(شمارہ ۱۱۶، ص ۳۷۴/الف)

۲۔ خط بنام محمد طُفیل (بسلسلۂ بیاضِ غالب)

۲۰ر دسمبر ۱۹۶۹ء کے خط سے :

"۔ ۔ ۔ ۔ آپ کا شائع کردہ دیوان (بخطِ غالب) مجھے کیوں کر اور
کب تک پہنچ سکتا ہے ؟ ۔ ۔ ۔ ۔،، (شمارہ ۱۱۶، ص ۳۷۷)

۲۶۔ مُبصّر (امروز)

تبصرہ بر غالب نمبر ۲ ۔ ۔ ۔ بیاضِ غالب

نقوش، غالب نمبر ۲، پر روزنامہ امروز لاہور کا تبصرہ :

"غالب کی اس یادگار دستاویز کی اشاعت کو ممکن بنانے اور
اس کے ایک ایک لفظ کی شایان شان کتابت اور طباعت
میں محمد طُفیل نے جس لگن اور باریک بینی کا ثبوت دیا ہے اُسے
دیکھتے ہُوئے قاری پکار اُٹھتا ہے ۔ محمد نقوش زندہ باد ۔،،

(شمارہ ۱۱۴، ص ۴۴ ۔ ۴۶)

۲۷۔ مُبصّر (پاکستان ٹائمز)

غالب کا نو دریافت دیوان Ghalib's New Found Divan

پاکستان ٹائمز لاہور، ۱۲ر اپریل ۱۹۷۰ء کا نقوش غالب نمبر ۲ پر
انگریزی میں ریویو :

" On the whole Mr. Tufail deserves for
his efforts a word of cheer!

(شمارہ ۱۱۴، ص ۴۹ ۔ ۵۰)

۲۸- مُبصّر (جنگ) تبصرہ بر غالب نمبر ۲

نقوش غالب نمبر ۲ پر روزنامہ جنگ کا تبصرہ :

"نو دریافت بیاضِ غالب کی شمولیت نے نقوش کی اشاعت پر غالب کو وہ مقام عطا کر دیا ہے جس تک کسی اور کی رسائی یقیناً ممکن نہیں . . ."
(شمارہ ۱۱۴، ص ۴۶-۴۷)

۲۹- مُبصّر (مشرق)

تبصرہ بر غالب نمبر ۲

نقوش، غالب نمبر ۲ پر روزنامہ مشرق کا تبصرہ :

"نقوش نے اپنا پہلا غالب نمبر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا تھا۔ اب جو دوسرا غالب نمبر اس نے شائع کیا ہے، اُس نے اُردو ادب میں تاریخی واقعے کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ بیاضِ غالب کے علاوہ بھی اس نمبر میں چند قیمتی دستاویز اور مقالے شامل ہیں۔"
(شمارہ ۱۱۴، ص ۴۷-۴۹)

۳۰- محمد آفاق

کچھ نو دریافت دیوان غالب کے بارے میں

ہماری زبان، علی گڑھ، ۱۵- دسمبر ۱۹۷۰ء سے ماخوذ :

"یہ دیوان ۱۲۳۷ھ کے بجائے ۱۲۷۳ھ میں لکھا گیا ہو، سہواً عددوں کی ترتیب بدل گئی ہو . . . "ماہرینِ غالبیات اس پہلو پر بھی غور فرمائیں۔" (شمارہ ۱۱۶، ص ۵۷۸)

۳۱- محمد خان، کرنل

تقریبِ افتتاح نقوش، غالب نمبر ۲

"نقوش کا یہ نمبر جو ایک مارشل خاندان کے شاعر فرزند یعنی اسد اللہ خان غالب کے نام سے موسوم ہے ہمارے دل کی دھڑکن ثابت ہوگا۔۔۔" مجھے یقین ہے کہ آئندہ بھی اس شانِ یکتائی کے ساتھ کتابِ دل کی تفسیریں پیش کرتا رہے گا اور اپنے جرنیل مُدیر کی کمان میں قارئین کے دل و نگاہ کو مُسخّر کرتا رہے گا۔۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۴۹۶ - ۴۹۸)

۳۲- محمد طُفیل

۱- اِس شمارے میں (تذکرۂ غالب)

"اِس شمارے میں" کے تحت دیوانِ غالب کے قدیم ترین نسخے کے بارے میں ایک اہم مضمون کی طرف اشارہ۔

(شمارہ ۱۱۲، ص ۶)

۲- طلوع ۔۔۔ بسلسلۂ غالب

تو دریافت بیاضِ غالب کی پیشکش :

"غالب کی جو بیاض اِدھر اُدھر ہوگئی تھی اُسے قدرت نے سب پر ظاہر کر دیا۔۔۔ 'خطرہ' شادیٔ مرگ کا ہے!"

(شمارہ ۱۱۳، ص ۳)

(شمارہ ۱۳۵، ص ۱۳، ۷)

۳- اِس شمارے میں ۔۔۔ تذکرۂ غالب

"۔۔۔ وہ کام جو قریب ناممکن تھا، ممکن ہوگیا۔ اب اگر میں یہ کہوں کہ پوری ایک صدی میں غالب پر جو کچھ چھپا ہے، اُس میں یہ سب سے قیمتی دستاویز ہے تو اس میں

قطعاً کوئی مُبالغہ نہ ہوگا۔" (شمارہ ۱۱۳، ص ۴)

۴۔ اِس شُمارے میں۔۔ بسلسلۂ غالب

"گزشتہ سال اُردو کی ادبی تاریخ کا سب سے اہم واقعہ پیش آیا۔۔۔ غالب کی۔۔۔ ایک پوری بیاض ان کے قلم سے لکھی ہوئی دریافت ہوگئی۔۔۔۔ یہ نادر اور بے بہا بیاض۔۔۔۔ چھاپ کر ہم نے۔۔۔ فخر کا احساس کیا ہے۔"

(شمارہ ۱۱۴، ص ۶۔۸)

۵۔ بیاضِ غالب کا نام

بیاضِ غالب کا نام کیا رکھا جائے؟۔۔ چار نقطہ ہائے نظر پیش کئے گئے ہیں۔۔۔ "اگر فیصلہ شہروں کے اعتبار سے نہیں کرنا ہے تو اس اعتبار سے کر لیجئے کہ یہ سب سے پہلے چھپا کہاں؟"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۲، ۳/الف)

۶۔ طلوع۔۔ ذکرِ غالب

"جب میں سیر کو نکلوں گا اور میری ملاقات اسداللہ خاں غالب۔۔۔۔ سے ہوگی تو وہ مجھے خوب گھٹ کے گلے ملیں گے۔۔۔ "ارے، طفیل صاحب!" "قبلہ۔۔۔۔ اسداللہ خان صاحب۔۔۔ بندہ بھی ملاقات کا مُتمنّی تھا۔" "ہم بھی مُشتاق تھے۔" غالب کو ملاقات کا اشتیاق اس لیے تھا کہ میں نے اُن کی وہ بیاض ڈھونڈ ڈھانڈ کے چھاپ دی تھی جو ۱۸۵۷ء کے انقلاب میں گم ہوگئی تھی۔۔۔"

(شمارہ ۱۳۱، شمارہ ۱۳۵، ص ۳۸، ۳۹)

۷۔ طلوع ۔۔ ذکرِ غالب

"میں اپنی کتھا لکھتا ہوں ۔۔۔ یہ غالب کی وہ بیاض ہے جو ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں گم ہوگئی تھی۔ اِسے پہلی بار "نقوش" کے صفحات پر ہی پڑھا گیا۔ اس کی دریافت بھی ایک دوسرے "امریکہ" کی دریافت تھی۔"
(شمارہ ۱۳۲، شمارہ ۱۳۵، ص ۳۹، ۷)

۸۔ خط بنام عبدالقوی دسنوی ۔۔۔ یہ سلسلۂ غالب

۱۶ر جنوری ۱۹۷۱ء کے خط میں غالب کا ذکر اور دیوانِ غالب بخطِ غالب عرف نسخۂ عرشی زادہ کا تذکرہ۔
(شمارہ ۱۳۵، ص ۸۰۹)

۳۳۔ مہر، مولانا غلام رسول

۱۔ بیاضِ غالب کی دریافت

نقوش کے غالب نمبر حصۂ دوم کی افتتاحی تقریب میں پڑھا گیا۔
"میرا احساس یہ ہے کہ یہ مرزا غالب کے متعلق آخری بڑی دریافت ہے ۔۔۔"
(شمارہ ۱۱۴، ص ۱۱۔۸)

۲۔ بیاضِ غالب کی دریافت

"یہ سال مرزا سے متعلق بعض نوادر کی دریافت اور تہذیب و طباعت کے اعتبار سے بھی بڑا ہی برکت اور ثروت مند ثابت ہوا۔"

"معلوم ہوتا ہے کہ صد سالہ برسی کے سال کی ایسی ہی کوئی پُراسرار کشش اور ایسا ہی کوئی ناشناسا جذبہ یہ نادر اور ادبی خزانے منظرِ عام پر لے آیا۔ ان میں سب سے زیادہ بیش قیمت اور بے بہا

گنجینہ۔ (شمارہ ۱۱۶، ص ۵۰۹-۵۱۴)

۳۴۔ نامہ نگار (پاکستان ٹائمز)

نادر نسخۂ غالب کا اجراء — Rare Nuskha of Ghalib Launched.

بیاضِ غالب کے اجراء کی روداد

(شمارہ ۱۱۴، ص ۵۱)

۳۵۔ نظر، ڈاکٹر محمد انصار اللہ

۱۔ کیا نودریافت بیاض کا کاتب غالب نہیں ؟

ہماری زبان علی گڑھ یکم اگست ۱۹۷۰ء سے ماخوذ ایک مقالہ جس میں کہا گیا ہے کہ یہ دیوان بخط غالب نہیں۔

(شمارہ ۱۱۶، ص ۵۱۹-۵۲۷)

۲۔ بیاضِ غالب کے بارے میں بعض شکوک

ہماری زبان، علی گڑھ ۱۵ ستمبر ۱۹۷۰ء سے ماخوذ:

"... یہ واقعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ دیوان مرزا اسداللہ خان غالب نے نہ لکھا اور نہ اسے دیکھا۔۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۵۳۱-۵۳۳)

۳۔ نودریافت دیوانِ غالب کا کاتب کون ؟

ہماری زبان، علی گڑھ یکم اکتوبر ۱۹۷۱ء سے ماخوذ:

کہا گیا ہے کہ یہ غالب کا خود نقل کردہ نسخۂ دیوان نہیں۔ اسے بخطِ غالب ماننے والوں کے پاس نہ کوئی مستحکم بنیاد ہے اور نہ کوئی ایسی دلیل جو محض قیاس پر مبنی نہ ہو۔

(شمارہ ۱۱۶، ص ۵۳۴-۵۳۶)

۴۔ دیوانِ غالب کا تب کون؟

ہماری زبان، علی گڑھ کی ۱۵ر اکتوبر ۱۹۷۰ء، ۲۲ر اکتوبر ۱۹۷۰ء اور یکم نومبر ۱۹۷۰ء کی اشاعتوں سے ماخوذ: "مضامین کا حاصل یہ کہ زیرِ بحث" دیوان "غالب" کا ہے نہ بخطِ غالب ہے۔

(شمارہ ۱۱۶، ص ۵۳۹ - ۵۶۱)

۵۔ دیوانِ غالب کا مُتنازعہ نُسخہ

ہماری زبان، علی گڑھ ۲۲ر دسمبر ۱۹۷۰ء سے ماخوذ: "میرا خیال یہ ہے کہ یہ نُسخہ، بخطِ غالب نہیں ہے ... یہ نُسخہ، بخطِ غالب نہیں ٹھہرتا ..." (شمارہ ۱۱۶، ص ۵۸۰ - ۵۸۴)

۳۶۔ وحید قریشی، ڈاکٹر

کچھ بیاضِ غالب کے بارے میں

مجموعی اعتبار سے طُفیل صاحب کا یہ کارنامہ اُردو ادب میں گراں قدر اضافہ ہے۔ مدیرِ نقوش اور نثار احمد فاروقی، محقق اور نقّادوں کے شکریے کے مستحق ہیں۔ اُن کی اِس دریافت سے غالبیات کے مُطالعے میں نئی راہیں کُھل گئی ہیں۔

(شمارہ ۱۱۶، ص ۵۱۵ - ۵۱۸)

۳۷۔ وقار عظیم، پروفیسر سیّد

غالب کی تلاش (تقریب بہ سلسلۂ بیاضِ غالب)

"نقوش کے ایک دو نہیں سبھی شمارے ہماری سمیٹی ہوئی دولت کے بیش بہا جواہر ہیں اور بلاشُبہ سب سے بڑی قیمت والا غالب کے ہاتھ کا لکھا ہُوا اُن کا وہ دیوانِ اُردو ہے جس کے

مُطالعے سے فکر، تنقید اور تفتیش کے نئے ابواب کھُلیں گے
اور ہمارے دل سے اُس مجاہد کے حق میں دُعائیں نکلیں گی جس
کی لگن اور دل سوزی کی بدولت یہ گوہرِ آب دار
ہم تک پہنچا۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۴۹۹-۵۰۱)

٨
نایاب نگارشاتِ
غالب
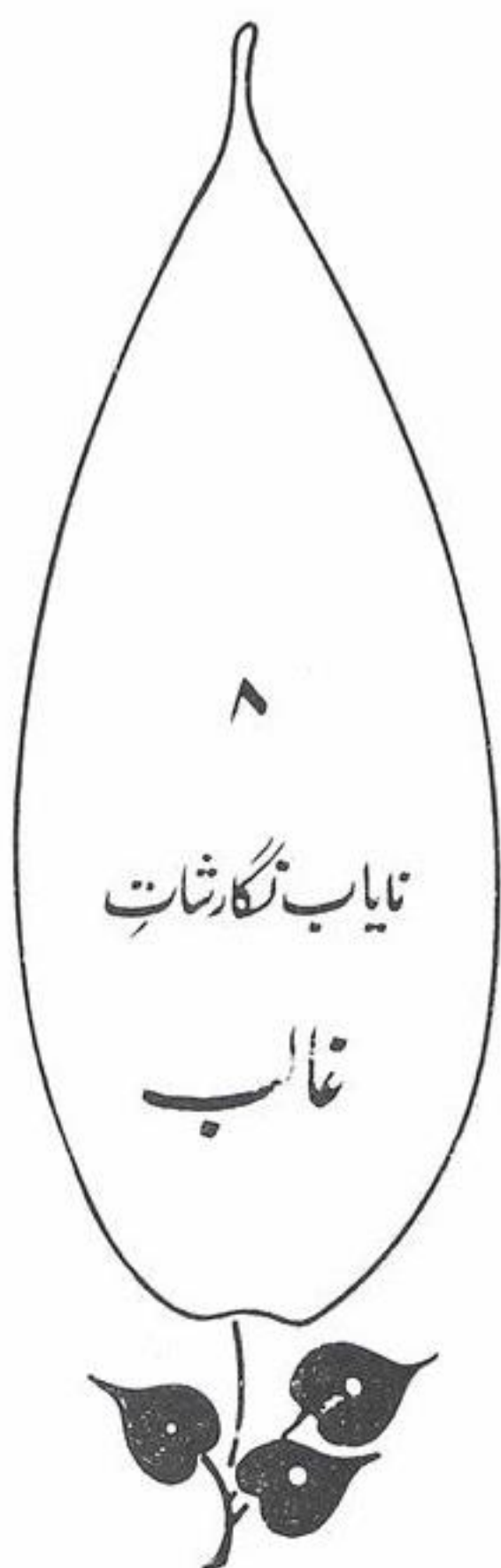
۱۔ آفاق احمد

غالب کے نو دریافت خطوط

" غالب صدی کے دوران دوسری اہم دریافت، غالب کے تین خطوط ہیں۔ ۲۵ جولائی ۱۹۶۹ء کو یہ خط دریافت کیے گئے۔ اِن میں سے ایک خط فارسی میں ہے اور باقی دو خطوط اردو میں۔ اردو والے خطوط غیر مطبوعہ ہیں۔ یہ خطوط مولانا عباس رفعت شروانی کے نام ہیں۔ مولانا عباس رفعت، مرزا غالب کے بھوپالی شاگردوں میں ممتاز مقام کے مالک تھے۔ یہ خطوط، غالب نے ۱۲۷۸ء میں مولانا عباس رفعت کو تحریر کیے۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۹۵۔ ۹۹)

۲۔ حامد حسین، ڈاکٹر سید

غالب کے نام دو غیر مطبوعہ خطوط

مولانا عباس رفعت کے دو خطوط جو غالب کے نام تحریر کیے گئے ہیں۔ (شمارہ ۱۲۵، ص ۳۴۴۔ ۳۴۸)

۳۔ صدیقی، ڈاکٹر ظہیر الدین غالب کی ایک تقریظ

سر سید کے تصحیح کردہ آئینِ اکبری ایڈیشن پر غالب کی تقریظ

(شمارہ ۱۱۱، ص ۱۶۴۔ ۱۶۸)

۴۔ عابدی، سیّد وزیر الحسن

۱۔ اٹھارہ خطوط: سولہ غالب کے اور دو غالب کے نام

"زیرِ نظر شمارے خطوط نمبر ا میں ۶۵ ویں صفحے سے ۷۵ ویں صفحے تک جو رقعات درج ہیں، اُن کی اصلیں، عکسی صورت میں شائع کی جا رہی ہیں۔ ان میں سولہ خط غالب کے ہیں اور دو غالب کے نام۔ 'نقوش' کی اس پیشکش سے غالبیات میں کئی لحاظ سے اضافہ ہوتا ہے۔" (شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۲۹۔ ۳۲)

۲۔ غالب کے سات فارسی خط (مکتوب الیہ کی بیاض سے)

(باغِ دودر) کے خطوط میں تفضّل حسین خان کے نام غالب کے سات فارسی خط درج ہیں۔" ۔۔۔ اب پنجاب یونیورسٹی لائبریری (لاہور) میں محفوظ ایک بیاض ذخیرۂ شیرانی" سے یہ خطوط ملے ہیں۔ اصل خطوں کا عکس مع اُردو ترجمہ اور ضروری توضیحات۔

(شمارہ ۱۱۳، ص ۳۵۲۔ ۳۷۱)

۵۔ عبدالستّار صدیقی، ڈاکٹر

۱۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔۔۔ تذکرۂ غالب

۲۳۔ ستمبر ۱۹۴۰ء کے اس خط میں غالب کے ایک خط جو میر واجد علی خان بلگرامی کے نام اور ایک خط ناطق مکرانی کا اور اس کا جواب جو غالب کی طرف سے ہے، کا ذکر موجود ہے۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۳)

۲۔ خط بنام مالک رام ۔۔۔ تذکرۂ غالب

۹ رمارچ ۱۹۵۵ء کا خط ۔۔ غالب کے قلم سے لکھے ہوئے

دو تین خطوط کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۲، ص ۷۰)

۶۔ عرشی، امتیاز علی

۱۔ دیوانِ غالب اُردو کا ایک اور نادر مخطوطہ

دیوانِ غالب کے ایک مخطوطے جسے نسخۂ بدایوں کا نام دیا گیا ہے، کا تعارف۔ بعض "اسباب وجوہ کی بناء پر یہ نسخہ، غالب پر کام کرنے والوں کے لیے دلچسپ بھی ہے اور اہم بھی۔" (شمارہ ۸۱-۸۲، ص ۵-۱۱)

۲۔ غالب کی نئی فارسی تحریریں

"برہانِ قاطع" پر غالب کی تنقیدیں۔ "برہانِ قاطع" کے جس نسخے کے حاشیوں پر لکھی گئی تھیں، وہ نسخہ، رضا لائبریری، رامپور میں محفوظ ہے۔ اس نسخے کے اوراق سے غالب کی ۵۲ عبارتیں دی گئی ہیں جو غالبیات میں معقول اضافہ ہیں۔

(شمارہ ۱۰۳، ص ۵۲۷-۵۳۷)

۳۔ خط بنام عبدالرزّاق راشد۔ تذکرۂ غالب

۲۹ر اپریل ۱۹۶۴ء کا خط۔۔ رسالہ "تحفہ" کی جلد ہشتم کا آٹھواں اور نواں نمبر (یعنی اس کا وہ تراشا) جس میں رنگی کی بیاض سے مرزا غالب کی ایک غزل کا ذکر۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۱۰-۱۱۱)

۴۔ خط بنام ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو۔۔۔ تذکرۂ غالب

۲۳ر مئی ۱۹۴۹ء کا خط۔۔۔ غالب کے مخمّس کا ذکر جو دہلی اردو اخبار کے تتمّے مورخہ ۱۷-اپریل ۱۸۵۳ء مطابق، رجب ۱۲۶۹ھ

سے نقل کیا گیا۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۳۶-۱۳۷)

۵۔ دیوانِ غالب کا ایک نادر انتخاب

رضا لائبریری، رامپور میں دیوانِ مومن کا ایک بیش قیمت مخطوطہ ہے جو مومن کا دیکھا ہوا اور اُن کا اصلاحی ہے۔ اِس مخطوطے میں ورق ۱۶ ب سے دیوانِ غالب اُردو کا انتخاب شروع ہوتا ہے جو ورق ۲۱ ب پر ختم ہوگیا ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں اس انتخابِ دیوانِ غالب کے کوائف پیش کیے گئے ہیں۔

(شمارہ ۱۱۳، ص ۳۱۳-۳۲۶)

۷۔ غالب ۱۔ خطوطِ غالب

۱۔ خط بنام عبدالغفور سرور، مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۸۶۶ء، ص ۵۷۷-۵۷۸

۲۔ خط بنام امین الدین احمد خان والیٔ لوہارو، ۳ مارچ ۱۸۶۷ء، ص ۵۷۸

۳۔ خط بنام زکی دہلوی، ۹ جنوری ۱۸۶۸ء، ص ۵۷۸-۵۷۹

۴۔ خط بنام نواب امین الدین احمد خان، تاریخ ندارد، ص ۵۷۹-۵۸۰

۵۔ خط بنام عزیز صفی پوری، تاریخ ندارد، ص ۵۸۰-۵۸۱

۶۔ خط بنام عزیز صفی پوری، تاریخ ندارد، ص ۵۸۱

۷۔ خط بنام نامعلوم، تاریخ ندارد، ص ۵۸۱-۵۸۲

۸۔ خط بنام علائی، تاریخ ندارد، ص ۵۸۲-۵۸۴

(شمارہ ۷۹-۸۰، ص ۵۷۷-۵۸۴)

۲۔ مکاتیبِ غالب بنام قاضی عبدالجمیل جنوں بریلوی

جنوں بریلوی کے نام غالب کے بارہ خط۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۷۱-۷۲)

۳۔ غالب کا خط، مکتوب الیہ نامعلوم

"شادی بادشاہ کے فرزند ارجمند کی اور ... رُقعے لکھے جائیں گے صمصام الدولہ کی طرف سے ... مجھ کو ہدایت کیجئے کہ نگارش کا کیا انداز ہو۔" (شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۷۳۔۷۴)

۴۔ خطوطِ غالب بنام نجف علی

نجف علی کے نام غالب کے دو خط۔ دونوں خطوط پر کوئی تاریخ درج نہیں۔ اِن خطوں کا عکس "بخطِ غالب" کے تحت ص ۱۹ اور ۲۰ پر چھپا ہے۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۷۴۔۷۵)

۵۔ تحریر مرزا غالب

جنوں بریلوی کے لیے غالب کا منشائے اصلاح۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۹۰)

۶۔ خطوطِ غالب بنام مولانا محمد نعیم الحق آزاد

۱۔ غالب کا خط۔ نگاشتہ چہار شنبہ سیوم شعبان و نہم مارچ سال حال۔

۲۔ غالب کا دُوسرا خط۔ قطعاً بے تاریخ ہے۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۴۲۰۔۴۲۱)

۸۔ فاروقی، ڈاکٹر نثار احمد

نوادرِ غالب (بارہ غیر مطبوعہ خطوط)

غالب کے اِن بارہ خطوں میں سے ایک خط اردو کا ہے (بنام تفتہ) اور گیارہ خطوط فارسی میں لکھے گئے ہیں۔ آٹھ شیفتہ کے نام باقی تین مکتوب الیہم حقیر، تفتہ اور مولوی فضل اللہ ہیں۔ اِن خطوط کا ماخذ ایک قلمی بیاض (مخزونہ نثار احمد فاروقی)، ۱۸۵۷ء

سے پہلے لکھی گئی ہے۔ (شمارہ ۹۶، ص ۷-۲۷)

۹۔ مالک رام

غالب کے فارسی قصیدے سے (کچھ نیا کلام)

مضمون نگار کو تین مخطوطات ایسے ملے جن سے غالب کے فارسی قصائد سے متعلق بعض نئی باتیں معلوم ہوئیں۔ ان میں سے پہلا نسخہ کتاب خانۂ شرقیہ، بانکی پور (پٹنہ) میں ہے۔ یہ ۱۸۴۱ء میں شیفتہ کے لیے لکھا گیا، دوسرا آزاد لائبریری علی گڑھ کے ذخیرۂ شیفتہ میں ہے۔ یہ مخطوطہ پہلے نسخے کا تتمہ معلوم ہوتا ہے اور غالباً یہ بھی شیفتہ ہی کے لیے لکھا گیا۔ تیسرا مخطوطہ نواب علائی کا نسخہ ہے اور کتاب خانۂ رضائیہ رامپور میں ہے۔ (شمارہ ۹۷، ص ۲۱-۳۷)

۱۰۔ محمد طفیل

نایاب خطوطِ غالب

طفیل کے "روزنامچہ"، آکسفورڈ ۲۱۔ اگست ۱۹۴۸ء سے:

"میرے پاس ہزاروں نایاب خطوط ہیں، غالب کے بھی جن کا کاغذ بوسیدہ ہو کر خراب ہو رہا ہے مگر انہیں محفوظ رکھنے کا ... اہتمام نہیں ہو رہا۔"

(شمارہ ۱۳۵، ص ۳۰۱)

۱۱۔ مسعود حسن رضوی، سید

۱۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ... تذکرۂ غالب

۱۸ ستمبر ۱۹۴۱ء کا خط۔ غالب کے پچاس فارسی خطوط کی نقول کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۳۹)

۲۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ... تذکرۂ غالب

۲۵ رفروری ۱۹۴۴ء کا خط، غالب کے غیر مطبوعہ خطوط کی اشاعت اور ان کی نقول فراہم کرنے سے متعلق ہے جن کی تعداد پچاس کے قریب ہے۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۴۱۲)

۱۲۔ مسلم ضیائی

میخانۂ آرزو سرانجام

غالب کے کلیاتِ نثر و نظم کے اوّلین مخطوطے مخزونہ انجمن ترقیٔ اُردو، کراچی کا تعارف۔ (شمارہ ۱۱۳، ص ۳۴۵-۳۴۷)

۱۳۔ مہر، غلام رسول، مولانا

خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب

۲۹ رمارچ ۱۹۴۵ء کے خط میں سفرِ کلکتہ کے دوران باندہ میں قیام کے وقت لکھی گئیں کچھ غزلوں کے حوالے، جو نسخۂ شیرانی سے ملے۔

(شمارہ ۱۰۹، ص ۴۸۴)

۹
غالب کی عکسی تحریریں

۱۰ اطہر شیر :

۱۔ صوفی مُنیری کے کلام پر غالب کی تحریر

صوفی مُنیری کو غالب سے تلمذ حاصل تھا ۔ اطہر شیر نے دیوان صوفی مُنیری کے ایک صفحے کا عکس شائع کرایا ہے ۔ حاشیے پر غالب کی اصلاح ہے ۔ (شمارہ ۱۱۶، ص ۱۱۷)

۲۔ ایک لفافے پر غالب کی تحریر

اطہر شیر نے ایک لفافے کا عکس شائع کرایا ہے جس پر پتہ غالب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے ، لفافے کا خط لاپتہ ہے ۔

(شمارہ ۱۱۶، ص ۱۱۸)

۲۔ جنوں بریلوی ، قاضی عبدالجمیل

عکسی تحریر جنوں بہ اصلاحِ غالب

خطوط تمیر کی پہلی جلد میں عکسی خطوط جنوں شاگرد غالب کے تحت (۲۱ - ۳۳) جنوں کے تیرہ خطوں کے عکس چھاپے گئے ہیں ۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۲۱ - ۳۳)

۳۔ عرشی زادہ ، اکبر علی خاں — خامۂ غالب کی گوہر افشانی

بخطِ غالب البم سے چار نادر تحریریں :

۱۔ دو شعر جو غالب نے بیدل کی دو مثنویوں کی توصیف میں نظم کر کے ان مثنویوں کے مخطوطوں پر بقلمِ خود درج کئے۔ مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

۲۔ غالب کے ایک مطبوعہ خط کا عکس جس میں ترجمہ ابوالفدا کی جلد کے واپس بھیجنے کا تذکرہ ہے۔

۳۔ غالب کے ایک غیر مطبوعہ خط کا عکس جو معرکۂ قاطع برہان کے زمانے میں لکھا گیا اور اس کے مکتوب الیہ علائی یا نیر رخشاں ہو سکتے ہیں۔ (شمارہ ۱۳۴، ص ۹۴ - ۹۸)

۴۔ غالب

۱۔ عکسی خط مرزا غالب

علائی کے نام غالب کے خط کا عکس، اصل لفافے کی عکسی تحریر سمیت۔ (شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص ۵۶ کے بعد دو صفحے)

۲۔ عکسی خطوطِ غالب بنام جیتوں

خطوط نمبر کی پہلی جلد میں "عکسی خطوطِ غالب" کے زیر عنوان ص ۱-۲۰) اٹھارہ خطوط کے عکس چھاپے گئے ہیں۔ ان میں سے خط نمبر ۱۱ اور ۱۶ غالب کے خط نہیں ہیں لیکن انہیں غالب کے خط بتایا گیا ہے۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۱۲، ۱۴ - ۱۷، ۱۹ - ۲۰)

۳۔ عکسی خطوطِ غالب بنام نجف علی

نجف علی کے نام غالب کے دو خطوط کے عکس (بر صفحہ ۱۹ اور ۲۰) یہی خط نستعلیق کتابت میں بھی بر صفحہ ۴، اور ۵، شامل ہیں۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۱۹ - ۲۰)

۴۔ غالب کے خط کا عکس (مکتوب الیہ نامعلوم)

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۱۷)

۵۔ عکسی تحریر مرزا غالب

جنون بریلوی کے لیے غالب کا منشائے اصلاح بخطِ غالب۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۳۳)

۶۔ بیاضِ غالب ۔۔ عکسی تحریر اور نستعلیق متن

غالب کے اُردو دیوان کی پہلی قرأت، بخطِ غالب بیاض۔۔۔۔
غالب کے اُردو دیوان کا اوّلین اور قدیم ترین دستیاب متن۔
غالبیات کی سب سے زیادہ قیمتی دریافت۔

(شمارہ ۱۱۳، ص ۹ - ۳۱۲)

۷۔ عکس "گُلِ رعنا"، بخطِ غالب

گُلِ رعنا بخطِ غالب کے چار صفحات کے عکس مُتعارفہ ڈاکٹر سیّد مُعین الرحمٰن:

۱۔ گُلِ رعنا نُسخۂ غالب کے دیباچے کے آخری صفحے کا عکس۔
۲۔ گُلِ رعنا بخطِ غالب کے حصّۂ اُردو کا آخری صفحہ۔
۳۔ گُلِ رعنا بخطِ غالب) کے حصّۂ فارسی کے ایک صفحے کا عکس
۴۔ گُلِ رعنا بخطِ غالب کے آخری صفحے کا عکس۔

(شمارہ ۱۱۳، ص ۳۳۰ - ۳۳۳)

۸۔ عکسی خط مرزا غالب

غالب کے ایک خط کا عکس (مُتعارفہ مُسلم ضیائی) یہ خط سجّاد میرزا، ابن ناظر سیّد حسین میرزا، ابن نواب حُسام الدین حیدر خان

نامی کے نام ہے، تاریخ ندارد۔ (شمارہ ۱۱۳، ص ۳۴۸)

۹۔ عکسی خط مرزا غالب

میر بندہ علی کے نام غالب کا ۱۸ جنوری ۱۸۶۴ء کا خط جسے اُن کے نواسے سید مُصطفےٰ مرزا سے مُسلم ضیائی صاحب نے حاصل کیا۔

(شمارہ ۱۱۳، ص ۳۴۹۔ ۳۵۰)

۱۰۔ عکسی خط مرزا غالب

غالب کے خط مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۶۵ء کا عکس۔ یہ خط سجاد مرزا ابن حُسین مرزا کے نام ہے اور تھوڑے سے فرق کے ساتھ "خطوط غالب" مرتبہ مہر میں موجود ہے۔ بصورتِ موجود اس خط کو مُسلم ضیائی نے مُتعارف کرایا ہے۔ (شمارہ ۱۱۳، ص ۳۵۱)

۱۱۔ عکسی تحریر غالب

مولانا عباس رفعت کے نام غالب کے تین خط غالب کے اپنے خط میں عکس کے ذریعے پیش کئے گئے ہیں۔ اُردو کے دو خطوں کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ غیر مطبوعہ ہیں۔ ایک خط فارسی کا ہے۔ یہ پہلے چھپ چکا ہے۔

(شمارہ ۱۱۶، ص ۹۶ اور ۹۷ کے مابین)

۱۲۔ کلّیاتِ غالب پر غالب کی تحریر

کُلّیاتِ غالب فارسی (مملوکہ خُدا بخش لائبریری پٹنہ) کے ایک صفحے کا عکس جس کے حاشیے پر غالب کی تحریر ہے۔ یہ کتاب نواب مُصطفےٰ خان کے لیے ۱۲۵۰ھ میں لکھی گئی، غالب نے اس پر نظرِ ثانی کی اور بعض جگہ حاشیے خود تحریر کئے۔

(شمارہ ۱۱۶، ص ۱۱۵)

۱۳- دیوانِ غالب کے حاشیے پر غالب کی تحریر

دیوانِ غالب فارسی (خدا بخش لائبریری پٹنہ) کے تین صفحات کا عکس، سنِ کتابت ۱۲۵۴ھ، کاتب غالب کے شاگرد۔ حاشیے پر غالب کی تحریر ہے۔ (شمارہ ۱۱۶، ص ۱۱۶/ الف۔ ب)

۱۴- صوفی مُنیری کے کلام پر غالب کی تحریر

غالب کے شاگرد صوفی مُنیری کے کلام کو دیکھ کر غالب نے حاشیے پر اپنے ہاتھ سے تصحیح کی، ایک صفحے کا عکس (عطیہ: اطہر شیر)۔ (شمارہ ۱۱۶، ص ۱۱۷)

۱۵- ایک لفافے پر غالب کی تحریر

ایک لفافے کا عکس جس پر غالب نے اپنے قلم سے پتہ لکھا ہے۔ لفافے کا خط لاپتہ ہے۔ (شمارہ ۱۱۶، ص ۱۱۸)

۱۶- بخطِ غالب، دو شعر

بیدل کی دو مثنویوں "محیطِ اعظم" اور "طورِ معرفت" کی توصیف میں ان مثنویوں کے مخطوطوں (مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور) پر غالب کے قلم سے دو شعروں کا عکس۔ اس عکس کو اکبر علی عرشی زادہ نے متعارف کرایا ہے۔ (شمارہ ۱۲۴، ص ۹۵)

۱۷- عکسی خط مرزا غالب

غالب کے ایک خط کا عکس جسے اکبر علی عرشی نے شائع کرایا ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ یہ خط کن کے نام ہے۔ "غالب کے خطوط" مُرتبہ: خلیق انجم (مطبوعہ دہلی ۱۹۸۵ء) کی جلد دوم (ص ۶۹۲) کے مطابق یہ خط نواب امین الدین کے نام ہے (شمارہ ۱۲۴، ص ۹۶)

۱۸۔ عکسی خط مرزا غالب

غالب کے ایک خط کا عکس۔ عرشی زادہ نے اس خط کو غیر مطبوعہ بتایا ہے اور قیاس کیا ہے کہ اس کے مکتوب الیہ علائی یا نیر ہو سکتے ہیں۔ (شمارہ ۱۳۴، ص ۹۷۔۹۸)

۵۔ کسری منہاس جنوں و غالب

غالب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریروں کا ایک مجموعہ دستیاب ہوا ہے جس کا شمار نوادر میں ہونا چاہیئے۔۔۔۔ اس کے مصنف غالب خود نہیں، بلکہ غالب کے ایک شاگرد قاضی عبدالجمیل جنوں بریلوی ہیں۔" اس بیاض کے مشمولات کا تعارف۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۷۶۔۹۰)

۶۔ مسلم ضیائی

۱۔ عکسی خط مرزا غالب

سجاد میرزا کے نام غالب کے ایک خط کا عکس (متعارض مسلم ضیائی۔" یہ خط مطبوعہ ہے لیکن۔۔۔ اس کا عکس غالباً ابھی تک شائع نہیں ہوا۔۔۔" (شمارہ ۱۱۳، ص ۳۴۸)

۲۔ عکسی خط مرزا غالب

۱۸ر جنوری ۱۸۶۴ء کا لکھا ہوا غالب کا خط جس پر ۱۲۳۸ھ والی غالب کی مہر بھی ثبت ہے۔" یہ خط غیر مطبوعہ ہے۔" مکتوب الیہ میر بندہ علی عرف مرزا میر صاحب ہیں۔ مسلم ضیائی صاحب کو یہ خط میر بندہ علی کے نواسے سید مصطفےٰ میرزا سے حاصل ہوا۔ (شمارہ ۱۱۳، ص ۳۴۹۔۳۵۰)

۳۔ عکسی خط میرزا غالب

۵ار مارچ ۱۸۶۵ء کے غالب کے قلمی خط کا عکس مسلم ضیائی صاحب نے پیش کیا ہے۔ خط قدرے فرق کے ساتھ مولانا مہر کے مُرتبّہ "خطوطِ غالب" میں موجود ہے۔ (شمارہ ۱۱۳، ص ۳۵)

۷۔ نجف علی

عکسی مکاتیب بنام غالب

خطوط نمبر کی پہلی جلد میں "عکسی خطوطِ غالب" کے زیرِ عنوان (ص ۱۲۔ ۱۸) دو خطوں کے عکس چھاپے گئے ہیں۔ یہ غالب کے نہیں ہیں بلکہ غالب کے نام نجف علی کے خط ہیں۔ یہی دو خط نستعلیق کتابت میں ص ۱۷ اور ۴۷ پر بھی شاملِ اشاعت ہیں۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۱۳، ۱۶)

١٠

تصانیفِ غالب کے حوالے

۱۔ اختر اورینوی، ڈاکٹر

غالب کے ناشنیدہ اشعار

"غالب کا وہ کلام جسے "نے ناشنیدہ" کہا گیا ہے ایک اہم ذخیرہ ہے لیکن اس میں بہت سے جواہرات کے ساتھ ساتھ ناتراشیدہ قیمتی پتھر بھی ہیں اور کچھ خذف ریزے بھی" اکبر رضا جمشید نے غالب کے اُن اشعار کو جمع کیا ہے جو عام طور پر ناشنیدہ ہیں۔ ایسا یہ کتاب "نے ناشنیدۂ غالب" کے نام سے چھپ چکی ہے۔ (شمارہ ۱۱۱، ص ۹۸ - ۱۰۴)

۲۔ افقر موہانی

۱۔ خط بنام زُہیر کنجاہی ... تذکرۂ غالب

۲۷ مارچ ۱۹۶۰ء کا خط۔ "قادر نامہ" کا ذکر بعض ارباب علم سے سُنا ضرور مگر نہ مجھے تحقیق ہے کہ وُہ غالب کا لکھا ہُوا واقعی تھا، نہ چنداں ضرورت سمجھی کہ تصدیق کروں ...."

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۶۰ - ۲۶۱)

۲۔ خط بنام زُہیر کنجاہی ... تذکرۂ غالب

۲۴ اپریل ۱۹۶۰ء کا خط۔ "قادر نامہ" (غالب) کی تحقیق

سے مجھے بھی آگاہ کیا جائے، منتظر رہوں گا۔"

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۶۱-۲۶۲)

۳۔ خط بنام زُھیر کنجاہی ... تذکرۂ غالب

۲ دسمبر ۱۹۶۱ء کا خط۔ دیوانِ غالب کی تحسین کی گئی ہے :

"دیوانِ غالب تو سات ملکوں میں بار بار چھپا۔"

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۷۹)

۳۔ اکبر علی خاں

۱۔ نکات و رُقعات ۔ غالب کا ایک نادر مجموعہ

"نکات و رقعاتِ غالب" کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے :

"غالب کی تصنیفات میں "نکات و رقعات" کوئی نئی تصنیف نہیں ... اِس کے باوجود اِس مجموعے کی اہمیت اپنی جگہ باقی ہے اور یہ مُطالعۂ غالب میں ایک مُفید اور کار آمد اضافہ ہے ..." (شمارہ ۹۵، ص ۲۲۷ - ۲۳۶)

۲۔ ضمیمہ نسخۂ عرشی دیوانِ غالب، اُردو

دیوانِ غالب اُردو کا وہ ایڈیشن جو نسخۂ عرشی کے نام سے معروف ہے کئی لحاظ سے بڑا اہم کارنامہ ہے .. ایسے سارے مُنتشر و پریشان اشعار کو جو نسخۂ عرشی سے خارج ہیں یک جا کر دیا گیا ہے اور اس تدوین و ترتیب کو ضمیمۂ نسخۂ عرشی کے عنوان سے پیش کیا گیا ہے۔ (شمارہ ۱۰۱، ص ۱۸۶-۲۰۴)

۴۔ بجنوری، ڈاکٹر عبدالرحمٰن

مکتوب بنام مولوی عبدُالحق ... تذکرۂ غالب

بابائے اُردو کے نام، بجنوری کے دو مکاتیب مورخہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۱۶ء اور ۲۷ر جولائی ۱۹۱۷ء میں دیوانِ غالب کی طباعت کا ذکر آیا ہے۔ (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۵۷۹-۵۸۰)

۵- حبیب الرحمن خان

۱- خط بنام مالک رام -- تذکرۂ غالب

۲۹ر ستمبر ۱۹۴۱ء کے خط میں غالب کی ایک کتاب "پنج آہنگ" کا تذکرہ۔ (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۲۷۸)

۲- مکاتیب بنام امتیاز علی عرشی -- تذکرۂ غالب

۱۴ر مارچ اور ۲۵ر مارچ ۱۹۳۸ء کے خطوں میں "مکاتیبِ غالب" مُرتبہ عرشی کا تذکرہ۔ (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۲۷۴)

۶- حسرت موہانی

مکتوب بنام نشاط النساء بیگم

۱۱ر مارچ ۱۹۱۶ء کے خط میں دیوانِ غالب کا حوالہ آیا ہے۔

(شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۶۱۹)

۷- صدیقی، ڈاکٹر عبدالستار

۱- خط بنام امتیاز علی عرشی -- تذکرۂ غالب

۵ر مارچ ۱۹۴۲ء کا خط۔ اس میں الہ آباد میں چھپے ہوئے "غالب" کے دیوان کا بڑے لطیف انداز سے ذکر کیا گیا ہے۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۹)

۲- خط بنام امتیاز علی عرشی -- تذکرۂ غالب

۸ر ستمبر ۱۹۴۲ء کا ایک خط۔ غالب کے رسالے "تیغِ تیز"

نیز اُن کے ایک مجموعۂ اِنشائے غالب کا تذکرہ۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۲-۲۵)

۳۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔۔ تذکرۂ غالب

۱۴ر اکتوبر ۱۹۴۳ء کا خط۔ اس میں "انتخابِ غالب" کے بارہ روپے والے ایک نُسخے کی خریداور غالب کی "تیغِ تیز" کی اشاعت کا ذکر موجود ہے۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۶-۲۷)

۴۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔۔ تذکرۂ غالب

۲۸ر اکتوبر ۱۹۴۳ء کے خط میں "قاطع برہان"، غالب اور اُن کے مُعترض کے بارے میں رائے۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۸-۲۹)

۵۔ خطوط بنام امتیاز علی عرشی ۔۔۔ تذکرۂ غالب

۲۶ر جنوری ۱۹۴۶ء اور ۳۱ر جنوری ۱۹۴۶ء کے خطوط میں "باغِ دودر" کے بارے میں لطیف سے اشارات۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۳۴-۳۵)

۶۔ خط بنام مالک رام ۔۔ تذکرۂ غالب

یکم جون ۱۹۵۶ء کے ایک خط میں انشائے غالب کی اشاعت کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۷۶)

۷۔ خط بنام تمکین کاظمی ۔۔ تذکرۂ غالب

۱۸ر فروری ۱۹۴۷ء کے خط میں غالب کے مجموعۂ نظم ونثر : "باغِ دودر"، مملوکہ سیّد وزیرُالحسن عابدی کا ذکرِ خیر، نیز غالب کی تصنیفِ قُدسی کا حوالہ۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۵)

۸۔ عبدالغفار قاضی

۱۔ مکتوب بنام مختار الدین احمد۔۔ تذکرۂ غالب

۱۲۔ فروری ۱۹۵۲ء کے خط میں غالب کی تصویروں اور تصانیفِ غالب کی اوّلین اشاعتوں کا تذکرہ۔ (شمارہ ۶۵۔ ۶۶، ص ۱۸)

۲۔ مکتوب بنام نصیرُالدین ہاشمی۔۔ تذکرۂ غالب

۴۔ دسمبر ۱۹۵۲ء کے خط میں دیوانِ غالب مطبوعہ مطبع احمدی محرم ۱۲۷۸ھ کے حوالے سے کچھ استفسارات۔

(شمارہ ۶۵۔ ۶۶، ص ۱۸)

۹۔ عبدالقوی دسنوی قادر نامہ

ایک مختصر منظوم رسالہ "قادر نامہ" جس کے مصنف غالب ہیں۔ اس کے تیرہ ایڈیشن اب تک شائع ہو چکے ہیں۔ پہلا مطبع سلطانی ۱۸۵۶ء۔ اور آخری مرتبہ محمد باقر پنجاب یونیورسٹی لاہور ۱۹۶۹ء۔

(شمارہ ۱۱۶، ص ۸۳۔ ۸۷)

۱۰۔ عرشی، مولانا امتیاز علی خاں

۱۔ خط بنام مالک رام۔۔ تذکرۂ غالب

۱۰۔ اگست ۱۹۴۸ء کا خط۔ اس میں "قادر نامہ" (غالب) "باغِ دودر" (غالب) اور علی گڑھ میگزین کے زیرِ ترتیب غالب نمبر اور وزیرُالحسن عابدی، نیز غالب کی زبان اور تخیّل کے بارے میں ایرانیوں کی تنقیدی رائے وغیرہ کا ذکر آیا ہے۔

(شمارہ ۶۵۔ ۶۶، ص ۹۸۹۔ ۹۹۰)

۲۔ خط بنام اکبر علی خان۔۔ تذکرۂ غالب

۲۲۔ فروری ۱۹۵۹ء کا خط۔

"میرزا غالب اِس امر میں تمام اُردو کے شاعروں سے ممتاز ہیں کہ اُن کی زندگی کے لکھے، چھپے ہوئے جتنے نسخے آج ملتے ہیں اُتنے کسی اور شاعر کے نہیں ملتے بلکہ اگر ایک صائب کو مستثنیٰ کر دیا جائے تو شاید فارسی بھی اِس معاملے میں اُن سے آگے نہیں ہے" دیوانِ غالب کے مختلف نسخوں کے متعلق تفصیل۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۸۵۔۸۶)

۳۔ خط بنام اصغر علی آصف فیضی ... تذکرۂ غالب

۷۔ فروری ۱۹۶۲ء کا ایک خط جس میں "دیوانِ غالب" کا ذکر موجود ہے۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۹۵۔۹۶)

۴۔ خط بنام غلام حسین ذوالفقار ... تذکرۂ غالب

۱۸۔ مارچ ۱۹۶۲ء کا خط۔ کچھ غالب کے فارسی خطوط کے بارے میں۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۹۷)

۵۔ خط بنام مظہر محمود شیرانی ... تذکرۂ غالب

۱۵۔ جولائی ۱۹۶۳ء کا ایک خط۔ اس میں غالب کی کتابوں کا ذکر جو درج ذیل ہیں:

۱۔ مکاتیبِ غالب، ۲۔ انتخابِ غالب، ۳۔ فرہنگِ غالب، ۴۔ دیوانِ غالب۔ اس کے علاوہ رام پور سے رسالہ نگارینِ غالبیہ کے نام سے معاصرینِ غالب کے مضامین کا ذکر، جو غالب پر لکھے گئے۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۰۴۔۱۰۵)

۶۔ خط بنام مالک رام۔ تذکرۂ غالب

۱۰- اپریل ۱۹۴۰ء کا خط - میرزا غالب کے انتخاب کا ذکر جس کی طباعت ۱۹۴۰ء تک ختم ہو جائے گی - میرزا کے ایک اور دیوان کے بارے میں بھی لکھا ہے جس کی تاریخِ کتابت اور کاتب کا نام دونوں نامعلوم ہیں - (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۲۵)

۷- خط بنام سید مسعود حسن رضوی ادیب - تذکرۂ غالب

۲۴- فروری ۱۹۴۵ء کا ایک خط - "خطوطِ غالب" اور "پنج آہنگ" کے خطوط میں اختلاف کی بنیادی وجہ بیان کی گئی ہے -

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۲۶ - ۱۲۷)

۸- خط بنام مالک رام - تذکرۂ غالب

۲۴- ستمبر ۱۹۴۷ء کا خط - اس خط میں غالب کی مختلف تصانیف "باغِ دودر" اور "سبد چین" کے بارے میں رائے اور "مکاتیبِ غالب" اور مثنوی "دعاء الصباح" کا ذکر ہے۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۲۸ - ۱۳۰)

۹- خط بنام مالک رام - تذکرۂ غالب

۱۲- دسمبر ۱۹۴۷ء کا خط - - نقادر نامہ غالب پر مالک رام کے ایک مضمون کا ذکر اور غالب کی زندگی کے دہلی کے چھپے ہوئے نسخے کا ذکر - (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۳۱ - ۱۳۲)

۱۰- خط بنام مالک رام - - تذکرۂ غالب

۱۳- مئی ۱۹۴۸ء کا خط - جس میں "مکاتیبِ غالب" کی طباعت کا ذکر آیا ہے - (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۳۳)

۱۱- خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو - تذکرۂ غالب

۳۱۔ مارچ ۱۹۵۱ء کا خط۔ "قادر نامہ" (غالب) کے ساتھ موجود قطعاتِ فارسی کے بارے میں۔ اس کے ساتھ ساتھ "میگزین کے غالب نمبر" اور "سیدِ باغِ دودر" کا ذکر بھی موجود ہے۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۴۵-۱۴۶)

۱۲۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ ۔ تذکرۂ غالب

۶۔ مارچ ۱۹۵۲ء کا خط۔ غالب کی حسبِ ذیل کُتب جن کے پہلے ایڈیشن موجود ہیں۔ ابرِ گہر بار، پنج آہنگ، میرِ نیمروز، قاطع بُرہان، درفشِ کاویانی، اُردوئے مُعلّیٰ، تیغِ تیز، عودِ ہندی، قادر نامہ کے علاوہ باغِ دودر۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۴۸-۱۴۹)

۱۳۔ خط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب

۲۱۔ اگست ۱۹۵۲ء کا خط۔ غالب کے دیوانِ فارسی کے پہلے ایڈیشن پر ایک مضمون کا ذکر جس کی اشاعت "آج کل" کے غالب نمبر میں چاہتے ہیں۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۴۹-۱۵۰)

۱۴۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب

۵۔ دسمبر ۱۹۵۳ء کا خط۔ غالب کی تصنیف "دستنبو" اور غالب اور غالب پر لکھی گئی کتاب "غالب کے آثار" کا ذکر۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۵۱-۱۵۲)

۱۵۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب

۲۶۔ دسمبر ۱۹۵۳ء کے خط میں "دستنبو" (غالب) اور غالب کے آثار کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۵۳-۱۵۴)

۱۶۔ خط بنام ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

۱۲؍ مارچ ۱۹۵۴ء کا خط۔ دیوانِ غالب کا تذکرہ اور ’جہان نما‘ میں غالب پر موجود چیزوں کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۵۴-۱۵۵)

۱۷۔ خط بنام مالک رام .. تذکرۂ غالب

۲۴؍ مارچ ۱۹۵۴ء کا خط۔ دیوانِ غالب (جس پر آصف فیضی کے لیے کام کیا گیا)، مرتبہ عرشی کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۵۵-۱۵۶)

۱۸۔ خط بنام مالک رام۔ تذکرۂ غالب

۲۱؍ مئی ۱۹۵۴ء کا خط جس میں دیوانِ غالب کی تدوین کا ذکر کیا گیا ہے۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۵۷-۱۵۸)

۱۹۔ خط بنام ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

۱۳؍ اکتوبر ۱۹۵۴ء کا خط۔ دیوانِ غالب بشمول اشعار نسخۂ حمیدیہ کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۵۹-۱۶۰)

۲۰۔ خط بنام مالک رام .. تذکرۂ غالب

۱۹؍ جنوری ۱۹۵۵ء کا خط۔ مکاتیبِ غالب فارسی، دیوانِ غالب اُردو (تمام قدیم کلام و جدید) کے مسوّدوں کا ذکر۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۶۳)

۲۱۔ خط بنام مالک رام .. تذکرۂ غالب

۲۰؍ جون ۱۹۵۶ء کا خط۔ غالب کے دیوانِ اردو کی نقل کے بارے میں استفسار۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۶۵-۱۶۶)

۲۲۔ خط بنام نادم سیتاپوری۔ تذکرۂ غالب

۸؍ ستمبر ۱۹۶۴ء کے اس خط میں انتخابِ غالب کے اس نسخے کا

ذکر موجود ہے جو ۱۹۴۲ء میں رامپور سے شائع ہوا اور فارسی اور اُردو اشعار پر مشتمل تھا۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۵۲-۴۵۳)

۲۳۔ مقدمہ دیوانِ غالب فارسی (مرتبہ عرشی) کے چند اوراق

"برسوں سے غالب کے فارسی دیوان کی تصحیح و ترتیب کا کام بپیشِ نظر ہے تاکہ فارسی کلام کا صحیح متن بلحاظِ ترتیبِ تاریخی اہل ذوق تک پہنچ سکے۔ ۔ ۔ ۔ اس کے مقدمے کے مباحث کا وہ حصہ جس میں فارسی کلام کی تدوین و طباعت سے بحث کی گئی ہے ۔ ۔ ۔ شائع کیا جاتا ہے۔"

رسالے کے صفحہ ۴۰۲ پر اندراج ظاہر کرتا ہے کہ یہ مقدمہ عرشی صاحب نے ۱۹۲۹ء میں تحریر کیا اور ۱۹۶۹ء میں اس پر نظرِ ثانی کی گئی۔ (شمارہ ۱۱۱، ص ۳۹۲-۴۰۲)

۱۱۔ مالک رام

۱۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

۱۴ مئی ۱۹۵۲ء کا خط۔ عودِ ہندی (غالب)، طبع اوّل کے کچھ نسخے جو مل گئے، اُن کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۸۵)

۲۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو

۵ مئی ۱۹۵۵ء کے خط میں مولانا غلام رسول مہر کے شائع کردہ "خطوطِ غالب" پر تنقید۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۰۳-۲۰۴)

۳۔ خط بنام نصیر الدین ہاشمی۔ تذکرۂ غالب

۱۴ اگست ۱۹۵۶ء کا خط۔ حوالہ، دیوانِ غالب کے اُس نسخے کا، جو مطبع احمدی کا ہے جس پر خود غالب کے ہاتھ

دُرستیاں ہیں۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۱۰)

۱۲۔ محمد اکرام، شیخ

۱۔ خط بنام ڈاکٹر سید محمد عبداللہ۔ تذکرۂ غالب

۲۱ رمئی (سن ندارد) کا خط۔ اس میں نسخۂ شیرانی اور غالب کے سفرِ کلکتہ وغیرہ کا ذکر آیا ہے۔ (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۹۹۱-۹۹۲)

۲۔ خط بنام ڈاکٹر سید محمد عبداللہ۔ تذکرۂ غالب

اکرام صاحب کے خط (تاریخ ندارد) میں کلام غالب کی تاریخ وار تدوین اور اِس ضمن میں نسخۂ شیرانی کا تذکرہ۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۲۸)

۳۔ خط بنام ڈاکٹر سید محمد عبداللہ۔ تذکرۂ غالب

۳ رجون (سن ندارد) کے خط میں نسخۂ شیرانی کا ذکر اور اُن غزلوں کے مطلع جو نسخۂ شیرانی میں اکرام صاحب کو نظر نہیں آئے۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۲۹-۲۳۲)

۴۔ خط بنام ڈاکٹر سید محمد عبداللہ۔ تذکرۂ غالب

۱۸ راپریل ۱۹۴۴ء کے خط میں کلام غالب کی تاریخی تدوین اور بالخصوص "نامۂ غالب"، کا تذکرہ جسے ڈاکٹر سید عبداللہ مرتّب کرنا چاہ رہے تھے۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۳۲-۲۳۴)

۱۳۔ مسعود حسن رضوی سیّد

خط بنام نادم سیتاپوری۔ تذکرۂ غالب

۱۲ر دسمبر ۱۹۶۰ء کے خط میں "قادر نامہ"، کے مُصنّف کے

بارے میں اس شک کا اظہار کیا گیا ہے کہ یہ غالب کی تصنیف
نہیں۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۷۴۴)

۱۴۔ مسعود مُفتی

مُدیر "نقوش" کے نام ایک خط۔ بسلسلۂ غالب

محمد طفیل کے نام ۱۰ مارچ ۱۹۷۴ء کے خط میں دیوانِ غالب
صدی ایڈیشن کا حوالہ۔ (شمارہ ۱۱۹، ص ۱۷۹)

۱۵۔ مُسلم ضیائی

معرکۂ کلکتہ اور آشتی نامۂ غالب

"غالب کی زندگی سے معلوم ہوتا ہے کہ وُہ مشکلات کے مقابلے
میں ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جانے والوں میں نہ تھے ... وہ دام
ہر موج میں حلقۂ صد کامِ نہنگ، دیکھ کر بھی قطرے سے گہر
بنا جاتے تھے۔" غالب کی مشکلات، قیامِ کلکتہ اور مثنوی
آشتی نامۂ غالب کے حوالے سے یہ مثنوی بھی درج کی گئی ہے۔
(شمارہ ۱۱۶، ص ۲۴۵-۲۶۳)

۱۶۔ مہر، مولانا غلام رسول

۱۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔۔ تذکرۂ غالب

۱۸ نومبر ۱۹۴۲ء کے خط میں "پنج آہنگ" (غالب) کے
سلسلے میں کام کی مختلف صورتوں "مکاتیبِ غالب" کے
دوسرے ایڈیشن اور "انتخابِ غالب" کا ذکر۔
(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۷۷۴-۷۷۶)

۲۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔۔ تذکرۂ غالب

۱۴ر ستمبر ۱۹۴۴ء کے خط میں غالب کی بعض تالیفات اور اُن کے کلام کا تذکرہ۔ (شمارہ ۹-۱۰، جلد ۳، ص ۴۸۰-۴۸۱)

۳۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔۔ تذکرۂ غالب

۱۰ر مارچ ۱۹۴۵ء کے خط میں 'نکاتِ غالب'، پر مختصر رائے کر "کتاب بالکل بے حقیقت ہے"

(شمارہ ۹-۱۰، جلد ۳، ص ۴۸۱)

۴۔ خط بنام امتیاز علی عرشی۔۔ تذکرۂ غالب

۲۱ر جولائی ۱۹۴۵ء کے خط میں مہر صاحب نے اپنے جذبات کی ترجمانی غالب کے شعر سے کی ہے، شعر ہے:

یقین عشق کن و از سر گمان برخیز
بہ آشتی ننشین یا بہ امتحان برخیز

اور نامۂ غالب، کے سلسلے میں ایک دلچسپ قصے کا ذکر۔

(شمارہ ۹-۱۰، جلد ۳، ص ۴۸۴-۴۸۶)

۵۔ خط بنام مختارالدین احمد آرزو۔۔ تذکرۂ غالب

۷ر جنوری ۱۹۴۷ء کے خط میں نامۂ غالب کے بارے میں استفسار موجود ہے اور غالب کے پچھتر خطوط (بنام منشی نبی بخش حقیر) کی دریافت کی خوشخبری۔ (شمارہ ۹-۱۰، جلد ۳، ص ۴۸۹-۴۹۰)

۶۔ خط بنام مختارالدین احمد آرزو۔۔ تذکرۂ غالب

۱۱ر فروری ۱۹۴۷ء کے خط میں غالب کے خطوط" بنام منشی نبی بخش حقیر کی ترتیب کا ذکر اس کے علاوہ نامۂ غالب اور ذکرِ غالب، کا سرسری تذکرہ۔ (شمارہ ۹-۱۰، جلد ۳، ص ۴۹۱)

۱۷۔ مہیش پرشاد

۱۔ مکتوب بنام مختارالدین احمد آرزو ۔۔ تذکرۂ غالب

۲۱ر (جنوری یا جون ؟) ۱۹۲۸ء کے خط میں غالب کی کتابوں کے قلمی نسخوں کا تذکرہ ۔ (شمارہ ۶۵ ۔ ۶۶، ص ۶۴۲-۶۴۳)

۲۔ مکاتیب بنام مالک رام ۔۔ تذکرۂ غالب

۱۸ مارچ ۱۹۴۰ء کے خط میں دیوانِ غالب ایڈیشن اوّل کا ذکر (ص ۶۳۷)

۳ر مئی ۱۹۴۷ء کے خط میں تلامذۂ غالب' دیوانِ غالب اور خطوطِ غالب کی دوسری جلد کا تذکرہ (ص ۶۳۸-۶۳۹)

۲۳ر جون ۱۹۴۷ء کے خط میں غالب کا ذکر (ص ۶۴۰)

(شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۶۳۷-۶۴۹)

۱۸۔ نارنگ، گوپی چند، ڈاکٹر

"گلِ رعنا" (غالب)، مرتبہ : مالک رام

"گلِ رعنا" غالب کے اردو اور فارسی کلام کا اوّلین انتخاب ہے جسے مالک رام نے مرتب کر کے دہلی سے ۱۹۷۰ء میں شائع کیا۔ مالک رام کے اس کام پر ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کا تبصرہ "گلِ رعنا" کی اشاعت، غالبیات میں قابلِ قدر اضافے کی حیثیت رکھتی ہے۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۶۰۰-۶۰۲)

✤

۱۱
غالب سے متعلق
مُستقل تصانیف یا مُتفرق
نگارشات

۱۔ احسن مارہروی

۱۔ خطوط بنام ڈاکٹر محی الدین قادری زور ۔۔ متعلق بہ غالب

۲۲ر اکتوبر ۱۹۳۹ء اور ۹ر نومبر ۱۹۳۹ء کے خطوں میں زور صاحب کی کتاب "روحِ غالب" کا تذکرہ ۔

(شمارہ ۶۵ ۔ ۶۶، ص ۴۴۷ ۔ ۴۴۸)

۲۔ خط بنام محی الدین قادری زور ۔ متعلق بہ غالب

۹ر فروری ۱۹۴۰ء کے خط میں "روح غالب" (زور) کے بارے میں اظہارِ رائے ۔ (شمارہ ۶۵ ۔ ۶۶، ص ۴۵۲)

۲۔ اختر جوناگڑھی

۱۔ خط بنام مالک رام ۔۔ تذکرۂ غالب

۲۳ر جنوری ۱۹۵۰ء کے ایک خط سے :

"میں نے غالب پر آپ کا مضمون علی گڑھ میگزین کے غالب نمبر میں پڑھا ۔ واقعی بڑے اچھوتے انداز میں لکھا ہے ...."

(شمارہ ۶۵ ۔ ۶۶، ص ۷۷۹)

۲۔ خط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب

۱۳ر جون ۱۹۵۱ء کے ایک خط سے :

"ذکرِ غالب" طبع جدید مل گیا خوب چیز ہے۔ آپ نے اُردو
ادب میں ایک نئی طرح ڈالی ہے جو اس کی تاریخ میں یادگار
رہے گی ..." (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۷۸۳)

۲۔ خط بنام مُختارالدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب

۲۲ر فروری ۱۹۵۰ء کے ایک خط سے:
"غالباً اب تک اُردو کے اِس سخنورِ اعظم پر جتنے خاص نمبر نکل
چکے ہیں اُن سب میں آپ کا مُرتّبہ نمبر سب سے بہتر نکلا حیاتِ و
کلامِ غالب پر یہ ایک مستقل کتاب کا حُکم رکھتا ہے۔" علی گڑھ
میگزین کے غالب نمبر کے بارے میں۔

(شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۷۸۰)

۳۔ اقبال سُہیل، مولوی محمد
گنجینۂ تحقیق ۔ مُتعلق بہ غالب

"گنجینۂ تحقیق" سیّد احمد بے خود موہانی کی تصنیف ہے۔
کتاب کے ابتدائی ۱۸۹ صفحات غالب سے متعلق ہیں۔
اِس کتاب پر، پُرلطف تبصرے میں غالب کا ذکر بار بار
آیا ہے۔ (شمارہ ۱۲۷، جلد ۱، ص ۳۵۸-۳۸۲)

۴۔ اکبر شاہ خان نجیب آبادی
خط بنام مولانا مہر ۔ تذکرۂ غالب

۲۷ر جنوری ۱۹۳۷ء کے خط موسومہ مولانا غُلام رسول مہر سے:
"مَیں بے حد شرمسار ہوں کہ مَیں نے اب تک آپ کے شائع
فرمودہ حیاتِ غالب کو مُطالعہ کئے بغیر کیوں صبر کیا ۔ ۔ ۔ ۔ مجھ کو

بحیثیت ایک اردو خواں طالب علم کے، غالب کے ساتھ خصوصی
تعلق ہے ...“ (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۸۳۶)

۵- بلگرامی، سیّد احمد رضا

شاداں بلگرامی کی غیر مطبوعہ شرحِ غالب

۲۶ر ۱۹۴۵ء میں شاداں بلگرامی سے شرحِ دیوانِ غالب کی
فرمائش کی گئی۔ اس شرح کا تعارف۔

(شمارہ ۱۱۶، ص ۱۰۰-۱۱۰)

۶- حبیب الرحمان خاں

خطوط بنام امتیاز علی عرشی -- تذکرۂ غالب

۲۶ر نومبر ۱۹۴۱ء کا خط: غالب کا نمونۂ فارسی خط میرے
پاس ہے۔ (ص ۲۷۹)

۳ر جنوری ۱۹۴۲ء کا خط۔ ”.. دوسرے قلم سے خطِ غالب
کی نقل ملفوف ہے (ص ۲۷۹)

۷ر مئی ۱۹۴۳ء کا خط۔ ”انتخابِ مرزا غالب کی اشاعت
دل نواز خبر ہے۔“ (ص ۲۸۱)

۱۴ر جون ۱۹۴۳ء کا خط۔ ”مکاتیبِ غالب کی بابت
دوسرے وقت عرض کر سکوں گا“ (ص ۲۸۱)

۲۵ر ستمبر ۱۹۴۷ء کا خط۔ ”فرہنگِ غالب“ (عرشی) کے
بارے میں رائے (ص ۲۸۷) (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۲۷۹-۲۸۷)

۷- صدیقی، ڈاکٹر عبد الستار

ا- خط بنام امتیاز علی عرشی .. تذکرۂ غالب

۲ر اپریل ۱۹۴۳ء کا خط۔ اس میں "مکاتیبِ غالب" کی دوسری اشاعت کا ذکر آیا ہے۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۸-۱۹)

۲۔ خط بنام مالک رام ۔۔ تذکرۂ غالب

۸ر فروری ۱۹۵۴ء کا ایک خط۔ جس میں غالب کے خطوط وغیرہ کے متعلق یادداشتیں، غالب کے قلمی خط کا ذکر اور رقعاتِ غالب وغیرہ کے چھپواتے کا حوالہ آیا ہے۔

(شمارہ ۱۰۸، جلد ۳، ص ۶۵-۶۶)

۳۔ خط بنام تمکین کاظمی ۔۔ تذکرۂ غالب

۹ر جنوری ۱۹۴۸ء کے خط میں "فرہنگِ غالب" کا ذکر آیا ہے۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۵-۴۶)

۸۔ عبدالحکیم، ڈاکٹر خلیفہ

خط بنام معین الدین ۔ تذکرۂ غالب

خلیفہ عبدالحکیم کے (یکم جولائی سن ندارد) کے اس خط میں "افکارِ غالب" کی تکمیل کے لیے مختلف ذرائع کا ذکر۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۵۶۳)

۹۔ عبدالغفار، قاضی

مکاتیب بنام مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب

۸ر فروری ۱۹۵۴ء کے خط میں "احوالِ غالب" کی دوسری جلد کا ذکر (ص ۱۸۷)

۲۷ر فروری ۱۹۵۴ء کے خط میں "افکارِ غالب" کی طباعت کا ذکر آیا ہے۔ یہ کتاب ۱۹۵۶ء میں "نقدِ غالب" کے نام سے چھپی۔

۵ رمئی ۱۹۵۴ء کے خط میں "افکارِ غالب"، کے معاملے کا تکلیف دہ تذکرہ (ص ۲۰-۷ء) (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۱۸-۲۰ء)

۱۰۔ عبدالقوی دسنوی

غالب کے خلاف ایک کتاب کا تعارف

یہ دس صفحات پر مُشتمل مختصر رسالہ تنکر پرشاد جوشؔ (ساکن بھوپال) کا لکھا ہُوا ہے جو اپنے وقت کے فارسی کے بہت اچھے شاعر تھے۔ رسالۂ مذکور میں غالب پر بڑے تیکھے لب و لہجے میں اعتراض کیے گئے ہیں اور اہلِ نصاف سے اس کی تصدیق اور انکار کرنے والوں سے جواب کی خواہش کی گئی ہے۔

(شمارہ ۱۱۱، ص ۵۶۳-۵۶۷)

۱۱۔ عبدالماجد، دریابادی، مولانا

خط بنام ڈاکٹر مُختارالدین احمد آرزو۔۔ تذکرۂ غالب

۱۲ر جنوری ۱۹۵۰ء کے خط میں علی گڑھ میگزین کے غالب نمبر پر کچھ لکھنے کے ارادے کا ذکر۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۱۴-۲۱۵)

خط بنام ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو۔۔ تذکرۂ غالب

۱۵ر اکتوبر ۱۹۵۳ء کا خط۔ "احوالِ غالب"، مولّفہ مختارالدین احمد آرزو کی تحسین۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۱۷-۲۱۸)

۱۲۔ عبدالودود قاضی

شمشیرِ تیز تر۔۔۔ مُتعلق بہ غالب

"شمشیرِ تیز تر"، کی پہلی اشاعت (۱۸۶۷ء) کا تعارف۔

یہ احمد علی کا وہ رسالہ ہے جو انہوں نے غالب، کے رسالے "تیغِ تیز"
کے جواب میں لکھا۔ (شمارہ ۸۹، ص ۹ - ۱۲)

۱۳۔ عبداللہ قریشی، محمد [م ۔ ع ۔ ق]

شرحِ دیوانِ غالب

"نئی کتابیں" کے تحت "شرحِ دیوانِ غالب" (یوسف سلیم چشتی)
پر تبصرہ "پروفیسر یوسف سلیم چشتی اردو کے معروف اہلِ قلم،
مقرر اور مصنف ہیں۔ اُن کی مبسوط شرحِ دیوان غالب ...
ایک مفید اضافہ کہی جا سکتی ہے ..."

(شمارہ ۷۳ - ۷۴، ص ۳۴۸ - ۳۴۹)

۱۴۔ عرشی، مولانا امتیاز علی

۱۔ خط بنام نادم سیتا پوری ۔۔ تذکرۂ غالب

۳ ر جولائی ۱۹۲۲ء کا خط۔ جس میں "غالب نام آورم"، کے مطالعے
کا ذکر ہے۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۹۸)

۲۔ خط بنام مالک رام ۔۔ تذکرۂ غالب

۱۳ / اگست ۱۹۴۱ء کا ایک خط۔ اس خط میں "انتخابِ غالب"
کے دیباچے کا ذکر ہے جس میں خود میرزا صاحب کے بیانات
کی روشنی میں اُن کی شاعری سے بحث کی گئی۔

نیز اپنے مضمون "دُعاء الصباح" (غالب) مطبوعہ "نگار" کا
ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۲۶)

۳۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب

۵ / مارچ ۱۹۵۱ء کا خط۔ "ذکرِ غالب" مرتبہ مالک رام میں غالب

نمبر اور "نادراتِ غالب" کے تازہ ترین مواد سے فائدہ اُٹھانے کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۴۵)

۴۔ خط بنام مالک رام ۔۔ تذکرۂ غالب

۵۔ مئی ۱۹۵۱ء کا خط۔ "ذکرِ غالب" کے نسخوں کا ذکر۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۴۶۔۱۴۷)

۵۔ خط بنام مالک رام ۔۔ تذکرۂ غالب

۱۱۔ مارچ ۱۹۵۵ء کا خط۔ غالب پر لکھی گئی کتاب "ذکرِ غالب" کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۶۳۔۱۶۴)

۱۵۔ فاروقی، ڈاکٹر نثار احمد

"تلامذۂ غالب" پر ایک نظر

"تلامذۂ غالب" (مالک رام) کے بعض تسامحات کا ذکر تاکہ "فاضل مولف آیندہ ایڈیشن کی تیاری کے وقت ان پر غور کر سکیں۔" (شمارہ ۷۷۔۷۸، ص ۲۴۶۔۲۵۷)

۱۶۔ مالک رام

۱۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔۔ تذکرۂ غالب

۱۵ اگست ۱۹۴۹ء کا خط۔ "ذکرِ غالب" کے دوسرے ایڈیشن میں غالب کے اُس مشاعرے کا کچھ حال جس میں یادِ مخالف والا ہنگامہ ہوا۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۶۹)

۲۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔۔ تذکرۂ غالب

۲۵ دسمبر ۱۹۴۹ء کا خط۔ اس خط میں 'فرہنگِ غالب' پر تنقید۔ 'مآثرِ غالب' کی اشاعت، 'تلامذۂ غالب' کا تذکرہ۔ 'نادراتِ غالب'

کی اشاعت "فلسفۂ کلامِ غالب"۔ غالب کی تصویر اور غالب نمبر میں
غالب پر لکھے گئے مضامین کا ذکر ہے۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۷۱-۱۷۳)

۳۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب
"ذکرِ غالب" کے اختتام "مآثرِ غالب" کے حواشی، مکاتیب کے
نئے ایڈیشن اور غالب نمبر کا ذکر۔ کچھ غالب پر لکھے گئے مضمون
"غالب بحیثیت محقق" کے بارے میں اور کچھ غالب کے ان
خطوط کے بارے میں جو مولوی حبیب اللہ خاں ذکاء کے نام
لکھے گئے۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۷۴-۱۷۶)

۴۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب
۷ر نومبر ۱۹۵۰ء کا خط۔ "تذکرۂ غالب" اور "تلامذۂ غالب" کی
اشاعت کا ذکر اور غالب نمبر کے بارے میں استفسار۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۷۷-۱۷۹)

۵۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب
۱۰ر دسمبر ۱۹۵۰ء کا خط۔ "تذکرۂ غالب" کی اشاعت کے
بارے میں استفسارات۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۷۹-۱۸۰)

۶۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب
۲۴ر دسمبر ۱۹۵۰ء کا خط۔ "ذکرِ غالب" اور "تلامذۂ غالب" کا ذکر۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۸۱-۱۸۲)

۷۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب
۲۸ر جنوری ۱۹۵۱ء کا خط۔ اس خط میں "ذکرِ غالب" کا ذکر

موجود ہے۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۸۳-۱۸۴)

۸۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

۳۱ رجولائی ۱۹۵۲ء کا خط۔ ذکرِ غالب، نادراتِ غالب، آثارِ غالب، طبع اوّل دیوانِ فارسی پر مضمون، دیوانِ اردو پر عرشی کا مضمون اور خطوطِ غالب پر مضمون کا ذکر۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۸۶-۱۸۸)

۹۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

۷راگست ۱۹۵۳ء کا خط۔ کچھ "احوال غالب" کی اشاعت کے بارے میں۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۸۹-۱۹۰)

۱۰۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

۸رفروری ۱۹۵۴ء کا خط۔
ذکرِ غالب، افکارِ غالب سے متعلق چند سطریں۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۹۳-۱۹۴)

۱۱۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

۱۲ر مارچ ۱۹۵۴ء کا خط۔ "افکارِ غالب" "گنجینۂ غالب" کی اشاعت کے بارے میں اظہارِ خیال۔

۱۲۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

۱۲رنومبر ۱۹۵۵ء کا خط۔ تلامذۂ غالب اور کچھ ذکرِ غالب کے تیسرے ایڈیشن کی اشاعت کے بارے میں۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۹۸-۱۹۹)

۱۳۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

۱۲ر دسمبر ۱۹۵۴ء کا خط۔ تلامذۂ غالب، افکارِ غالب، قاضی عبدالودود کا مضمون "غالب بحیثیت محقق"، گنجینۂ غالب اور ذکرِ غالب کی اشاعتوں کے سلسلے میں۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۰۰-۲۰۱)

۱۴۔ خط بنام حضرت دل شاہجہانپوری۔ تذکرۂ غالب

۶ر جنوری ۱۹۵۵ء کا خط۔ تذکرۂ (تلامذہ غالب) کی اشاعت کے سلسلے میں۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۰۲-۲۰۳)

۱۵۔ خط بنام ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

۲۰ر جون ۱۹۵۵ء کا خط۔

"افکارِ غالب" کے مقدمے کے لیے مختصر تحریر کا ذکر۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۰۵-۲۰۶)

۱۶۔ خط بنام ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

۱۵ر ستمبر ۱۹۵۵ء کا خط۔ غالب کے بارے میں درج ذیل کتب کا تذکرہ۔ افکارِ غالب، نقدِ غالب، مطالعۂ غالب، گنجینۂ غالب، تلامذۂ غالب۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۰۶-۲۰۷)

۱۷۔ خط بنام ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

۲۹ر فروری ۱۹۵۶ء کا خط۔

نقدِ غالب کی اشاعت میں تاخیر کا ذکر اور کچھ تلامذۂ غالب کے مسودے کے بارے میں۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۰۹-۲۱۰)

۱۸۔ خط بنام نادم سیتاپوری۔ تذکرۂ غالب

۱۰ر اگست ۱۹۶۴ء کے خط میں علی گڑھ میگزین کے غالب نمبر میں شائع ہونے والی غالب سے منسوب غزل کے بارے میں

چو مالک رام کے خیال میں غالب کی نہیں، اور "غالب نام آورم" کا ذکر۔
(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۴۶)

۱۹۔ خط بنام گوپی چند نارنگ۔ تذکرۂ غالب

۸ رجون ۱۹۶۲ء کے اس خط میں "ذکرِ غالب" کے کام اور اس کی اشاعت پر اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۵۸-۴۵۹)

۲۰۔ خط بنام گوپی چند نارنگ۔ تذکرۂ غالب

۷ رمئی ۱۹۶۳ء کے اس خط میں "ذکرِ غالب" کی اشاعت میں تاخیر کے اسباب بیان کئے ہیں۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۵۹-۴۶۰)

۱۷۔ محمد اکرام شیخ

۱۔ خط بنام ڈاکٹر سید عبداللہ۔ تذکرۂ غالب

۱۲ رمئی (سن ندارد) کا خط، اس میں "غالب نامہ" وغیرہ کا ذکر آیا ہے۔
(شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۹۹۱-۹۹۲)

۲۔ خط بنام ڈاکٹر سید عبداللہ، تذکرۂ غالب

۱۲ رنومبر ۱۹۳۷ء کا خط۔ "غالب نامہ" پر سید عبداللہ کے اعتراضات کے جواب میں۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۲۱-۲۲۲)

۳۔ خط بنام ڈاکٹر سید عبداللہ۔ تذکرۂ غالب

۲۹ راپریل ۱۹۳۹ء کا خط۔ اس خط میں "غالب نامہ" کے اصلاح طلب مقامات کی درستی کی درخواست اور کلامِ غالب

کی تدوین میں مدد کی خواہش کی گئی ہے۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۲۲-۲۲۳)

۴۔ خط بنام ڈاکٹر سید عبداللہ۔ تذکرۂ غالب

اکرام صاحب کے اِس خط (تاریخ ندارد) میں کلامِ غالب کی تاریخی تدوین کے مسائل زیرِ بحث آئے ہیں۔ اکرام صاحب کا یہ کام "ارمغانِ غالب" کے نام سے شائع ہُوا۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۲۳-۲۲۵)

۵۔ خط بنام ڈاکٹر سید محمد عبداللہ۔ تذکرۂ غالب

۱۶ر جون ۱۹۳۹ء کا خط۔ "غالب نامہ" سے متعلق عنایت پر اظہارِ تشکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۲۵-۲۲۷)

۶۔ خط بنام ڈاکٹر سید محمد عبداللہ۔ تذکرۂ غالب

۴ر جنوری (سن ندارد) کا خط۔ "غالب نامہ" کے پہلے ایڈیشن کی اشاعت میں اغلاط اور ناقص کاغذ اور طباعت کا ذکر۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۲، ص ۲۲۷)

۷۔ خط بنام ڈاکٹر سید محمد عبداللہ۔ تذکرۂ غالب

تاریخ ندارد۔ غالب نامہ، پر نظرِ ثانی اور غالب سے متعلق ایک مقالے کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۳۵-۲۳۶)

۸۔ خط بنام ڈاکٹر سید محمد عبداللہ۔ تذکرۂ غالب

تاریخ ندارد۔ اِس خط میں "آثارِ غالب"، "ارمغانِ غالب" کی کاپیوں اور "ارمغانِ غالب"، کی کاپی کی اصلاح کی تصدیق کا ذکر ہے۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۳۷)

۱۸۔ مرزا ادیب

تبصرہ "شعور اور لاشعور کا شاعر۔ غالب"

ڈاکٹر سلیم اختر کی کتاب پر تبصرہ: "یہ کتاب غالب کی ذات اور تخلیقات کا بڑا خوب صورت اور حقیقت افروز مطالعہ ہے۔"

(شمارہ ۱۳۲، ص ۲۰۸-۲۱۰)

۱۹۔ مسعود حسن رضوی، سیّد

۱۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب

۱۹ اکتوبر ۱۹۴۱ء کے خط میں انتخابِ غالب کے دیباچے کے لیے غیر مطبوعہ خطوطِ غالب کے ضروری اقتباسات کا ذکر۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۳۹-۲۴۰)

۲۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب

۱۷ فروری ۱۹۴۵ء کا خط خطوطِ غالب اور "پنج آہنگ" کے خطوط میں عبارت کے اختلاف کا ذکر۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۴۱-۲۴۲)

۳۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب

۱۲ مارچ ۱۹۴۵ء کا خط۔ غالب کے خطوط جن پر یا تو مکتوب الیہ یا سن موجود نہیں۔ ان کی تعیین کے لیے کوشش کا ذکر۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۴۲)

۴۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔ تذکرۂ غالب

۱۳ مارچ ۱۹۴۵ء کا خط۔ غالب کے خطوط کی ترتیب کے بعد ان کی اشاعت کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۴۳)

۵۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ... تذکرۂ غالب

۷ رمئی ۱۹۴۵ء کا خط... خطوطِ غالب کی ترتیب اور ان کی غیر مطبوعہ نظموں کے مجموعے کا کوئی موزوں نام رکھنے کے سلسلے میں باہم مشورہ۔ (شمارہ ۹، جلد ۳، ص ۲۴۳-۲۴۴)

۶۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ... تذکرۂ غالب

۴ رجون ۱۹۴۵ء کا خط۔ آخر مئی تک "خطوطِ غالب" کی اشاعت کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰،۹، جلد ۳، ص ۲۴۴-۲۴۵)

۷۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ... تذکرۂ غالب

۲ رجولائی ۱۹۴۵ء کا خط۔ "متفرقاتِ غالب" کا ذکر ہے اور غالب کے اُن خطوط کا ذکر بھی موجود ہے جن پر سن درج نہیں ہے اور کچھ خطوط کے مضمون سے سنہ دریافت کرنے کی سعی کے بارے میں۔ (شمارہ ۱۰،۹، جلد ۳، ص ۲۴۵-۲۴۶)

۸۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ... تذکرۂ غالب

۲۰ رجولائی ۱۹۴۵ء کا خط۔ "متفرقاتِ غالب" کے مسودے کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰،۹، جلد ۳، ص ۲۴۶-۲۴۷)

۹۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ... تذکرۂ غالب

۸ رستمبر ۱۹۴۵ء کا خط۔ "متفرقاتِ غالب" کی ترتیب و پیش کش اور اس کی اشاعت کا ذرا تفصیل سے ذکر۔

(شمارہ ۱۰،۹، جلد ۳، ص ۲۴۷-۲۴۸)

۱۰۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ... تذکرۂ غالب

۳ ردسمبر ۱۹۴۵ء کا خط۔ کچھ "متفرقاتِ غالب" کی اشاعت سے

بارے میں۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۴۸-۲۴۹)

۱۱۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔۔۔ تذکرۂ غالب

۲۵ فروری ۱۹۴۷ء کا خط "منتفرقاتِ غالب" کی اشاعت میں تاخیر کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۴۹-۲۵۰)

۱۲۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔۔۔ تذکرۂ غالب

۳۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء کا خط۔ "منتفرقات غالب" کی اشاعت کے بارے میں۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۵۰)

۱۳۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔۔۔ تذکرۂ غالب

۱۴ جنوری ۱۹۴۷ء کا خط ۔۔۔ غالب پر لکھی گئی کتاب "منتفرقاتِ غالب" کی بابت استفسار۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۵۰-۲۵۱)

۲۰۔ مہر، مولانا غلام رسول

۱۔ خط بنام نادم سیتاپوری ۔۔۔ تذکرۂ غالب

۹۔ اپریل ۱۹۶۳ء کے اس خط میں "سرگذشتِ غالب" کا مختصر تذکرہ۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۵۱)

۲۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔۔۔ تذکرۂ غالب

۱۹ مئی ۱۹۴۳ء کے خط میں غالب سے متعلق مقالے اور غالب سے متعلق ایک تصنیف "انتخابِ غالب" کا ذکر۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۷۵)

۳۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔۔۔ تذکرۂ غالب

۱۷ نومبر ۱۹۴۳ء کے خط میں "انتخابِ غالب" کی اشاعت کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۷۵-۴۷۶)

۴۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔۔۔ تذکرۂ غالب

۱۷ر فروری ۴۴ ۱۹ء کے اس خط میں "انتخابِ کلامِ غالب" اور "مکاتیبِ غالب" کے تازہ ایڈیشن کا ذکر۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۷۹)

۵۔ خط بنام امتیاز علی عرشی ۔۔۔ تذکرۂ غالب

۲۴ر اگست ۴۴ ۱۹ء کے اس خط میں "نکات و رقعاتِ غالب" کے ایک نسخے کا ذکر ۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۷۹۔ ۴۸۰)

۶۔ خط بنام مختارالدین احمد آرزو ۔۔ تذکرۂ غالب

۲۳ر دسمبر ۴۶ ۱۹ء کے اس خط میں "آثارِ غالب" کی اشاعت سے متعلق استفسار کیا گیا ہے ۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۸۸ ۔ ۴۸۹)

۷۔ خط بنام مختارالدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

۷ر فروری ۱۹۵۰ء کے اس خط میں غالب کے اردو رقعات کی تاریخ وار ترتیب کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۹۳ ۔ ۴۹۴)

۸۔ اشاریۂ غالب ۔ سید معین الرحمٰن

ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کی کتاب "اشاریۂ غالب" (مطبوعہ، مجلسِ یادگارِ غالب، پنجاب یونیورسٹی، لاہور ۱۹۶۹ء) پر مولانا غلام رسول مہر کا تفصیلی اور تحسینی تبصرہ: "سید معین الرحمٰن صاحب کی اس کتاب کو ہمارے ہاں اپنی صنف و نوع میں ایک اہم سنگِ میل کی حیثیت حاصل ہے۔"

(شمارہ ۱۱۶، ص ۲۰۳ ۔ ۲۱۴)

۲۱۔ نادم سیتاپوری اصلاحاتِ غالب

غالب کے شارح نظم طبا طبائی کی آخری تصنیف ۔۔۔
" اصلاحاتِ غالب" کا تعارف کرایا گیا ہے جو نظم طبا طبائی
کے انتقال کے کوئی ایک تہائی صدی بعد مولانا عبدالرزاق
ارشد نے حیدرآباد دکن سے ۱۹۶۶ء میں چھپوائی ۔ یہ کتاب
چھپ تو گئی لیکن بوجوہ اس کی عام اشاعت نہ ہو پائی " مطبوعہ
ہونے کے بعد بھی اگر اسے غیر مطبوعہ کہا جائے تو بے جا نہ
ہوگا ۔" (شمارہ ۱۱۱، ص ۵۳۔ ۵۴۷)

۲۲۔ نارنگ، ڈاکٹر گوپی چند غالب ۔ حیات اور خطوط

" غالب ۔۔ حیات اور خطوط" کے مرتب و مترجم رالف رسل
اور ڈاکٹر خورشید الاسلام ہیں ۔ ڈاکٹر نارنگ نے اس پر تبصرہ
کرتے ہوئے لکھا ہے کہ " رالف رسل اور خورشید الاسلام
نے اردو کے مغربی اسکالروں کو کام کرنے کی راہ دکھائی ہے ۔
اس عمدہ کام سے دوسروں کو بھی مل کر کام کرنے کی ترغیب
ہوگی ۔" (شمارہ ۱۱۶، ص ۵۹۸ ۔ ۶۰۰)

۲۳۔ وقار عظیم، سید غالب : شاعرِ امروز و فردا

ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی کتاب پر سید وقار عظیم صاحب کا
تبصرہ : " اس مجموعے میں پندرہ تحقیقی اور تنقیدی مضامین
شامل ہیں ۔ ۔۔۔ بالکل شخصی سطح پر فرمان صاحب نے غالب
کو ایک بطلِ عظیم کے پیکر میں بھی دیکھا ہے اور اس کی ذات میں
انہیں محبوبی کے جلوے بھی نظر آئے ہیں اور ان دونوں حیثیتوں کی

انہوں نے پوری فراخ دلی سے داد دی ہے۔ اس کے باوجود، اُن کی تحقیق اور تنقید دونوں کا دامن افراط و تفریط کی دستبرد سے محفوظ رہا ہے ۔۔"

(شمارہ ١١٦، ص ٦٠٢ - ٦٠٤)

۱۲
غالب کی تصاویر
— عکسی، قلمی، اسکیچ

۱۔ ادارہ (نقوش)

۱۔ غالب کا رنگین اسکیچ

صفحہ ۴۲۸ اور ۴۲۹ کے مابین "طنز و مزاح نمبر" میں غالب کا رنگین معنی خیز اسکیچ دیا گیا ہے۔

(شمارہ ۷۱ - ۷۲، ص ۴۲۸ اور ۴۲۹ کے مابین)

۲۔ غالب کی تصویر

نقوش آپ بیتی نمبر کے دوسرے حصے کے آغاز میں آرٹ پیپر پر غالب کی تصویر۔ (شمارہ ۱۰۰، ابتدائی صفحات پر)

۳۔ غالب کا اسکیچ

"خطوط نمبر" کی پہلی جلد میں عکسی خطوط سے پہلے، غالب کا ایک خوب صورت اسکیچ آرٹ پیپر پر چھپا ہے اور غالب کو صاحب طرز مکتوب نگار بتایا گیا ہے۔ آرٹسٹ کا نام درج نہیں۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۱)

۴۔ غالب کا اسکیچ

ادبی معرکے نمبر ۲ کے صفحہ ۹۶ اور ۹۷ کے مابین غالب کا پورے صفحے کا ایک رنگین اسکیچ / کارٹون چھپا ہے۔ عنوان ہے

"غالب، قتیل کے حواریوں کے درمیان۔"

(شمارہ ۱۲۷، جلد ۲، مابین ص ۹۶-۹۷)

۲۔ اسلم کمال مصورِ غالب صادقین کے بارے میں

اشعارِ غالب پر مبنی صادقین کی بنائی ہوئی تصاویر کے حوالے سے صادقین کے کمالِ فن کا اعتراف۔

(شمارہ ۱۱۳، ص ۸ کے بعد)

۳۔ جالی (آرٹسٹ) غالب کا اسکیچ

نقوش کے شمارہ ۱۰۱ میں الگ سے ایک "حصۂ غالب" قائم کیا گیا ہے اس میں تین مقالات شامل ہیں جو ص ۱۶۵ سے ص ۲۰۴ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ حصۂ غالب کا آغاز غالب کے ایک خوبصورت اسکیچ سے ہوتا ہے۔ پورے صفحے کا یہ اسکیچ آرٹسٹ جالی کے موقلم سے ہے۔

(شمارہ ۱۰۱، مابین ص ۱۶۴، ۱۶۵)

۴۔ چغتائی، عبدالرحمٰن

۱۔ غالب کے چار اشعار پر مبنی تصاویر

غالب کے چار اشعار پر مبنی چغتائی کی چار تصویریں۔ یہ تصویریں غالب کے درج ذیل چار اشعار پر مبنی ہیں:

۱۔ بخشے ہے جلوۂ گل ذوقِ تماشا غالب
آنکھ کو چاہیئے ہر رنگ میں وا ہو جانا

۲۔ مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو
اک گونہ بے خودی مجھے دن رات چاہیئے

۳۔ غم اُس کو حسرتِ پروانہ کا ہے اے شعلہ
تیرے لرزنے سے ظاہر ہے ناتوانیِ شمع

۴۔ بلائے جاں ہے اُس کی ہر بات
عبارت کیا، اشارت کیا، ادا کیا

(شمارہ ۹۶، ص ۹۶ اور ۹۷ کے مابین)

۲۔ غالب کی شبیہہ

آرٹ پیپر پر پورے صفحے کی غالب کی ایک رنگین تصویر۔
عملِ چغتائی "طلوع" (اداریے) کے بعد۔ (شمارہ ۱۱۱)

۳۔ غالب کا تصویری مُرقّع

"غالب کے مُصوّر ایڈیشن کو جو مقبولیت حاصل ہوئی۔ اُس میں میری خود اعتمادی اور میرے فن کی انفرادیت کو بڑا دخل تھا۔ ورنہ پرائے تو پرائے اپنے بھی نکتہ چین تھے۔ نکتہ چینی پر نکتہ چینی ہوتی رہی اور اِسی کا نتیجہ ہے کہ آج اُردو کی ایک کتاب، غالب کا مصوّر ایڈیشن، قریب قریب دُنیا کی ہر بڑی لائبریری اور عجائب گھر میں موجود ہے۔"

(شمارہ ۱۱۱، ص ۷۲۳ - ۷۳۵)

۴۔ شبیہہ غالب

اداریے ("اس شمارے میں") کے بعد غالب کی پورے صفحے کی رنگین تصویر جسے عبدالرحمٰن چغتائی کے موقلم کا شاہکار کہنا چاہیے۔ (شمارہ ۱۱۷)

۵۔ ڈاکٹر خان غالب کی شبیہہ (عملِ چغتائی)

مُصّور مشرق عبد الرحمٰن چغتائی نے غالب کی ایک تصویر بنائی۔ یہ رنگین تصویر "طلوع" اور "اس شمارے میں" کے مابین بلا شمارِ صفحات آرٹ پیپر پر شائع کی گئی ہے۔ ڈاکٹر خان نے اس تصویر پر فن کے نقطۂ نظر سے دو صفحات میں اپنی رائے دی ہے۔

(شمارہ ۱۱۱)

۶۔ خیر بہوروی — غالب کی تصویریں

ڈیڑھ صفحے کا مراسلہ جس میں "اس مسئلے پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ اس وقت تک غالب کی کتنی تصویریں کہاں کہاں شائع ہوئی ہیں اور تاریخی حیثیت سے کونسی تصویر پہلی اور کون سی آخری ہے۔" "ممنون ہوں گا اگر ناظرینِ "نقوش" مرزا کی تصویروں کے سلسلے میں مجھے معلومات بہم پہنچائیں گے۔۔۔"

(شمارہ ۱۴، ص ۳۲-۳۳)

۷۔ صادقین

۱۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ

غالب کے شعر:

خزاں کیا ہے فصلِ گل کہتے ہیں کس کو کوئی موسم ہو
وہی ہم ہیں قفس ہے اور ماتم بال و پر کا ہے

پر مبنی صادقین کے موقلم سے رنگین تصویر۔

(شمارہ ۱۱۳، ص ۶۸ کے مُقابل)

۲۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ

غالب کے شعر:

قد و گیسو میں قیس و کوہکن کی آزمائش ہے
جہاں ہم ہیں وہاں دار و رسن کی آزمائش ہے

پر مبنی صادقین کے موقلم سے رنگین تصویر۔
(شمارہ ۱۱۳، ص ۸۸ کے مقابل)

۳۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ

غالب کے شعر:

ہر ایک ذرۂ عاشق ہے آفتاب پرست
گئی نہ خاک ہوئے پر ہوائے جلوۂ ناز

پر مبنی صادقین کے موقلم سے رنگین تصویر۔
(شمارہ ۱۱۳، ص ۱۰۸ کے مقابل)

۴۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ

غالب کے شعر:

عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہیں ہم آگے
کہ اپنے سائے سے سر پاؤں سے ہے دو قدم آگے

پر مبنی صادقین کے موقلم سے رنگین تصویر۔
(شمارہ ۱۱۳، ص ۱۲۸ کے مقابل)

۵۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ

غالب کے شعر:

گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار
لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا

پر مبنی صادقین کے موقلم سے رنگین تصویر۔
(شمارہ ۱۱۳، ص ۱۴۸ کے مقابل)

۶۔ غالب کے شعر پر مبنی تشبیہہ

غالب کے شعر:

ہوئی جن سے توقّع خستگی میں داد پانے کی
وہ ہم سے بھی زیادہ خستۂ تیغ ستم نکلے

پر مبنی صادقین کے موقلم سے رنگین تصویر۔

(شمارہ ۱۱۳، ص ۱۶۸ کے مقابل)

۷۔ غالب کے شعر پر مبنی تشبیہہ

غالب کے شعر:

مانع دشت نوردی کوئی تدبیر نہیں
ایک چکّر ہے مرے پاؤں میں زنجیر نہیں

پر مبنی صادقین کے موقلم سے رنگین تصویر۔

(شمارہ ۱۱۳، ص ۱۸۸ کے مقابل)

۸۔ غالب کے شعر پر مبنی تشبیہہ

غالب کے شعر:

کون ہوتا ہے حریفِ مئے مرد، افگنِ عشق
ہے مکرّر لبِ ساقی پہ صلا مرے بعد

پر مبنی صادقین کے موقلم سے رنگین تصویر۔

(شمارہ ۱۱۳، ص ۲۰۸ کے مقابل)

۹۔ غالب کے شعر پر مبنی تشبیہہ

غالب کے شعر:

وا کر دیئے ہیں شوق نے بندِ نقابِ حسن
غیر از نگاہ اب کوئی حائل نہیں رہا!

پر مبنی صادقین کے موقلم سے رنگین تصویر۔
(شمارہ ۱۱۳، ص ۲۲۸ کے مقابل)

۱۰۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ

غالب کے شعر:

شوریدگی کے ہاتھ سے سر ہے وبالِ دوش
صحرا میں اے خدا کوئی دیوار بھی نہیں !

پر مبنی صادقین کے موقلم سے رنگین تصویر۔
(شمارہ ۱۱۳، ص ۲۴۸ کے مقابل)

۱۱۔ غالب کے شعر پر مبنی شبیہہ

غالب کے شعر:

ڈھانپا کفن نے داغِ عیوبِ برہنگی
میں ورنہ ہر لباس میں ننگِ وجود تھا

پر مبنی صادقین کے موقلم سے رنگین تصویر۔
(شمارہ ۱۱۳، ص ۲۸۸ کے مقابل)

۱۲۔ غالب کے شعر مبنی شبیہہ

غالب کے شعر:

آج واں تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
عذر میرے قتل کرنے میں وہ اب لائیں گے کیا؟

پر مبنی صادقین کے موقلم سے رنگین تصویر۔

(شمارہ ۱۱۳، ص ۲۹۸ کے مقابل)

۸۔ غالب

۱۔ غالب کی شبیہہ

تصاویر کے حصّے میں آرٹ پیپر پر، بر صفحۂ اوّل میرؔ اور غالبؔ کی تصویر۔ (شمارہ ۴۱ - ۴۲)

۲۔ غالب کی تصویر

آرٹ پیپر پر بر صفحۂ اوّل غالب کی تصویر اِس صفحے پر دوسری تصویر ۔ سرسید کی، تیسری آزاد اور چوتھی امیر مینائیؔ کی ہے۔ (شمارہ ۶۵ - ۶۶)

۳۔ غالب کی ایک بڑی مہر

ص ۸۴ کے مُقابل آرٹ پیپر پر غالب کی ایک مہر ۱۲۳۱ھ کا انلارجڈ رنگین عکس ۔ (شمارہ ۱۱۳، ص ۸۴ کے مقابل)

۹۔ مالک رام

خط بنام ڈاکٹر مُختارالدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب

۲۸ رمارچ ۱۹۴۹ء کا خط۔ کسی پرچے میں غالب کی تصویر کی اشاعت کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۶۸)

۱۳
مُتفرقات، باقیات،
مُتعلّقاتِ
غالب

۱۔ آزاد، جگن ناتھ   غالب (منظوم)

منظوم خراجِ عقیدت جو ۲۸ اشعار پر مبنی ہے۔

(شمارہ ۱۲۰۵ا، ص ۱۹۰۔۱۹۱)

۲۔ احسن مارہروی

خط بنام محمد اظہار الحسن ۔۔ ذکرِ غالب

۳ ؍ اگست ۱۹۳۱ء کے خط میں غالب کا ذکر۔

(شمارہ ۶۵۔۶۶، ص ۴۳۹۔۴۴۰)

۳۔ اختر اورینوی، ڈاکٹر

قصیدہ بحضور غالب (منظوم)

منظوم خراجِ عقیدت جو ۲۹ اشعار پر پھیلا ہوا ہے۔

(شمارہ ۱۰۵ا، ص ۳۵۶)

۴۔ اسمٰعیل پانی پتی، شیخ محمد

اُردو ادیبوں کے دلچسپ لطائف

"اُردو ادیبوں کے دلچسپ لطائف" کے تحت غالب سے منسوب گیارہ لطائف پیش کیے گئے ہیں۔ (ص ۹۱۳۔۹۱۴)

(شمارہ ۷۱۔۷۲، ص ۹۰۶۔۹۲۶)

۵۔ اعجاز حسین، ڈاکٹر   مرزا غالب

ایک نیم سوانحی ڈرامہ۔ (شمارہ ۱۱۱، ص ۲۹۲-۳۳۶)

۶۔ افقر موہانی

۱۔ شاعر۔ "لا اعلم"۔ غالب!

زُہیر کنجاہی کے نام ۲۹ر اکتوبر ۱۹۶۰ء کے ایک خط میں افقر موہانی نے ایک شعر درج کیا ہے اور شاعر کے بارے میں لاعلمی ظاہر کی ہے:

"سنبھلنے دے ارے او نا اُمیدی کیا قیامت ہے!"

کہ دامانِ خیالِ یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے (لا اعلم)

یہ شعر مرزا غالب کا ہے۔ پہلے مصرعے کی صحیح شکل یہ ہے:

"سنبھلنے دے مجھے، اے نا اُمیدی کیا قیامت ہے!"

زُہیر کنجاہی کے نام افقر موہانی کے ۱۷۔ مارچ ۱۹۵۶ء کے خط میں بھی یہ شعر مصرعۂ اولیٰ کی اسی غلطی کے ساتھ آیا ہے (ص ۲۵۸)۔   (شمارہ ۱۰۹، ص ۲۶۳)

۲۔ خط بنام زُہیر کنجاہی۔ تذکرۂ غالب

۲۹ر اکتوبر ۱۹۶۰ء کا ایک خط۔ مرزا غالب کے ایک شعر کا حوالہ، شعر یہ ہے ؎

"گو کہ ہے کس کس سے وے با ایں ہمہ
ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اُس محفل میں ہے"

"دیوانِ غالب" کے مطابق اس شعر کے پہلے مصرعے کی صحیح صورت یہ ہے:

"گرچہ ہے کس کس بُرائی سے، ولے بایں ہمہ"

(شمارہ ۱۰۹، ص ۲۶۴)

۳۔ خط بنام زُہیر کنجاہی ۔ تذکرۂ غالب

۲۵ نومبر ۱۹۶۱ء کا خط ۔ مرزا غالب کے ایک شعر کا حوالہ ۔

"یاں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں
وہاں ایک خامشی مرے سب کے جواب میں"

بقول ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن غالب کے موجود شعری سرمائے میں یہ شعر کہیں دستیاب نہیں ۔ (شمارہ ۱۰۹، ص ۲۷۸)

۴۔ خطوط بنام زُہیر کنجاہی ۔۔ تذکرۂ غالب

اِن خطوط میں غالب کے اشعار کے مختلف مصرعوں یا شعروں وغیرہ کے حوالے دیئے گئے ہیں مثلاً :

(۱) ۱۰ ستمبر ۱۹۵۹ء ع عزیز واب اللہ ہی اللہ ہے

(ص ۲۵۹)

(۲) ۷ جون ۱۹۶۲ء ع فرصت کہاں کہ تیری تمنا کرے کوئی

(ص ۲۸۴)

(۳) ۴ مئی ۱۹۶۳ء ع مُدعا عنقا ہے اپنے عالمِ تحریر کا

(ص ۲۹۰)

(۴) ۲۶ جون ۱۹۶۳ء ع نہ کہیں جنازہ اُٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

(ص ۲۹۴)

(۵) ۹ اگست ۱۹۶۳ء ع کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا؟

(ص ۲۹۶)

(۶) ۲۹ راگست ۱۹۶۳ء، مجھے اُس سے کیا توقع یہ زمانۂ جوانی

(ص ۲۹۷)

۷- بدایونی، ضیاء احمد طلوع - منظوم خراج

"طلوع" کے تحت "نقوش" کے غالب کے بارے میں منظوم خراجِ تحسین - (شمارہ ۱۱۲، ص ۵، شمارہ ۱۳۵، ص ۱۲۷)

۸- بیدار، ڈاکٹر عابد رضا

میر ناصر علی کا "صلائے عام" تذکرۂ غالب

رسالہ "صلائے عام" ۱۹۰۸ء میں دہلی سے جاری ہُوا۔ اس کے دو ڈھائی سو پرچوں کی ورق گردانی کے بعد، مضمون نگار نے موضوع وار اس کا اشاریہ ترتیب دیا ہے۔ غالب کے بارے میں مضامین کا اشاریہ ص ۲۷۰-۲۷۱ پر دیا گیا ہے۔

(شمارہ ۹۱، ص ۲۶۲-۲۸۱)

۹- تاثیر، ڈاکٹر ایم۔ ڈی

خط بنام عبدالمجید سالک - غالب کی ازدواجی زندگی

مولانا سالک کے نام ۱۳- جون ۱۹۳۴ء کے ایک خط سے اقتباس "صحیح شادی، ذریعہ ہونے کے بجائے مقصدِ حیات بن جاتی ہے اور ہونی چاہیئے اور جو شادی یہ نہیں ہوتی، وہ صحیح شادی نہیں ہوتی! اچھے بڑے بڑے ادیبوں کی ازدواجی زندگی عموماً ناکامیاب رہی ہے۔ مرزا غالب، بائرن، ملٹن، شیلی (پہلی بیوی) کی مثالیں موجود ہیں۔"

(شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۷۵۷)

۱۰۔ تمکین کاظمی

داغ دہلوی ۔ تذکرۂ غالب

"داغ دہلوی" کے عنوان سے اس سوانحی مزاج کے مضمون میں
مرزا غالب اور اُن کے سسرالی عزیزوں کا بار بار حوالہ آیا ہے۔

(شمارہ ۷۳۔ ۷۴، ص ۱۰۹۔ ۱۲۰)

۱۱۔ جوش ملسیانی

داغ دہلوی ۔۔ تذکرۂ غالب

"داغ کا کہا ہوا شعر ؎

رُخِ روشن کے آگے شمع رکھ کر وہ یہ کہتے ہیں
اُدھر جاتا ہے دیکھیں یا اِدھر پروانہ آتا ہے

مرزا غالب کو کسی نے سُنایا تو وجد میں آگئے، شطرنج کی بازی
چھوڑ کر دیر تک کیفیت کے عالم میں رہے اور پوچھا کہ یہ
شعر کس نے کہا ہے؟" (ص ۷۰۹)

"اس زمین (۔۔۔۔ پھر م نکلے") میں مرزا غالب کی غزل
بھی ہے ۔۔۔ داغ کے شعر سن کر شاہ ظفر نے بھی داد دی۔"

(ص ۷۱۰)

"مرزا غالب نے آموں پر ایک نظم کہی، داغ نے بھی کہی ہے۔"

(ص ۷۱۱) (شمارہ ۵۹۔۔ ۶۰، ص ۷۰۹۔ ۷۱۵)

۱۲۔ جوہر، مولانا محمد علی

۱۔ خط بنام غلام بھیک نیرنگ ۔ اشعارِ غالب

نیرنگ کے نام خط (تاریخ ندارد) میں غالب کے متعدد اشعار

کے حوالے ۔ (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۳۵۹-۳۶۳)

۲۔ خط بنام مولانا غلام رسول مہر ۔ شعرِ غالب

مولانا مہر کے نام خط (تاریخ ندارد):

"الحمدُ للہ کہ صحت قیاس سے کہیں بہتر رہی، البتہ غالب کا ایک شعر صادق آتا ہے ؎

موت اُن کی ہے جو لیں مر کے وہیں دفن ہوئے
زندگی اُن کی جو اس کوچے سے گھائل آئے"

ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کا کہنا یہ ہے کہ غالب کے معلوم اشعار میں اِس شعر کا کہیں حوالہ نہیں ملتا۔

(شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۳۵۸-۳۵۹)

۳۔ خط مکتوب الیہ نامعلوم ۔ تذکرۂ غالب

۲۶ر اپریل، ۱۹۱۰ء کے خط میں غالب کی زمین میں اپنی غزل اور غالب کی غزلوں کے بعض اشعار وغیرہ کا تذکرہ۔

(شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۳۳۶-۳۴۰)

۱۳۔ حالی، الطاف حسین

خط بنام مولوی حبیب الرحمٰن خاں ۔۔۔ اِملائے غالب

۶۔ فروری ۱۹۰۸ء کے خط میں املائے غالب کے بارے میں اظہارِ خیال۔ (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۱۳۸)

۱۴۔ حبیب الرحمٰن خان

خطوط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب

(۱) ۹ر نومبر ۱۹۴۷ء کے خط میں غالب کے ایک قلمی خط کا

تذکرہ (ص ۲۸۸)

(۲) ۲۸ر جنوری ۱۹۴۸ء کے خط میں غالب کا ذکر۔ (ص ۲۸۹)

(شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۲۸۸-۲۸۹)

۱۵۔ حمید احمد خاں

خط بنام طاہر فاروقی صاحب۔۔ تذکرۂ غالب

۱۰۔ جولائی ۱۹۳۸ء کا خط۔ غالب پر ایک مبسوط کتاب لکھنے کے لیے مواد کی فراہمی اور اس سلسلے میں دہلی، آگرہ، رامپور، بھوپال، حیدرآباد، کلکتہ، لکھنؤ، بنارس اور بانکی پور وغیرہ کے سفر کا عزم۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۳۱۴)

۱۶۔ ریاض خیرآبادی

خط بنام چوہدری فتح محمد شگفتہ۔ تذکرۂ غالب

۱۵ر ستمبر ۱۹۳۳ء کا خط۔ "زندہ دلانِ پنجاب اگر ٹکسالی زبان کی طرف متوجہ ہو گئے تو ضرور وہ اس پر بھی قابو حاصل کر لیں گے وہ ٹکسالی زبان جو غالب و انیس کا حصہ سمجھی جاتی ہے۔"

(شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۲۴۷-۲۴۸)

۱۷۔ سجاد رضوی اشعار میں غالب کا حوالہ

اکسٹھ شعری غزل کا پہلا شعر:

غالب ہوئے ہیں خستہ و ناچار ان دنوں
پھرتے ہیں میر گلیوں میں کیا خوار ان دنوں

ساٹھواں شعر: آتی ہے قولِ غالبِ آشفتہ سر کی یاد
دیوار و در ہوئے در و دیوار ان دنوں

(شمارہ ۱۲۰، ص ۴۰۶-۴۰۸)

۱۸- سعید احمد اکبر آبادی، مولانا سیّد

خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو - تذکرۂ غالب

۲۷ جولائی ۱۹۵۳ء کے خط میں آرزو صاحب کو مشورہ کہ وہ بڑے اور ثمر آور کاموں میں اپنی استعداد کو صرف کریں، غالبیات کے سلسلے کے ذیلی اور غیر اہم مباحث میں سر نہ کھپائیں۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۳۲۱)

۱۹- شاہد احمد دہلوی

نواب سائل دہلوی - تذکرۂ غالب

"... نواب سائل دہلوی کا ایک مصرعہ تھا:

غالب میرے دادا تھے، میں غالب کا پوتا ہوں

حالانکہ نہیں تھے ....." (شمارہ ۴۷-۴۸، ص ۵۲۸-۵۲۹)

۲۰- صدیقی، ڈاکٹر عبدالستّار

خط بنام امتیاز علی عرشی ... املائے غالب

۸ جون ۱۹۴۲ء کے خط میں املائے غالب کا ذکر آیا ہے۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۴)

۲۱- صدیقی، ظفر احمد

پیروڈی اردو ادب میں ... غالب

مقالے میں پیروڈی کے حوالے سے ص ۱۱۸ پر غالب کا تذکرہ بھی ہوا ہے۔ (شمارہ ۷۱-۷۲، ص ۱۱۳-۱۲۱)

۲۲- عبدالغفّار قاضی

۱- مکاتیب بنام شہاب الدین دسنوی - تذکرۂ غالب

(۱) ۲۲ر اکتوبر ۱۹۵۴ء کے خط میں سہراب مودی کی فلم "مرزا غالب" کا تفصیلی تذکرہ۔ (ص ۲۱۷ - ۲۲۳)

(۲) ۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۴ء کے خط میں پھر فلم "مرزا غالب" کا ذکر۔ (ص ۲۲۳)

(۳) ۶ر نومبر ۱۹۵۴ء کے خط میں فلم "مرزا غالب" کا مزید تذکرہ۔ (ص ۲۲۴)

(۴) ۱۱ر نومبر ۱۹۵۴ء کے خط میں فلم "مرزا غالب" کا معاملہ زیرِ بحث رہا ہے۔ (ص ۲۲۴ - ۲۲۵)

(۵) ۲۷ر نومبر ۱۹۵۴ء کے خط میں بھی فلم "مرزا غالب" کا تذکرہ۔ (ص ۲۲۷) (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۲۱۷ - ۲۲۷)

۲۔ مکاتیب بنام بیگم حمیدہ سلطان ۔ تذکرۂ غالب

(۱) ۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۴ء کے خط میں سہراب مودی کی فلم "مرزا غالب" کا تذکرہ۔ (ص ۲۲۳)

(۲) خط نمبر ۲ (زیرِ صفحہ ۲۲۵) میں فلم "مرزا غالب" کے معاملات زیرِ بحث آئے ہیں۔

(۳) ۱۸ر نومبر ۱۹۵۴ء کے خط۔ (ص ۲۲۶)

(۴) ۱۹ر نومبر ۱۹۵۴ء کے خط (ص ۲۲۷) اور

(۵) ۱۵ر دسمبر ۱۹۵۴ء کے خط میں سہراب مودی کی فلم مرزا غالب کا مزید تذکرہ۔ (ص ۲۲۸)

(شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص ۲۲۳ - ۲۲۸)

۲۳۔ عبدالماجد دریابادی

خط بنام ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

۲۶ مئی ۱۹۴۹ء کا خط۔ اس خط میں غالب پر مضمون لکھنے کی فرمائش پر تاخیر کی وجہ سے احساسِ ندامت کا اظہار کیا گیا ہے۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۲۱۴-۲۱۵)

۲۴۔ عبدالودود قاضی

۱۔ متفرقات۔ متعلق بہ غالب

۳۰ متفرق مباحث میں سے بعض میں غالب کا ذکر آیا ہے مثلاً نمبر ۱۵، ۲۵ اور ۲۸۔ شذرہ ۲۸ یہ ہے:

"ہم نکالیں گے سُن اے موجِ ہوا بل تیرے
اُس کی زلفوں کے اگر بال پریشان ہوں گے"

"نقدِ غالب" مرتبہ ڈاکٹر مختارالدین احمد میں ڈاکٹر سید عبداللہ کا ایک مقالہ بعنوان "غالب، معتقدِ میر" شامل ہے اس کے ص ۴۶ میں شعرِ بالا، غالب کے نام سے درج ہے لیکن یہ مومن کا ہے اور مومن کے مطبوعہ دیوان میں موجود ہے۔" (ص ۲۳۶)

(شمارہ ۶۱-۶۲، ص ۲۲۷-۲۳۶)

۲۔ دستاویز۔ متعلق بہ غالب

اس مقالے کو متعلقاتِ غالب کی ذیل میں دیکھا جا سکتا ہے۔ "برہانِ قاطع" پہلی فرہنگ ہے جس میں خاص دساتیری الفاظ ملتے ہیں۔ اس فرہنگ میں ان لغات کے شمول کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ بعد کی فرہنگوں میں بھی داخل ہوئے ۔۔ غالب کی "دستنبو"

نوان ؔ سے مملو ہے ۔" (ص ۲۸۱) ۔ (شمارہ ۱۰۵، ص ۲۷۷-۲۸۲)

۲۵- عبداللہ قریشی، محمد

مشاہیرِ ادب ۔۔ تذکرۂ غالب

"مشاہیر ادب" کے تحت سوانحی نوٹ دیئے گئے ہیں ۔ پہلا نوٹ بارہ سطری غالب کے بارے میں ہے ۔

(شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۹۲۱)

۲۶- عرشی، امتیاز علی

۱- خط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب

۲۶ر جون ۱۹۴۷ء کا ایک خط ۔ جس میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ "جہاں کہیں کسی نئے تذکرے یا غالب کے غیر معروف شاگرد کا حوالہ پڑھوں گا نوٹ کرتا جاؤں گا ۔"

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۲۷-۱۲۸)

۲- خط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب

۱۰ر اگست ۱۹۴۸ء کا خط ۔ "غالب پر ایک جامع کتاب کا منصوبہ" ۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۳۴)

۳- خط بنام مالک رام ۔ تذکرۂ غالب

۴ر ستمبر ۱۹۴۸ء کا خط ۔ غالب کی گھریلو زندگی پر کچھ لکھنے کی فرمائش ۔ "ذکرِ غالب" کے ضائع ہوتے پر اظہارِ افسوس نیز قادر نامۂ غالب کا حوالہ ۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۳۴-۱۳۵)

۴- خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ۔ تذکرۂ غالب

۳۰ر مئی ۱۹۵۰ء کا خط جو "باغِ دو در" (غالب)، نواب رام پور

کے نام غالب کے دو یا تین سنئے اُردو خطوط "فرہنگِ غالب" پر تبصرے، مکاتیبِ غالب کے تذکرے اور اورینٹیل کالج میگزین میں شائع شدہ غالب کے ایک خط کے بارے میں عرشی صاحب کی رائے پر مبنی ہے۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۴۲-۱۴۳)

۲۷- علائی، علاؤالدین نواب

خط بنام آزردہ یا غالب ؟

عربی زبان میں لکھا ہُوا خط، تاریخ ندارد۔ مکتوب الیہ آزردہ یا غالب میں سے کوئی ایک بتائے گئے ہیں۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۱۹۰)

۲۸- غالب

۱- غزلیاتِ غالب (اُردو)

غالب کی یہ دس غزلیں انتخاب میں آئی ہیں :

(۱) دردِ منت کشِ دوا نہ ہُوا

(۲) پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا

(۳) آہ کو چاہیئے اک عمر اثر ہوتے تک

(۴) وہ فراق اور وہ وصال کہاں

(۵) سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں

(۶) دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آوے کیوں

(۷) کوئی اُمید بر نہیں آتی

(۸) دلِ ناداں تجھے ہُوا کیا ہے

(۹) ابنِ مریم ہُوا کرے کوئی

(۱۰) مدّت ہوئی ہے یار کو مہماں کیے ہوئے

صفحہ ۴۱ کے بعد میر سے فراق تک سولہ اہم غزل گو شعرا کی تصویریں بھی شائع کی گئی ہیں۔ دوسری تصویر مرزا غالب کی ہے۔

(شمارہ ۴۱-۴۲، ص ۶۲-۶۶)

۲۔ طنزیہ و مزاحیہ ادب کا دور — غالب

"طنزیہ و مزاحیہ ادب کا دور" کے تحت حصۂ نثر کا آغاز، غالب کے سات خطوں کے اقتباسات سے ہوا ہے۔ تین اقتباس تفتہ کے نام غالب کے خطوں سے لیے گئے ہیں۔ باقی چار مرزا قربان علی سالک میر سرفراز حسین، میکش اور علائی کے نام غالب کے خطوں سے ماخوذ ہیں۔ صفحہ ۴۲۸ اور ۴۲۹ کے مابین غالب کا رنگین معنی خیز اسکیچ دیا گیا ہے۔

(شمارہ ۷۱-۷۲، ص ۴۲۸-۴۳۲)

۳۔ غالب کی غزلیں

"آرائشِ جمال" کے طور پر نامور مصوّر چغتائی کے موقلم سے رنگین آرائشی حاشیوں میں غالب کی ۲۰ غزلیں دی گئی ہیں:

۱۔ کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنجِ فغاں کیوں ہو

(مقابل ص ۴)

۲۔ یہ کہہ سکتے ہو ... (مقابل ص ۴)

۳۔ حسن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد (مقابل ص ۵۶)

۴۔ پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا (مقابل ص ۵۷)

۵۔ دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے (مقابل ص ۱۳۶)

۶۔ ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

(مقابل ص ۱۳۷)

۷۔ عشق مجھ کو نہیں وحشت ہی سہی (مقابل ص ۲۱۶)

۸۔ بازیچۂ اطفال ہے دُنیا میرے آگے (مقابل ص ۲۱۷)

۹۔ ابنِ مریم ہُوا کرے کوئی (مقابل ص ۲۸۰)

۱۰۔ آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہوتے تک (مقابل ص ۲۸۱)

۱۱۔ سب کہاں کچھ لالہ و گل ۔۔ (مقابل ص ۳۷۶)

۱۲۔ بئ چمن میں کیا گیا ۔۔۔ (مقابل ص ۳۷۷)

۱۳۔ نُکتہ چیں ہے، غمِ دل اُس کو ۔۔ (مقابل ص ۴۵۶)

۱۴۔ کوئی اُمید بر نہیں آتی (مقابل ص ۴۵۷)

۱۵۔ دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت ۔۔۔ (مقابل ص ۵۲۰)

۱۶۔ قیدِ حیات و بندِ غم ۔۔ (مقابل ص ۵۲۱)

۱۷۔ یہ نہ تھی ہماری قسمت ۔۔ (مقابل ص ۶۰۰)

۱۸۔ درد، منّت کشِ دوا نہ ہُوا (مقابل ص ۶۰۱)

۱۹۔ مدّت ہوئی ہے یار کو مہماں کیے ہوئے (مقابل ص ۶۸۰)

۲۰۔ پھر شوق کر رہا ہے خریدار کی طلب (مقابل ص ۶۸۱)

(شمارہ ۱۱۱)

۲۹۔ فاروقی، ڈاکٹر خواجہ احمد

خط بنام گوپی چند نارنگ

۱۸ر جون ۱۹۶۰ء کے اس خط میں مجلّہ اُردوئے معلّیٰ، دہلی کے غالب نمبر اور ضمناً شہرِ غالب (دہلی) کا ذکر۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۶۰-۴۶۱)

۳۰۔ قادری، مولانا حامد حسن

خط بنام ظہیر الدین علوی۔ بسلسلۂ غالبیات

۱۷ دسمبر ۱۹۴۹ء کا خط علی گڑھ میگزین غالب کی رسید اور تحسین میں قطعۂ تاریخ کے ساتھ۔ (شمارہ ۱۰۹، جلد ۲، ص ۴۶۹۔ ۴۷۰)

۳۱۔ کپور، کنہیا لال

غالب جدید شعراء کی ایک مجلس میں

کنہیا لال کپور کے اس طنزیہ مضمون میں غالب کو جدید دور کے شعرا کی ایک مجلس میں محصور دکھایا گیا ہے۔

(شمارہ ۷۱۔ ۷۲، ص ۵۷۰۔ ۵۸۰)

۳۲۔ کسریٰ منہاس

نقوش کا میر انیس نمبر۔ غالب نمبر کا ذکر

"۱۹۵۱ء میں محمد طفیل نے نقوش کا بارِ ادارت سنبھالا ۱۹۵۱ء سے ۱۹۸۱ء تک نقوش کے نمبروں کی تعداد ۱۱۰ تک پہنچی ہے.. ان ایک سو دس نمبروں میں چند اشاعتیں ایسی بھی ہیں جن کا موضوع شخصی ہے مثلاً ... غالب نمبر ... اور ان میں وہ سب کچھ ہے جو ایک ممتاز شخصیت کے لیے دوسری ممتاز شخصیتیں اظہارِ خیال کر سکتی ہیں .." (ص ۵۴۲)

(شمارہ ۱۳۵، ص ۵۴۰۔ ۵۴۹)

۳۳۔ مالک رام

ا۔ خط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

۱۱ اپریل ۱۹۴۹ء کا خط جس میں ایک سے زیادہ مباحث متعلق بہ غالب ہیں۔ (شمارہ ۶۵۔ ۶۶، ص ۹۸۷۔ ۹۸۸)

۲۔ خط بنام نادم سیتاپوری ۔۔ تذکرۂ غالب

۱۶ راگست ۱۹۶۱ء کے اس خط میں غالب کے بھانجے مرزا عباس بیگ اور غالب سے منسوب ایک شعر سے متعلق غلط فہمی کا ازالہ کیا گیا ہے (شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۴۵)

۳۔ قتیل پنجابی تھا ۔ بسلسلۂ غالب

اپریل ۱۹۳۸ء میں "ذکرِ غالب" کی اشاعت کے بعد جب میں نے غالب کے متعلقات پر کام شروع کیا تو قتیل کے خاندان و وطن کا مسئلہ بھی میرے سامنے آیا ۔ ۔ ۔ ۔ اگرچہ یہ غالب کے سلسلے میں ایک ضمنی بحث تھی ۔" (ص ۴۴۵)۔ مقالے میں بتایا گیا ہے کہ قتیل ٹبالہ، ضلع گورداسپور کے تھے۔

(شمارہ ۱۲۷، جلد ۱، ص ۴۴۵ - ۴۴۷)

۳۴۔ محفوظ الحق، محمد

مکتوب بنام مختار الدین احمد آرزو

کلکتے سے ۱۹ نومبر ۱۹۴۲ء کے لکھے ہوئے خط میں غالب، حمید احمد خاں اور پنشن کے سلسلے میں غالب کی عرضی کا ذکر۔

(شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص ۶۲۸)

۳۵۔ محمد اکرام، شیخ

خط بنام ڈاکٹر سید محمد عبداللہ ۔ تذکرۂ غالب

تاریخ ندارد ۔ ۔ ۔ یومِ غالب کی نسبت سے دو تاریخوں کا ذکر۔

(شمارہ ۱۹، جلد ۳، ص ۲۳۶)

۳۶۔ محمد حسن، ڈاکٹر

مرزا غالب ۔۔ نیم سوانحی ڈرامہ

حیاتِ غالب پر مبنی ڈرامہ ۔ (شمارہ ۱۱۱، ص ۷ - ۳۳)

۳۷۔ محمد صفدر

اے عندلیبِ گلشنِ ناآفریدہ

۲۰ر مارچ ۱۹۴۹ء کو انجمن ترقی پسند مصنفین کراچی نے یوم غالب منایا۔ یہ صحافیانہ سا مضمون اسی تقریب میں پڑھا گیا:

"... میں تجھے تیرے اشعار سنانے نہیں آیا ہوں۔ میں تجھے یہ بتانے آیا ہوں کہ جہانِ گزران نے ہم کو بھی ایک ایسی ہی منزل، ایک ایسے ہی موڑ پر لا ڈالا ہے جس منزل سے اور جس موڑ سے تجھ کو گزرنا پڑا۔ ہمارے مسائل الگ ہیں لیکن ہماری کیفیت وہی ہے ۔۔" (ص ۲۹) (شمارہ ۶، ص ۲۴ - ۲۹)

۳۸۔ محمد طفیل

۱۔ طلوع ۔۔ تذکرۂ غالب

"۔۔ ہمیشہ لکھنے والوں میں ٹھنی رہی۔ ایک دور میں ایک لکھنے والا دوسرے لکھنے والوں کو صلواتیں ہی سنانے سدھارا۔ سودا اس کے سہارے جیسے غالب اور ذوق میں یہی ہم عصری مصیبت بنی رہی ۔۔۔" (شمارہ ۳۹ - ۴۰، ۱۳۵، ص ۱ - ۶)

۲۔ عطیات ۔۔ تذکرۂ غالب

ددیوں تو میرے نزدیک اس نمبر میں شامل ہر خط کی بڑی قیمت ہے مگر زیادہ قیمتی خطوط جن دوستوں نے مرحمت

فرمائے اُن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ . . .“

”غالب کے چار خط، مُختار الدین آرزو نے مرحمت فرمائے ایک مالک رام صاحب نے ایک مقبول صاحب مقبل نے، ایک محمد اسحٰق صاحب حقّانی نے اور ایک اکبر علی خان صاحب نے“

(شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۱۰۴۱-۱۰۴۲)

۳- طلوع : پطرس کے خطُوط ... تذکرۂ غالب

” ... غالب نے بھی بعض خطوط یہ سمجھ کے لکھے تھے کہ یہ چھپیں گے ... اس کے برعکس (پطرس کے) یہ خط، خط ہی ہیں۔ غالب کے بعد اتنے دلکش خط اور کتنے ادیبوں نے لکھے؟“

(شمارہ ۷۵-۷۶، ص ۳۳، شمارہ ۱۳۵، ص ۶۴۶)

۴- طلُوع ... تذکرۂ غالب

”میر ۱۷۴۹ء میں پیدا ہوئے (کذا) غالب ۱۷۹۷ء میں اقبال ۱۸۷۷ء میں یہ تھے شاعر! ... مگر ۱۹۶۷ء میں جو شخص ایک مصرع موزوں کر لیتا ہے وہ اپنے آپ کو میر سمجھتا ہے غالب سمجھتا ہے، اقبال سمجھتا ہے ... آدمی ایک غالب کے سامنے ... تو اپنے سر کو جھکا سکتا ہے مگر اتنے غالبوں .... کے سامنے کیسے سر کو جھکائے ....“

(شمارہ ۱۰۸، ص ۵، شمارہ ۱۳۵، ص ۷۰۷-۷۰۸)

۵- طلُوع ... خطوطِ غالب کا حوالہ

”جنگ ۱۹۶۵ء ہوئی۔ اپنی اپنی پڑ گئی ... فکریں تو میری بھی بہت تھیں مگر اُن میں نُمایاں فکر اُس دستاویزی سرمائے

کی تھی جو میری تحویل میں تھا۔ وہ سرمایہ کیا تھا؟ بوسیدہ اور کٹے پھٹے کاغذ کے پرزے، مگر ان پرزوں میں غالب کے خطوط تھے۔۔ جنگ تیز تر ہو گئی ۔۔۔ جب میں نے سوچا تھا کہ یہ خطوط کہیں ضائع نہ ہو جائیں تو میرا دل ڈوبنے لگا تھا مگر انہیں دنوں جب یہ بات دھیان میں آئی تھی کہ میرے بچوں کا کیا ہوگا تو میں بڑے حوصلے میں تھا۔۔۔ آج ۱۹۶۸ء میں سوچتا ہوں کہ میں بھی کیسا انسان ہوں کہ جسے بچوں سے زیادہ خطوط عزیز تھے ۔۔"

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۱، ص ۱۵،

شمارہ ۱۳۵، ص ۸۰۷)

۶۔ خط بنام ڈاکٹر گوپی چند نارنگ۔ تذکرۂ غالب

"۔۔۔ میں تو انہیں خط لکھتا ہوں جو میرے خطوط پڑھ کر بدمزہ نہیں ہوتے۔ آپ کے تو اپنے خطوط میں غالب کے خطوں کی سی مٹھاس ہے۔ یہ کم بخت غالب بھی بہت برا تھا جس کی وجہ سے لوگ آج تک شرمندہ ہو رہے ہیں۔ نہ وہ پیدا ہوتا نہ آپ کو مجھ سے شکایت پیدا ہوتی کہ میں خطوط کے جواب نہیں دیتا، قصور غالب کا ہے۔"

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۳، ص ۴۶۸ - ۴۶۹،

شمارہ ۱۳۵، ص ۵۷۰ - ۵۷۱ اور ۸۱۵)

۷۔ طلوع ۔۔ بسلسلۂ غالب

"غالب اتنا بڑا آدمی نہ تھا، جتنا بڑا شاعر تھا لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ جب سے اب تک بڑے آدمی بے شمار

گذرے ہیں مگر اُن سب میں غالب ایک تھا، ایک رہا ....“

(شمارہ ۱۱۱، ص ۴، شمارہ ۱۳۵، ص ۱۱ ـ ۱۲۷)

۸۔ طلوع ... سلسلۂ غالب

طلوع کے تحت محمد طفیل نے سلسلۂ غالب کچھ ذکر اپنے چراغ جلانے کا کیا ہے۔ (شمارہ ۱۱۲، ص ۵ ـ ۶، شمارہ ۱۳۵، ص ۱۲۷)

۹۔ طلوع ... تذکرۂ غالب

”تجسس! بس اتنی سی میری زندگی ہے۔ ۱۹۶۹ء آیا تو ادب کے میدان میں ایک عجیب سی ہماہمی تھی۔ جو تھا، وہ یا تو غالب پر نمبر چھاپ رہا تھا یا غالب پر کتاب! پھر اتراہٹ ایسی کہ کسی کے بھی پاؤں زمین پر نہ ٹکتے تھے ایسے میں ادارۂ ”نقوش“ صرف حیران ہی ہو سکتا تھا۔ اس عالمِ حیرانی میں ہم نے غالب پر تین نمبر پیش کیے۔ ان میں غالب کی اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی اُس بیاض کو بھی ڈھونڈ نکالا جو ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں اِدھر اُدھر ہو گئی تھی جو انمول تھی ...“

(شمارہ ۱۲۵، ص ۴، شمارہ ۱۳۵، ص ۴۰۰)

۱۰۔ دو نمبر ... سلسلۂ غالب

”دو نمبر ...، ایک نمبر اقبال پر جو اُن کی غیر مطبوعہ تحریروں پر مشتمل ہے اور دوسرا نمبر غالب پر جو اُن کی غیر مطبوعہ اور کمیاب تحریروں پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں نمبر کتابت شدہ صورت میں ہمارے پاس موجود ہیں۔۔ ہماری کوشش ہو گی کہ انہیں جلد منظرِ عام پر لایا جائے ...“ (شمارہ ۱۳۲، ص ۳۵۰، شمارہ ۱۳۵، ص ۴۰۰)

۱۱۔ غالب کی کہانی غالب کی زبانی

طفیل صاحب کے "روزنامچہ" (مانچسٹر ۲۲؍اگست ۱۹۸۴ء سے):
"ڈاکٹر حیدر صاحب نے کہا میرے پاس "غالب کی کہانی غالب کی زبانی" کا ٹیپ ہے وہ نہ سُنا ہو تو سُن لو۔ میں نے کہا زہے نصیب! چنانچہ خطوطِ غالب میں سے چند ٹکڑے لے کر مختلف لوگوں کی زبانی اسی ماحول اور تاثر پر مبنی غزلیں سُنیں۔ یقین جانیے بے حد لطف آیا۔ دیارِ غیر میں اس نعمت کا اندازہ ہر کوئی نہ لگا سکے گا۔" (شمارہ ۱۳۵، ص ۲۶۴)

۱۲۔ خط بنام ڈاکٹر اکبر حیدری کاشمیری ۔۔ ذکرِ غالب

۱۹؍جنوری ۱۹۷۱ء کے ایک خط میں۔ "۔۔۔۔ دونوں مضمون مل گئے (نواب حسام الدین حیدر خان نامی) اور مرزا غالب اور فنِ تاریخ گوئی۔ سچ، میرا چلّو بھر خون بڑھ گیا۔۔۔ اودھ کی فائلوں میں جو کچھ غالب کے بارے میں ملے، بھجوایئے انتظار کروں گا۔۔۔۔" (شمارہ ۱۳۵، ص ۵۷۷)

۱۳۔ خط بنام ڈاکٹر گیان چند۔ خطوط غالب کا ذکر

۸؍دسمبر (۱۸؍دسمبر؟) ۱۹۶۴ء کے خط سے:
"اپنے خطوں کی نقل رکھ کے کیا کروں گا۔ غالب بڑا فاضل انسان تھا اور اس کے ساتھ اُتنے ہی پائے کا مسخرہ تھا، اس لیے اُس کی علمیت اور مسخرگی کام دے گئی مجھے کون پوچھے گا؟ ۔۔۔ آپ کے اس فقرے پر بہت ہنسا کہ "آپ کے مکاتیب، غالب سے نیچے درجے پر نہیں رکھے

جا سکیں گے ۔۔" (شمارہ ۱۳۵، ص ۷۸۴ ۔ ۷۸۵)

۱۴۔ بنام ڈاکٹر محمد حسن ۔ ذکرِ غالب

" مجھے (اپنے) خطوں کی اشاعت پر کوئی اعتراض نہیں ...
اگر کوئی (اندیشہ) ہے تو یہ کہ میں کون غالب کا بھتیجا ہوں کہ میرے خطوں کی بھی پذیرائی ہو گی ۔" (۳۰ نومبر ۱۹۶۷ء کا خط)۔
(شمارہ ۱۳۵، ص ۷۸۶)

۱۵۔ خط بنام سجّاد احمد جان ... ذکرِ غالب

۲۰ مارچ ۱۹۶۹ء کے خط میں نقوش کے غالب نمبر کی تقریب کی صدارت کرنے کی درخواست ۔ (شمارہ ۱۳۵، ص ۷۹۳)

۱۶۔ خط بنام ڈاکٹر اکبر حیدری کاشمیری ۔ غالب کا ذکر

"میری آرزو ہے کہ میں اپنی زندگی میں غالبؔ کے بعد میرؔ اور اقبالؔ نمبر بھی چھاپ سکوں ۔" (شمارہ ۱۳۵، ص ۷۹۶)

۱۷۔ خط بنام سمت پرکاش شوق

۱۱ اپریل ۱۹۶۹ء کے خط سے ۔" دوستوں کو غالب نمبر پسند آگیا ہے تو محنت ٹھکانے لگی ۔ اپنا کام تو صرف ادب کی راہوں میں دیے جلانا ہے ۔ ان میں روشنی کتنی ہے، یہ دیکھنا اور جانچنا اہلِ نظر کا کام ہے ... غالب نمبر تو ختم ہو گیا، پھر چھاپ رہا ہوں ..." (شمارہ ۱۳۵، ص ۸۰۲ ۔ ۸۰۳)

۱۸۔ خط بنام ڈاکٹر انور سدید

۲۸ مئی ۱۹۶۹ء کے خط سے ۔" غالب نمبر کے سلسلے میں آپ کا گرامی نامہ ملا ۔ آپ نے جس خلوص سے میرے کام کو سراہا،

اُس کے لیے از حد ممنون ہوں ۔۔"

(شمارہ ۱۳۵، ص ۸۰۳)

۱۹۔ خط بنام عبدالقوی دسنوی ۔۔ ذکرِ غالب

۱۲ر مارچ ۱۹۶۹ء کے خط سے ۔"آپ کا مضمون بہ سلسلۂ غالب اہم ہے ۔ چند دنوں تک غالب نمبر آپ کے پاس پہنچے گا تو آپ دیکھیں گے کہ وہ مضمون نمبر کی زینت ہوگا ۔"

(شمارہ ۱۳۵، ص ۸۰۹)

۲۰۔ خط بنام نثار احمد فاروقی ۔ غالب کی آپ بیتی

"روسو کی آپ بیتی کا بھی خُلاصہ کرو۔ آپ بیتیوں میں یہ دُنیا کی سب سے اہم کتاب ہے ۔۔۔ غالب اور روسو یہ دو چیزیں پرچے کی جان ہوں گی ۔" (خط یکم نومبر ۱۹۶۳ء)

(شمارہ ۱۳۵، ص ۸۲۰)

۲۱۔ خط بنام جگن ناتھ آزاد ۔ غالب کا حوالہ

۱۷ر اکتوبر ۱۹۶۱ء کے خط سے : "ہمارے نقّاد بڑے مزے کے ہیں ۔ وہ جو کچھ غالب اور میر کے بارے میں لکھتے ہیں ویسے ہی جُملے اور ویسے ہی فیصلے مُتبدیوں کے بارے میں بھی دے ڈالتے ہیں ۔ خوفِ خدا نام کو نہیں ! خوفِ ادب یا خوفِ خلق خاک ہوگا ۔" (شمارہ ۱۳۵، ص ۸۵۱)

۲۲۔ خط بنام شیخ محمد اکرام ۔۔ تذکرۂ غالب

۱۲ر فروری ۱۹۵۹ء کے خط سے ۔"طنز و مزاح نمبر ۔۔۔ (میں) دیکھ لیجیے ہم آپ کی محبوب شخصیت غالب تک کو لے آئے

ہیں ۔۔۔ ڈرامہ نمبر چھاپنے کا ارادہ ہے سوچتے ہیں کہ ڈرامے میں بھی کسی طرح غالب کو لپیٹ لپاٹ کے لے آئیں ۔ ایک صاحب نے تو مضمون لکھ ہی دیا ہے ۔ "غالب کے خطوط میں اُردو ڈرامے کا عکس"۔ (شمارہ ۱۳۵، ص ۸۶۷)

۲۳۔ خط بنام جوش ملیح آبادی ۔۔ ذکرِ غالب

۲۲ر فروری ۱۹۵۹ء کے خط سے ۔" ۔۔ لوگ غالب کی نثر کو یاد کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے ۔ اب آپ کی نثر کو بھی یاد کریں گے اور کرتے رہیں گے ۔۔۔"

(شمارہ ۱۳۵، ص ۸۷۷ ۔ ۸۷۸)

۲۴۔ خط بنام فرہاد زیدی ۔ غالب نمبر کا ذکر

۲۶ر ستمبر ۱۹۷۱ء کے خط سے ۔ " غالب مر گیا مگر وہ اپنے بعد اتنے مطالبے چھوڑ گیا کہ اُنہیں ادا تو کرتے رہیں، مگر حق ادا نہیں ہوتا ۔ تین نمبر تو میں نے چھاپ ڈالے ۔"

(شمارہ ۱۳۵، ص ۹۰۸)

۲۵۔ خط بنام طاہرہ اعظم ۔۔۔ ذکرِ غالب

۱۲ر نومبر ۱۹۷۰ء کے خط سے ۔" ۔۔۔ جو آپ کے پسندیدہ شاعر ہیں اقبال اور غالب وہ بھی اس "دیوی" (زبان و بیان) کے ہاتھوں عاجز تھے ۔۔۔ اگر غالب کے خیالات کا ساتھ (کما حقہٗ) الفاظ دے دیتے تو اُن کے وہ اشعار بھی واضح ہو جاتے جو آج بھی معمّہ ہیں ۔۔" (شمارہ ۱۳۵، ص ۹۱۲)

۲۶۔ خط بنام بُشریٰ رحمان ۔ ذکرِ غالب

"... ہم اچھی باتیں کرنے والوں کو، اچھی باتیں لکھنے والوں کو یاد رکھتے ہیں ورنہ ہمارا میر سے کیا رشتہ ؟ غالب سے کیا رشتہ ؟ ..." (شمارہ ۱۳۵، ص ۹۱۲ - ۹۱۳)

۳۹- مسعود مُفتی

مدیر نقوش کے نام ایک خط۔ بسلسلۂ غالب

اِس اہم خط میں ضمناً نقوش کے غالب نمبروں کا تذکرہ آیا ہے۔

(شمارہ ۱۱۷، ص ۳۸۷ - ۳۸۹،

شمارہ ۱۱۹، ص ۱۶۶ - ۱۶۹)

۴۰- مہر، غُلام رسول، مولانا

۱- خط بنام مختار الدین احمد آرزو - تذکرۂ غالب

۲۸ مارچ ۱۹۴۵ء کے اس خط میں غالب کے بارے میں پوچھے گئے مختلف سوالوں کے جوابات۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۲، ص ۴۸۲ - ۴۸۴)

۲- خط بنام مختار الدین احمد آرزو - تذکرۂ غالب

۱۸ مارچ ۱۹۵۰ء کے اس خط میں غالب سے متعلق کئے گئے متعدد سوالات کے بصیرت افروز جوابات لکھے گئے ہیں۔

(شمارہ ۱۰۹، جلد ۲، ص ۴۹۴ - ۴۹۹)

۴۱- مہیش پرشاد

۱- مکتوب بنام سیّد مسعود حسن رضوی ادیب

۸ دسمبر ۱۹۳۲ء کے خط میں غالب کے خطوط کا حوالہ۔

(شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص ۶۳۴)

۲۔ مکاتیب بنام ڈاکٹر محیُ الدین قادری زور۔ تذکرۂ غالب

(۱) ۹ر فروری ۱۹۳۶ء کے خط میں غالب سے مُتعلق بعض استفسارات۔
(ص ۶۳۴ - ۶۳۵)

(۲) ۴ر جون ۱۹۳۶ء کے خط میں غالب کی بعض تصانیف کا
تذکرہ۔ (ص ۶۳۵ - ۶۳۶)

(۳) یکم جولائی ۱۹۳۶ء کے خط میں تصانیفِ غالب کا حوالہ۔
(ص ۶۳۶)

(۴) ۲۲ر نومبر ۱۹۳۶ء کے خط میں دیوانِ غالب اور نامۂ غالب
کا ذکر۔ (ص ۶۳۶ - ۶۳۷)

(۵) ۱۲ر اپریل اور ۱۳ر اپریل ۱۹۵۱ء کے خطوں میں تصانیفِ
غالب کی اوّلین اشاعتوں کا ذکر۔ (ص ۶۳۴ - ۶۴۸)

۳۔ مکاتیب بنام مُختارالدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

(۱) ۲۹ر دسمبر ۱۹۴۸ء کے خط میں علی گڑھ میگزین غالب نمبر کا
تذکرہ نیز دیگر مباحث مُتعلق بہ غالب (ص ۶۴۴)۔

(۲) ۲۶ر فروری ۱۹۴۵ء کے خط میں غالب کے ایک مکتوب
الیہ کا ذکر (ص ۶۴۵)

(۳) خط نمبر ۲۸ میں علی گڑھ میگزین غالب نمبر کی تحسین (ص ۶۴۹)
(شمارہ ۶۵ - ۶۶، ص ۶۴۲ - ۶۴۹)

۴۲۔ نیاز فتح پوری

خط بنام مُختارالدین احمد آرزو۔ تذکرۂ غالب

۱۲ر ستمبر ۱۹۴۹ء کا خط تمام تر غالب کے بارے میں ہے۔

"... ضرورت اِس کی ہے کہ غالب فہمی کی صحیح فضا پیدا کی جائے..
وہ ذوق پیدا کرنے کے لیے جو غالب کا وجدان سامنے رکھ کر
غالب کو سمجھ سکے ...." (شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۹۷۹)

۴۳۔ وقار عظیم، سیّد

۱۔ غالب صدی کے علمی کام

اِس سوال کا جواب کہ "غالب صدی پر پاکستان اور بھارت
میں جو کام ہُوا، اُس کی تحقیقی اور تنقیدی اہمیّت کیا ہے؟"
(شمارہ ۱۲۲، ص ۶۰۷-۶۰۹)

۲۔ غالب پر کام کا کوئی منصوبہ؟

وقار عظیم صاحب نے اِن سوالات کا جواب دیا ہے کہ وہ
غالب پر کوئی مُستقل کام کیوں نہیں کر سکے؟ اور یہ کہ غالب
پر کیا اب کسی مُستقل تصنیف کا منصوبہ اُن کے پیشِ نظر ہے؟
(شمارہ ۱۲۲، ص ۶۰۹-۶۱۰)

۴۴۔ یاس یگانہ چنگیزی

مکتوب بنام راغب مراد آبادی -- تذکرۂ غالب
۲۶ر اکتوبر ۱۹۴۱ء کے خط میں غالب کا ذکر۔

(شمارہ ۶۵-۶۶، ص ۷۰۶)

ضمیمہ

"نقوش"

اور

مطالعہ غالب

از:

ڈاکٹر سید معین الرحمٰن

ماخوذ:

[نقوش، لاہور، شمارہ ۱۳۵، جولائی ۱۹۸۰]

(۱)

۱۹۰۱ء میں شیخ عبدالقادر (۱۸۷۴ء - ۱۹۵۰ء) کی زیرِ ادارت "مخزن" (لاہور) کے اجراء سے بیسویں صدی میں اُردو کے ادبی رسائل کے ایک مُہتم بالشان دور کا آغاز ہُوا اور پھر ۱۹۲۱ء میں دو اور رسائل نے اپنا نقش جمایا اور بڑا اعتبار پایا۔ ایک مولوی عبدالحق کا رسالہ "اُردو"، اور دوسرا نیاز فتح پوری کا رسالہ "نگار"۔ اِن دونوں رسالوں کی اشاعت کا سلسلہ مولوی عبدالحق (۱۸۷۰ء - ۱۹۶۱ء) اور نیاز فتح پوری (۱۸۸۴ء - ۱۹۶۶ء) کے انتقال کے بعد اور باوجود اب تک کسی نہ کسی شکل میں چلا آتا ہے، اگرچہ ان دونوں رسائل کا عہدِ زریں تقسیم ہند کے ساتھ تمام ہوتا ہے۔

قیامِ پاکستان کے چھ ماہ بعد رسالہ "نقوش" (لاہور) کے اجراء (مارچ ۱۹۴۸ء) سے اُردو کے ادبی رسائل کا ایک عہد آفریں دَور شروع ہُوا۔۔۔ ابتداً کوئی دو برس (شمارہ ۱ - ۱۰) ہاجرہ مسرور اور احمد ندیم قاسمی کا نام بطور مُدیر "نقوش" پر درج ہوتا رہا۔ محمد طفیل پرنٹر اور پبلشر تھے۔ اُس وقت ہاجرہ مسرور عمرِ عزیز کے اُنتیسویں، طفیل صاحب بچیسویں اور احمد ندیم قاسمی اکتیسویں برس میں تھے۔ "نقوش" کے شمارہ نمبر ۱ اور نمبر ۲ کا "طلوع" (اداریہ) ہاجرہ مسرور نے لکھا ہے۔ شمارہ نمبر ۳ کا اداریہ احمد ندیم قاسمی کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے۔ "نقوش" کے ایک ابتدائی پرچے میں سعادت حسن منٹو (۱۹۱۲ء - ۱۹۵۵ء) کا ایک افسانہ ("کھول دو") شائع ہونے کی پاداش میں "نقوش" کی اشاعت پر چھ ماہ کی پابندی عائد کردی گئی۔ اِس پابندی کے بعد شمارہ نمبر ۵، مارچ اپریل ۱۹۴۹ء

کے مشترکہ شمارے کے طور پر چھپا۔ دسمبر ۱۹۴۹ء میں بعض ناسازگار حالات کی بناء پر "نقوش" کی اشاعت پھر رُک گئی اور مئی ۱۹۵۰ء میں یہ پھر نکلا۔

مئی ۱۹۵۰ء میں سید وقار عظیم (۱۹۰۹ء - ۱۹۷۶ء) "نقوش" کے مدیر ہوئے۔ اُنہوں نے "نقوش" کی شدت کو ملائمت سے بدلا اور اس طرح "نقوش" انتہا پسندی کی روش کو ترک کر کے اعتدال کی روش پر گامزن ہوا۔ مارچ ۱۹۵۱ء کے بعد سید وقار عظیم کو پنجاب یونیورسٹی کی انتظامیہ سے، جہاں وہ فروری ۱۹۵۰ء سے شعبۂ اُردو میں بحیثیت اُستاد مامور تھے، اجازت میں توسیع نہ ملنے کے باعث "نقوش" کی ادارت سے علاحدہ ہونا پڑا۔

اپریل ۱۹۵۱ء میں شمارہ ۱۹ - ۲۰ سے محمد طفیل (ولادت ۱۴ - اگست ۱۹۲۳ء) کی زیرِ ادارت "نقوش" کے مسعود اور طویل عہدِ نو کا آغاز ہوا۔ طفیل صاحب کا عہدِ ادارت اُن کے انتقال (۵ - جولائی ۱۹۸۶ء) تک کوئی پینتیس برس (یعنی ایک تہائی صدی سے متجاوز) مسلسل ادبی فتوحات اور معیارات کے سلسلہ ہائے دراز و بلند کی ایک ناقابلِ تسخیر اور قابلِ رشک مثال اور روایت کے طور پر چلا اور اُن کی ادارت میں "نقوش" کا ہر نقشِ مؤخر، نقشِ مقدم سے بہتر اور برتر ثابت ہوا۔ اگلے صفحات میں "نقوش" کے مجموعی کرشمے یا کارنامے سے قطع نظر، صرف غالبیات کی حد تک "نقوش" کے اختصاص اور کردار کا اختصار کے ساتھ جائزہ لینا مقصود ہے۔ یعنی "نقوش" اور مطالعۂ غالب کی روایت یا "نقوش" میں ذخیرۂ غالبیات کی نشاندہی کو اس جائزے کی حدودِ کار سمجھنا چاہیئے۔

"نقوش" کے ابتدائی دور (شمارہ ۱ - ۱۰) میں غالب سے متعلق صرف ایک

سرسری سی تحریر (شمارہ ۶، صفحہ ۲۴-۲۹، از قلم محمد صفدر) ملتی ہے جس کا عنوان ہے:
"اے عندلیبِ گلشنِ ناآفریدہ" ۔ ۔ ۔ ۔ پیرایۂ بیان یہ ہے:

"۔ ۔ ۔ ۔ میں تجھے تیرے اشعار سنانے نہیں آیا ہوں ۔ میں تجھے یہ بتانے آیا ہوں کہ جہانِ گزران نے ہم کو بھی ایک ایسی ہی منزل، ایک ایسے ہی موڑ پر لا ڈالا ہے جس منزل سے اور جس موڑ سے تجھ کو گزرنا پڑا۔ ہمارے مسائل الگ ہیں لیکن ہماری کیفیت وہی ہے ۔ ۔ ۔"

(شمارہ ۶، صفحہ ۲۹)

یہ خطیبانہ اور صحافیانہ مزاج کی تحریر، انجمن ترقی پسند مصنفین، کراچی کے زیرِ اہتمام "یومِ غالب" کی تقریب (۲۰ مارچ ۱۹۴۹ء) میں پڑھی گئی اور یہی ہے "نقوش" کے دورِ اوّل میں سلسلۂ غالبیات کی کُل متاع اور پونجی!

"نقوش" کے دوسرے مختصر تر دور میں (شمارہ ۱۱-۱۸) جب سید وقار عظیم اس کے مدیر رہے، دو مضامین غالب سے متعلق "نقوش" میں چھپے ۔ ۔ ۔ شمارہ نمبر ۱۴ میں "غالب کی تصویریں" کے تحت خیر بہوروی کا مضمون (جسے دراصل ڈیڑھ صفحے کا مراسلہ کہنا چاہیے) ۔ ۔ ۔ اور شمارہ ۱۵، ۱۶ میں ممتاز حسین کا تنقیدی مضمون "غالب کا نظریۂ عشق" (صفحہ ۴۶-۵۱) ۔ یہ مضمون، نظرِ ثانی کے بعد ڈاکٹر مختار الدین احمد کے مرتبہ مجموعۂ مضامین "نقدِ غالب" (علی گڑھ، ۱۹۵۶ء ص ۱۹۸-۲۰۹) میں شامل ہوا ۔ ۔ ۔ ان دو نگارشات کے علاوہ، طفیل صاحب کے "نقوش" کی ادارت پر فائز ہونے تک، غالب سے متعلق "نقوش" میں اور کوئی چیز مجھے دکھائی نہیں دیتی ۔ ۔ ۔ ۔

۳

"غالب" کو "نقوش" کے خوانِ ادب کا جزوِ لازم دراصل محمد طفیل ہی نے بنایا۔

طفیل صاحب نے خود ایک موقع پر لکھا ہے کہ ”غالب سے میرا ذہنی ربط سنِ شعور سے تھا۔“ (شمارہ ۱۱۱، ص ۵)۔ اِس ربط کا نتیجہ ہے کہ ”نقوش“ میں مطالعۂ غالب کی ایک ایسی ریت اور روایت پڑی اور یہ اس درجہ مُحکم اور بار آور ہوئی کہ اب اِسے ”نقوش“ کے ایک قابلِ رشک شعبے اور ایک ناقابلِ تسخیر امتیاز کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔

محمد طفیل کے عرصۂ ادارت (اپریل ۱۹۵۱ء سے جولائی ۱۹۸۶ء تک) کے پینتیس برسوں میں ”نقوش“ کی تین اشاعتیں (کوئی دو ہزار صفحات کے قریب) غالب سے مخصوص ہوئیں۔ ”نقوش“ کا چوتھا غالب نمبر (کوئی ایک ہزار صفحات پر مشتمل) طفیل صاحب ترتیب دے چکے تھے لیکن یہ ابھی منظرِ عام پر نہیں آیا۔

(۴)

”نقوش“ کا پہلا غالب نمبر (شمارہ ۱۱۱) اپریل ۱۹۶۹ء میں سامنے آیا (صفحات ۸۴۰)۔ اس میں ۵۳ مضمون نگاروں کے ۵۹ مضامین شامل ہیں (چھ اصحاب کی دو دو نگارشات شامل ہیں۔) اِس شمارہ خاص کے بارے میں خود طفیل صاحب نے لکھا ہے کہ:

> ”اِس نمبر کا نام یا تو غالب نمبر ہو سکتا تھا یا ڈاکٹر نمبر کیوں کہ اِس نمبر میں بائیس ڈاکٹروں[1] کے مضمون ہیں ...۔“ (صفحہ ۵)

---

[1] طفیل صاحب نے جن بائیس ڈاکٹروں کے مضامین کی جانب افتخار کے ساتھ اشارہ کیا ہے اُن کے اسماء یہ ہیں:

ڈاکٹر اعجاز حسین، ڈاکٹر اختر اورینوی، ڈاکٹر آغا افتخار حسین، ڈاکٹر سیّد عبداللہ، ڈاکٹر احسن فاروقی، ڈاکٹر شوکت سبزواری، ڈاکٹر گیان چند، ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان، ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر وزیر آغا، ڈاکٹر خلیق انجم، ڈاکٹر نبی بخش قاضی، ڈاکٹر محمد عقیل، ڈاکٹر ظہیر الدین صدیقی، ڈاکٹر محمد حسن، ڈاکٹر وارث کرمانی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی، ڈاکٹر سہیل بخاری، ڈاکٹر اے۔ ڈی نسیم، ڈاکٹر عبدالسلام خورشید اور ڈاکٹر اکبر حیدری۔

طُفیل صاحب نے یہ بات اپریل ۱۹۶۹ء میں کہی تھی، اب اِس پر اٹھارہ برس گزر گئے۔ اِس عرصے میں میرے علم اور یقین کی حد تک "نقوش" کے زیرِ نظر "غالب نمبر" کے مزید پانچ مضمون نگار ادب کے ڈاکٹر ہوئے یعنی : ڈاکٹر نجم الاسلام، ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، ڈاکٹر انور سدید، ڈاکٹر محمد ایوب قادری اور ڈاکٹر وفا راشدی۔

اس بات کو اور بڑھایا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ "نقوش" کے اِس "غالب نمبر" کے مضمون نگاروں میں درج ذیل گیارہ اصحابِ کبار بھی شامل ہیں جو خود اگرچہ ادب کے ڈاکٹر نہیں لیکن اُن کی نگرانی میں متعدد اہلِ علم نے ڈاکٹریٹ کی اسنادِ فضیلت پائیں یا بجائے خود اُن کی خدماتِ جلیلہ ڈاکٹریٹ کا موضوع بنیں :

پروفیسر عبدالقادر سروری، مولانا غلام رسول مہر، مولانا امتیاز علی عرشی، قاضی عبدالودود، یگانہ چنگیزی، فراق گورکھپوری، پروفیسر سید وقار عظیم، محمد عتیق صدیقی، پروفیسر عبدالقوی دسنوی، مالک رام اور عبدالرحمٰن چغتائی۔

مضمون نگاروں کے پایۂ علمی کی وجاہت اور ثقاہت کے حوالے سے "نقوش" کے اس غالب نمبر کو جو امتیاز حاصل ہے، اُس کی کوئی دوسری مثال کسی رسالے کے کسی "غالب نمبر" سے پیش نہیں کی جا سکتی ۔۔ طُفیل صاحب نے ٹھیک کہا ہے کہ "نقوش" کے اس "غالب نمبر" کے مضمون نگاروں میں جو ادب کے ڈاکٹر نہیں ہیں وہ بھی اپنی جگہ بھاری پتھر ہیں۔ ایسے غالب شناس کہ جن کے نام ہی اس امر کی ضمانت ہیں کہ بات میں وزن ہے، معاملہ مستند ہے ۔۔۔ اِس شمارے میں پاک و ہند کے تقریباً تمام بڑے ادیبوں نے لکھا ہے۔ اس حد تک مخلصانہ تعاون شاید ہی کسی دوسرے رسالے کو نصیب ہو ۔۔۔۔"

غالب پر اتنا کام ہُوا ہے کہ نئے گوشے تلاش کرنا بڑا مشکل تھا لیکن طُفیل صاحب نے بجا طور پر خوشی کا اظہار کیا ہے کہ اس نمبر میں بہت سی باتوں پر پہلی بار قلم اُٹھایا

گیا ہے۔ بہت سی باتیں پہلی بار منظرِ عام پر آئی ہیں۔ غرض کچھ ریاضتیں، کچھ دریافتیں، کچھ اکتشافات، کچھ انکشافات۔ (شمارہ ۱۱۱، ص ۵)

"نقوش" کا یہ غالب نمبر طفیل صاحب کے جمالیاتی ذوق کا بھی اچھا نمونہ ہے۔ اِس نمبر میں کہیں کہیں آرائشِ جمال کے لیے غالب کی غزلیں بھی رکھ دی گئی۔ یہ تعداد میں بیس بنتی ہیں اور انہیں مصورِ مشرق عبدالرحمٰن چغتائی نے رنگوں اور خطوں سے آراستہ کیا ہے ... اِس نمبر میں غالب کی ایک تصویر بھی شامل ہے جو چغتائی کے موقلم کا شاہکار ہے۔

غالب کی شبیہہ (عمل چغتائی) کا تعارف کراتے ہوئے ڈاکٹر خان نے بتایا ہے کہ:

"غالب کی یہ شبیہہ قیامِ پاکستان سے پہلے کی تخلیق ہے۔ یہ شبیہہ محض مصور کے مطالعے اور کمالِ فن کی وضاحت نہیں کرتی بلکہ مصور کے اُس تصور کی بھی ترجمان ہے جس کے ذریعے اُس نے رنگوں اور خطوں کے ذریعے ایک کردار پیش کیا ہے۔ چغتائی نے جزء بندی، ترتیب اور رنگوں کے استعمال میں اُس ہنرمندی کا تمام و کمال ثبوت دیا ہے جو شبیہہ نگاری کی شرطِ لازم ہے۔"

مختصر یہ کہ "نقوش" کا یہ "غالب نمبر" اپنے نادر مشمولات کی بناء پر ایک قیمتی دستاویز کا درجہ رکھتا ہے۔ یہ پاک و ہند کی متعدد یونیورسٹیوں میں ایم۔اے اردو کے متعلمین کے زائد مطالعے کے لیے نصابات میں تجویز ہوا ہے اور اس کے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ اِس اعزاز میں بھی شاید ہی کسی دوسرے رسالے کا کوئی غالب نمبر "نقوش" کا ہم دوش ہوا۔

"نقوش" کا یہ "غالب نمبر" جو ۸۴۰ صفحات پر مشتمل ہے، طفیل صاحب کے لیے منقطع سلسلۂ شوق نہیں تھا۔ اپنے ادارتی نوٹ میں اُنھوں نے یہ نوید دی کہ:

"آئندہ شمارہ بھی غالب ہی سے متعلق ہوگا اور وہ شمارہ موجودہ شمارے

سے مختلف ہوگا۔ موجودہ شمارے میں غالب کی شخصیت و فن پر دوسرے نامور اہلِ قلم کے مضامین شامل ہیں۔ آیندہ شمارے میں صرف غالب کی تحریریں ہوں گی۔ کچھ کمیاب، کچھ نایاب، کچھ غیر مطبوعہ! غالب نمبر کا دوسرا حصّہ بھی تقریباً مکمل ہے۔ وہ بھی اِنہی دنوں پیشِ خدمت ہوگا۔ مارچ میں نہ سہی اپریل میں سہی[1]۔" (شمارہ ۱۱۱، ص ۶)

(۵)

"نقوش" کے غالب کا "حصّہ دوم" تو دریافت بیاضِ غالب بخطِ غالب کے ساتھ شمارہ نمبر ۱۱۳ کے طور پر اکتوبر ۱۹۶۹ء میں شائع ہُوا (صفحات ۲، ۳)۔ اِس غالب نمبر کا حصّہ غالب بیاضِ غالب پر مبنی ہے۔ غالب صدی کی اس اہم ترین دریافت کو "نقوش" کے ذریعے منصّۂ شہود پر لانے کا اعزاز اور افتخار، محمد طفیل کا شاید سب سے بڑا کارنامۂ ادب قرار پائے۔ طفیل صاحب، اِس نمبر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"میں نے دوسرے حصّے کے سلسلے میں اعلان یہ کیا کہ اس میں صرف غالب کی کمیاب، نایاب اور غیر مطبوعہ تحریریں پیش کروں گا۔ میرے اس اعلان کو جب ایک غالب شناس نے پڑھا تو اُنہوں نے لکھا "غالب کی تو ایک ایک سطر چھپ چکی ہے۔ اِس لیے اب آپ دوسرے حصّے میں کیا چھاپیں گے؟" قُدرت کو میرے اعلان، اور جذبے کی لاج

---

[1] "نقوش" کے اس غالب نمبر پر "اپریل ۱۹۶۹ء" کی تاریخ درج ہے جبکہ "مارچ میں نہ سہی اپریل میں سہی" کے الفاظ سے خیال ہوتا ہے کہ وہ یہ بات مارچ یا اس سے پہلے لکھ رہے ہیں۔ "نقوش" کے اس غالب نمبر کی تقریب لاہور میں ۳۰ مارچ ۱۹۶۹ء کو ہوئی۔

رکھتا تھی، سو رکھی ۔ ۔ ۔ ۔ وہ کام جو قریب نا ممکن تھا ممکن ہو گیا ۔ اب اگر
میں یہ کہوں کہ پوری ایک صدی میں غالب پر جو کچھ چھپا ہے، اُس میں
یہ سب سے قیمتی دستاویز ہے تو اِس میں قطعاً کوئی مبالغہ نہ ہو گا ۔
کیوں کہ اِس نمبر میں غالب کی اوّلین بیاض کو پہلی بار عکسی صورت میں پیش کیا
جا رہا ہے ۔" (شمارہ ۱۱۳، ص ۳)

بلا شبہ غالب کے نو دریافت دیوانِ اُردو کا یہ نسخہ، جو غالب کے اپنے قلم سے لکھا ہُوا ہے غالب صدی کا بیش قیمت خزینہ اور بے بہا گنجینہ ہے جسے بقول کسے "گنجِ شائیگاں" کہنا چاہیے ۔ مولانا غلام رسول مہر لکھتے ہیں " ۔ ۔ ۔ میرا احساس یہ ہے کہ یہ مرزا غالب کے مُتعلق آخری دریافت ہے کیوں کہ بظاہر یہ مرزا کے مستند اُردو کلام کا پہلا مجموعہ ہے جس کے بعد وہ فارسی کی طرف مُتوجہ ہو گئے اور اُردو میں گنتی کی نئی غزلوں کے سوا کچھ نہ کہہ سکے ۔ ۔ ۔" (شمارہ ۱۱۴، ص ۱۴)

پروفیسر سیّد وقار عظیم کی رائے یہ ہے کہ "نقوش کے ایک دو نہیں سبھی شُمارے ہماری سمیٹی ہوئی دولت کے بیش بہا جواہر ہیں اور بلاشُبہ سب سے بڑی قیمت والا، غالب کے ہاتھ کا لکھا ہُوا، اُن کا وہ دیوانِ اُردو ہے جس کے مُطالعے سے فکر، تنقید اور تفتیش کے نئے باب کُھلیں گے اور ہمارے دل سے اُس مجاہد کے حق میں دُعائیں نکلیں گی جس کی لگن اور دل سوزی کی بدولت یہ گوہرِ آبدار ہم تک پہنچا ۔ ۔ ۔" (۱۱۶: ۵۰۱)

یہ نادر نسخہ اپریل ۱۹۶۹ء کے شروع میں بھارت کے شہر بھوپال میں دریافت ہو کر امروہہ پہنچا ۔ محمد طفیل نے پاکستان میں "نقوش" کی اشاعت اکتوبر ۱۹۶۹ء میں اِسے حسنِ طباعت کے مثالی معیار کے ساتھ شائع کیا ۔ اس اشاعتِ خاص کی افتتاحی تقریبات اعلیٰ پیمانے پر راولپنڈی (۲۹ ۔ نومبر ۱۹۶۹ء) اور لاہور (۲ ۔ دسمبر ۱۹۶۹ء) میں منائی گئیں ۔

"نقوش" کے اِس دوسرے غالب نمبر میں، غالب کی نو دریافت بیاض کے

بارے میں پروفیسر نثار احمد فاروقی کا ایک تعارفی مضمون اور تصریحات بھی شامل ہیں۔ فاروقی صاحب نے خود اس مضمون کے بارے میں ایک دوسرے موقع پر لکھا ہے کہ:

"مضمون کی تسوید بہت مختصر مدّت میں ہوئی اور بوجوہ اس پر نظرِ ثانی نہ ہو سکی اس لیے بعض غلطیاں رہ گئیں جن کی تصحیح یا وضاحت ضروری ہے مضمون میں لکھا گیا ہے کہ اس نسخے کے ذریعے ۱۹ غیر مطبوعہ غزلیں اور ۱۳ رباعیاں پہلی بار سامنے آئی ہیں۔ یہ تعداد درست نہیں ہے[۱]۔ افسوس میری عجلت کے باعث یہ غلطی رہ گئی۔ (دراصل اس نسخے) میں ۲۵ غزلیں اور ۱۴ رباعیاں غیر مطبوعہ ہیں۔ ان کے علاوہ ۲۲ مفرد اشعار ہیں۔ یہ سب کلام "نقوش" کے "بیاضِ غالب نمبر" میں شامل ہے۔ ان میں سے صرف چند غزلوں کی اور ایک رباعی کی نشاندہی نہ ہو سکی تھی ...."

(نقوش، شمارہ ۱۱۴، جولائی ۱۹۷۰ء ص ۲۰)

جن ۲۲ مفرد اشعار کو نثار احمد فاروقی نے غیر مطبوعہ بتایا ہے، اُن میں ایک یہ شعر بھی درج ہے:

ذوقِ سرشار سے بے پردہ ہے طوفاں میرا
موجِ خمیازہ ہے ہر زخم نمایاں میرا (۱۱۴: ۲۰)

یہ شعر، نقوش، بیاضِ غالب کی اُنتالیسویں غزل کا دوسرا شعر ہے (ص ۸۸، ۸۹)

---

[۱] پروفیسر سید وزیر الحسن عابدی نے بھی دعوے کے ساتھ لکھا ہے کہ یہ چیز "ہماری نظر میں واضح" ہے کہ "اُنیس غزلیں اس نسخے میں زائد ہیں" (مقدمہ گلِ رعنا، عابدی، ص ۳۰) لیکن ظاہر ہے کہ عابدی صاحب کا یہ بیان درست نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس نسخے میں زائد غزلوں کی صحیح تعداد ۲۵ ہے۔

اور غیر مطبوعہ نہیں ہے۔ یہ دیوانِ غالب اُردو، نسخۂ عرشی (۱۹۵۸ء) کے صفحہ ۲۱، دیوانِ غالب، نسخۂ حمیدیہ (حمید احمد خاں، ۱۹۶۹ء) کے حاشیہ صفحہ ۸۱ اور نسخۂ شیرانی (مطبوعہ ۱۹۶۹ء) کے صفحہ ۲۱ الف پر موجود ہے۔

اسی طرح ڈاکٹر نثار احمد فاروقی نے اس شعر کو بھی غیر مطبوعہ قرار دیا ہے:

کرتا ہے گُل، جنونِ تماشا کہیں جسے
گلدستۂ نگاہ، سویدا کہیں جسے

(نقوش، جولائی ۱۹۷۰ء، ص ۲۴)

اس شعر کا صرف پہلا مصرع نیا ہے ورنہ یہ نسخۂ عرشی، نسخۂ حمیدیہ اور نسخۂ شیرانی، یہاں تک کہ غالب کے مروّج و متداول دیوان تک میں بصورتِ ذیل موجود ہے:

حسرت نے لا رکھا تری بزمِ خیال میں
گلدستۂ نگاہ، سویدا کہیں جسے

میرے مُطالعے کے مُطابق غالب کی اِس بیاض میں غیر مُطبوعہ کلام کی صحیح کیفیت یہ ہے:

(الف) پچیس اُردو غزلیں، تعدادِ اشعار:	۱۴۲
(ب) رُباعیاتِ اُردو:	۲
(ج) رُباعیاتِ فارسی:	۱۲
(د) مُتفرق مُفرد اشعار (اُردو):	۲۵
(ہ) مصرعے (سات اُردو اور ایک فارسی):	۸

غزلیں اور رُباعیات (اُردو، فارسی) وہی ہیں، نثار احمد فاروقی جن کی دو قسطوں میں نشاندہی کر چکے۔ ۲۲ میں سے دو مُفرد اشعار کے بارے میں جنہیں فاروقی صاحب نے غیر مطبوعہ بتایا ہے، وہ نئے نہیں ہیں، مطبوعہ ہیں۔ یہاں "نقوش" کی اس

بیاضِ غالب سے تین ایسے شعر درج کیے جاتے ہیں جو پہلی بار اسی بیاض کے ذریعے سامنے آئے ہیں لیکن جو فاروقی صاحب کی نظر میں نہیں آسکے :

(۱) نہیں ہے حوصلہ پا مردِ کثرتِ تکلیف
جُنونِ ساختہ حرزِ فسونِ دانائی

(غزل نمبر ۱۹۲، شعر نمبر ۴، نقوش بیاضِ غالب ص ۲۳۴-۲۳۵)

(۲) پوچھے ہے کیا معاشِ جگر تفتگانِ خاک
جون شمع آپ وہ اپنی خوراک ہو گئے

[۱۹۳ : ۵، ص ۲۳۴-۲۳۵ (حاشیہ)]

(۳) نقش، رنگینیِ سعیِ قلمِ مانی ہے
یہ کمر دامنِ صد رنگ گلستان زدہ ہے

(۲۰۲ : ۳، ص ۲۴۴-۲۴۵)

نُقوش، بیاضِ غالب میں دو شعر مزید ایسے ہیں جنہیں میں بمنزلۂ تو دریافت، خیال کرتا ہوں گو یہ نُسخۂ حمیدیہ میں الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ موجود ہیں :

(۱) اسد پہ گوشۂ چشمِ عنایت اے آقا
کہ یہ سر شکِ زچشم افتادہ، گوہر ہو
(نقوش، صفحہ ۱۸۲-۱۸۳)

صدق کی ہے ترے نقشِ قدم میں کیفیت
سرِشکِ چشمِ اسد کیوں نہ اس میں گوہر ہو
(نسخۂ حمیدیہ، ص ۱۶۶)

(۲) جنُونِ عیش ہے یا رب سر و سامانِ آزادی
کروں یک گوشۂ دامن تر، گر آب ہفت دریا ہو
(نقوش، ص ۱۸۲-۱۸۳)

بہ قدرِ حسرتِ دل چاہیئے ذوقِ[1] معاصی بھی
بھروں یک گوشۂ دامن، گر آبِ ہفت دریا ہو
(نسخۂ حمیدیہ، ص ۱۶۸)

نسخۂ حمیدیہ میں اِن اشعار کا نظرِ ثانی شدہ متن شامل ہے۔ اصلاح کے بعد یہ اتنا بدل گئے اور لطیف ہو گئے ہیں کہ اِن کی اوّلین روایت جو "نقوش" کے ذریعے اب سامنے آئی ہے بالکل اجنبی اور مختلف معلوم ہوتی ہے۔

طفیل صاحب نے غالب کی اس بیاض کو اہلِ علم کے لیے پیش کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ "مروّجہ دیوان اور بیاض میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔۔" بلاشُبہ اس بیاض کی فضیلت اس میں بھی ہے کہ اس کی شعری روایت، متداول دیوان کی شعری روایت سے مختلف ہے۔ یہ فرق اور اختلاف، اصلاحاتِ غالب کا نتیجہ ہے۔ اِن اصلاحات کے نتیجے میں جہاں تہاں شعر اور مصرعے، معنوی یا لفظی ترقی پا کر اتنا بدل گئے ہیں کہ شعر یا مصرعے کی پہلی اور دوسری متبدلہ قرأت، تازہ شعر یا مصرعے کا لُطف بہم پہنچاتی ہے یہاں اِس طرح کے آٹھ "نئے" مصرعے (سات اردو اور ایک فارسی) پیش کیے جاتے ہیں۔ یہ تبدیلی، اِن اشعار کے مصرع ہائے اولیٰ میں ہوئی ہے جو بجائے خود ایک جُداگانہ، قابلِ لحاظ پہلو ہے:

(۱) غُنچے کا دل خون ہُوا، لیکن زبان پیدا نہ کی
گُل ہُوا ہو ایک زخمِ سینہ پر خواہانِ داد
(نقوش، ص ۱۱۲-۱۱۳)

---

[1] حمید احمد خاں لکھتے ہیں کہ "عیش" کو کاٹ کر "ذوق" کر دیا ہے (نسخۂ حمیدیہ، ۱۶۸)۔ یہ شعر نسخۂ شیرانی میں بھی شامل ہے۔ شیرانی کے متن میں "ذوق" کے بجائے "عیش" درج ہے (ص ۵۷ الف)۔

ہم نے سوزِ زخمِ جگر پر بھی زباں پیدا نہ کی
گُل ہُوا ہے ایک زخمِ سینہ پر خواہانِ داد

(نسخۂ حمیدیہ، ص ۹۷)

(۲) نورِ خوباں سے یدِ بیضا ہے آج
ورنہ تھا خورشید یک دستِ سوال

(نقوش، ص ۱۴۲-۱۴۳)

نورِ حیدر سے ہے اس کی روشنی[1]
ورنہ ہے خورشید یک دستِ سوال

(نُسخۂ حمیدیہ، ص ۱۳۳، نُسخۂ شیرانی، ص ۸۳ ب)

(۳) حسرت اے آغاز و انجام سیہ شامِ شباب
ماہ کی مانند کاہش روز افزوں ہے مجھے

(نقوش، ص ۲۱۰-۲۱۱، ۲۱۲-۲۱۳)

دیکھ لی جوشِ جوانی کی ترقی بھی کہ اب
بدر کی مانند کاہش روز افزوں ہے مجھے

(نُسخۂ حمیدیہ، ص ۲۲۰، نُسخۂ شیرانی، ص ۸۳ ب)

---

[1] حمید احمد خاں لکھتے ہیں کہ: "یہ مصرع یوں بدلا ہے:
نور سے تیرے ہے اس کی روشنی
اس اصلاح کا عالم یہ ہے کہ بجنسہٖ غالب کی تحریر معلوم ہوتی ہے" (نسخۂ حمیدیہ، ص ۱۳۳، حاشیہ)، نُسخۂ شیرانی کے متن میں حمیدیہ کی اصلاحی شکل درج ہے۔ نسخۂ عرشی میں بھی مصرعے کی یہی صورت ضبط میں آئی ہے یعنی "نور سے تیرے ہے اس کی روشنی" (ص ۵۱)۔

(۴) اسد کو کیوں نہ ہو اُمیدِ لُطفِ بندہ نوازی
علی ولی اسد اللہ جانشینِ نبی ہے
(نقوش، ص ۲۲۴-۲۲۵)

امام ظاہر و باطن، امیرِ صورت و معنی
علی ولی اسد اللہ جانشینِ نبی ہے
(نسخۂ حمیدیہ، ص ۱۹۰، نسخۂ شیرانی، ص ۶۶ ب)

(۵) کرتا ہے گل، جُنونِ تماشا کہیں جسے
گلدستۂ نگاہ، سویدا کہیں جسے
(نقوش، ص ۲۴۸-۲۴۹)

حسرت نے لا رکھا تری بزمِ خیال میں
گلدستۂ نگاہ، سویدا کہیں جسے
(نسخۂ حمیدیہ، ص ۱۹۰، نسخۂ شیرانی، ص ۶۶ ب)

(۶) طراوت جوشیِ طُوفانِ آبِ گل سے مُمکن ہے
کہ ہر یک گرد بادِ گلستان گرداب ہو جاوے
(نقوش، ص ۲۵۶، ۲۵۹)

زبس طوفانِ آب و گل ہے غافل کیا تعجب ہے
کہ ہر یک گرد بادِ گلستان گرداب ہو جاوے
(نسخۂ حمیدیہ، ص ۲۴۴، شیرانی، ص ۸۹ ب)

(۷) در طلسمِ عاجزی اے اضطرابِ آرام کو
پر فشانی ہا فریبِ خاطرِ آسودہ ہے
(نقوش، ص ۲۷۲-۲۷۳)

دام گاہِ عجز میں سامانِ آسایش کہاں؟
پُر فشانی بھی فریبِ خاطرِ آسودہ ہے

(حمیدیہ، ۲۳۹، شیرانی ۸۶ الف)

(۸) شاہیم وجُنونِ ما زتمکین دل تنگ — داریم بہ بحر و بر ز وحشت آہنگ
مرجان دِرَدیم زادۂ پُشتِ نہنگ — بر کوہ زنیم سکّہ از داغ پلنگ

(فارسی رباعی نمبر ۱۱، نقوش، ص ۲۹۲-۲۹۳)

شاہیم زبانہ افسرِ داغ اورنگ — داریم بہ بحر و بر ز وحشت آہنگ
مرجان دوردیم زادۂ پشتِ نہنگ — بر کوہ زنیم سکّہ از داغ پلنگ

(دیوانِ غالب فارسی، طبع اوّل، ص ۴۹۱)

بیاضِ غالب کا امتیاز یہ ہے کہ اس کی روایت، غالب کے مُروّجہ دیوان کی شعری روایت سے مختلف ہے۔ ہر دو کے تقابلی مُطالعے سے غالب کے ذہنی ارتقا کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور کہ یہ روایت دستیاب متون میں قدیم ترین بھی ہے، اِس لیے اس کی مدد سے کلامِ غالب کی تاریخی حد بندی اب زیادہ مُتعیّن بنیادوں پر ممکن ہو گئی ہے اور سب پر مُستزاد "بہت سا غیر مُطبوعہ کلام" جو دل دادگانِ غالب کے لیے نعمتِ غیر مُترقبہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

بیاضِ غالب کی اِس غیر معروف روایت کو پڑھ لینا، محالات میں سے نہ سہی لیکن یہ کچھ ایسا آسان بھی نہیں تھا۔ محمد طفیل نے صفحہ بہ صفحہ بخطِ غالب متن کو، نستعلیق قرأت میں پیش کرنے کا اہتمام کر کے اس سے استفادے کے دائرے کو عام اور اہلِ علم کے لیے آسان بنا دیا ہے۔ اُن کی اِس سعی بلند اور اکتشافی اور اہتمامی اشاعت پر بے اختیار دل سے آفرین نکلتی ہے۔

بیاضِ غالب اِسی لیے "مُتبرّک" یا اہم نہیں ہے کہ یہ ایک ایسے عظیم شاعر

کی خود نوشتہ بیاض ہے جو ہمارے تہذیبی ورثے کا امین اور "ہند اسلامی تمدن کا آخری ترجمان" تھا بلکہ اِس سے ہٹ کر اور بڑھ کر، اِس بیاض سے غالب کے فنّی شعور، اُن کے ذوقِ سخن اور اُن کی عظمتِ شاعرانہ کے فہم و ادراک میں بڑی مدد ملتی ہے۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ " اِس بیاض کی اہمیت تاریخی نہیں ہے۔ یعنی وہ صرف اس وجہ سے اہم نہیں کہ غالب کے ہاتھ کا ایک قدیم مخطوطہ ہے، بلکہ اِس کی دریافت سے غالب کے مرتبۂ شعری اور ادّعاتِ فن کے ثبوت میں بعض تازہ دلیلیں اور نئی تاویلیں بھی ہاتھ آتی ہیں ۔۔۔" (نقوش، غالب نمبر ۳، ص ۴۶۶)

دیوانِ غالب، بخطِ غالب پر مبنی یہ بیاض ۱۸۱۶ء/ ۱۲۳۱ھ کی مکتوبہ ہے۔ یہ کیسا عجیب اور نادر حُسنِ اتفاق ہے کہ یہ نُسخہ لکھے جانے کے ڈیڑھ سو برس سے بھی زیادہ تک گوشۂ گمنامی میں محفوظ رہنے کے بعد بھوپال میں نمودار ہُوا، وہاں سے امروہہ کو منتقل ہوا[1]۔ لیکن اِسے ہر خاص و عام کے سامنے پیش کرنے کی سعادت اور توفیق ارضِ لاہور کے حصّے میں آئی۔ محمد طُفیل نے اِس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ:

> "چونکہ یہ بیاض سب سے پہلے لاہور میں چھپی ہے اِس لیے میری خواہش ہے کہ اِسے نُسخۂ لاہور کے نام سے یاد کیا جائے ۔۔۔۔"
>
> (شمارہ ۱۱۴، ص ۴)

طُفیل صاحب نے اس گوہرِ آبدار کو غالب دوستوں اور ادب شناسوں کے لیے عام کر کے جو احسان کیا ہے، اُس کے ادبی اعتراف کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی

---

[1] "کہاں کا نُسخۂ بھوپال اور کہاں کا نُسخۂ امروہہ، یہ مخطوطہ ۱۹۶۹ء میں ظاہر ہُوا اور ۱۹۷۰ء میں پھر زیرِ زمین چلا گیا ۔۔۔"۔ (ڈاکٹر گیان چند، نقوش ۱۱۶، ص ۳۰۸) اب اِس نُسخے سے عام استفادے کا واحد ذریعہ "نقوش" کا غالب نمبر ہی رہ گیا ہے۔

ہے کہ اس بارے میں اُن کی خواہش کا احترام کیا جائے اور اس دیوان کو نسخۂ لاہور یا اس سے بھی بڑھ کر "نسخۂ نقوش" کہا اور لکھا جائے۔

بیاضِ غالب (نسخۂ لاہور/نقوش) نے رسالے کے ابتدائی ۳۱۲ صفحات گھیرے ہیں۔ "نقوش" کے اس غالب نمبر میں اس نسخے کے علاوہ چند اور اہم مضامین بھی شامل ہیں۔ طفیل صاحب ہی کے بقول " بیاض کے علاوہ جو چند مضامین اور، اس نمبر کی زینت ہیں وہ بھی اپنی جگہ بڑے قیمتی ہیں، بڑی اہمیت والے ہیں اور غالبیات کے سلسلے میں اضافہ ہیں ۔۔۔۔" (۱۳۱، ص ۴)۔ ان مضامین کی صورت یہ ہے :

۱۔ دیوانِ غالب کا ایک نادر انتخاب	مولانا امتیاز علی خان عرشی، ص	۳۱۳-۳۲۶
۲۔ گُلِ رعنا، بخطِ غالب (عکسی)	ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، ص	۳۲۷-۳۳۳
۳۔ غالب کے نام دو غیر مطبوعہ خطوط	ڈاکٹر سید حامد حسین	۳۳۴-۳۳۸
۴۔ غالب اور غنیۃ الطالبین (عکسی)	جلال الدین	۳۳۹-۳۴۷
۵۔ میخانۂ آرزو سرانجام (عکسی)	مُسلم ضیائی	۳۴۸-۳۵۱
۶۔ غالب کے سات فارسی خطوط (عکسی) (مکتوب الیہ کی بیاض سے)	وزیر الحسن عابدی	۳۵۲-۳۷۱

غالب کے اشعار پر مبنی صادقین کی نیرہ تصویریں بھی اس نمبر کی "زینت" ہیں۔ "نقوش" کے اس غالب نمبر (نسخۂ لاہور/نقوش) کی معنوی قدر و قیمت اپنی جگہ مسلّم، لیکن یہ طباعت و تزئین کے اعتبار سے بھی بے مثل ہے اور دربارۂ خاص یہ خود محمد طفیل کے اپنے سابقہ معیارات و کمالات پر سبقت لے گیا ہے۔ ڈاکٹر اعجاز بٹالوی کے لفظوں میں :

"بیاضِ غالب، بخطِ غالب کی اشاعتِ لاہور، ایک تاریخ ساز واقعہ ہے اور اس کا چھپنا غالبیات میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔"

(۱۱۴، ص ۳۵)

(۶)

محمد طُفیل کی ادارت میں "نقوش" کا تیسرا غالب نمبر ۴۲۸ صفحات پر مشتمل، شمارہ ۱۱۶ کے طور پر ۱۹۷۱ء میں آیا۔ اِس کے مشمولات کی کیفیت یہ ہے :

(۱) اِس عہد کے شاعروں کا غالب کے بارے میں اظہارِ خیال : صفحہ ۱-۳۲

جوش ملیح آبادی، حفیظ جالندھری، فراق گورکھپوری، احمد ندیم قاسمی، ادا جعفری

(۲) انکشافات :

(۷) تبصرے :

"نقوش" کا یہ تیسرا غالب نمبر بھی موضوعات کے تنوع، قیمتی اور نادر مواد اور انکشافات، ترتیب کے حسن، بحیثیت مجموعی اپنے مشمولات و مندرجات اور مضمون نگاروں کے وزن و وقار کے اعتبار سے بے حد وقیع ہے اور ادبِ غالب میں یہ طفیل صاحب کی مستقل یادگار کے طور پر ہمیشہ حوالے کا کام دے گا۔

(۷)

میں نے ایک برس کی جد و جہد سے غالب نمبر (حصہ سوم) مرتب کیا تھا کوئی تیرہ سو صفحات کے لگ بھگ۔ جب (چھ سو سے زائد) صفحات چھپ گئے تو نیوز پرنٹ آرڈی ننس جاری ہو گیا۔ اس لیے مجبوریوں کا پھندا "نقوش" کے گلے میں بھی ڈال دیا گیا۔ (کہا گیا) کہ جتنا پرچہ چھپ چکا ہے اتنا ہی بازار میں لے آؤ۔ ... میرے نزدیک اس نمبر کو دو حصوں میں تقسیم کرنا ایسا ہے جیسے کوئی ایک جسم کے دو ٹکڑے کر دے ....

اسی کاوشِ دو نیم کو لے کر حاضرِ خدمت ہو رہا ہوں۔ باقی معاملہ یہ کہ یار زندہ صحبت باقی!

(محمد طفیل، غالب نمبر ۳، التوا)

"... ایک نہیں اکٹھے تین (چوتھا بھی آ رہا ہے) غالب نمبر چھاپ ڈالے

میں اپنے ان نمبروں کے مندرجات کے بارے میں "کہہ دے کوئی بڑھ کر سہرا" والی بات کہوں گا اور "یہ تاب، یہ مجال، یہ طاقت نہیں مجھے" کبھی نہ کہوں گا۔۔۔۔" (محمد نقوش، غالب نمبر ۳، اس شمارے میں)

طفیل صاحب کی زندگی میں "نقوش" کا جو آخری سالنامہ (شمارہ نمبر ۱۳۳) جون ۱۹۸۵ء میں آیا، اس میں انھوں نے لکھا کہ:

"دو نمبر: ایک اقبال پر جو ان کی غیر مطبوعہ تحریروں پر مشتمل ہے۔۔۔ اور دوسرا نمبر غالب پر جو ان کی غیر مطبوعہ اور کمیاب تحریروں پر مشتمل ہے۔

یہ دونوں نمبر کتابت شدہ صورت میں ہمارے پاس موجود ہیں۔ پوری کوشش ہوگی کہ انھیں جلد منظرِ عام پر لایا جا سکے۔۔۔" (ص ۳۵۰)

"نقوش" کے اس موعودہ غالب نمبر (حصہ چہارم) کے سات آٹھ سو صفحات کی کتابت شدہ کاپیاں میری نظر سے گزری ہیں۔۔۔ اس نمبر کا بیشتر کام وہ ۱۹۷۳ء تک مکمل کر چکے تھے۔ غالب کی غیر مرتب نگارشات کا اشاریہ انھوں نے مجھ سے حاصل کیا تھا۔ غالب صدی پر ۱۹۷۳ء تک چھپنے والی بھارت اور پاکستان کی کتابوں اور رسائل کے غالب نمبروں کا جائزہ "نقوش" کے اس نمبر کے لیے میرے اور ڈاکٹر عابد رضا بیدار (پٹنہ) کے قلم سے ہے۔ ایک اچھا مضمون اس میں کوئی چالیس صفحات کا ضمیر نیازی (کراچی) کی تلاش و تحقیق کا نتیجہ ہے جس میں انھوں نے "تذکروں میں غالب کے تذکرے" تراجم فراہم کیے ہیں۔

طفیل صاحب کے ایک خط سے جو مجھے ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۴ء کو فیصل آباد میں ملا، "نقوش" کے اس چوتھے غالب نمبر کے مشمولات احاطۂ علم میں آتے ہیں:

"برادرم معین صاحب، سلام مسنون۔۔۔ آج میں اپنی سابقہ حرکتوں پر غور کر رہا تھا تو اس ضمن میں غالب نمبر ۴ بھی سامنے آ گیا۔ میں نے کتابت شدہ

مضامین کی فہرست بنا ڈالی، دیکھیے :

۱۔ غالب کی تصویریں	۲۸ صفحات
۲۔ غالب کی کتابوں کے اوّلین سرورق (عکس)	۱۸ صفحات
۳۔ غالب (بقلم خود) ترتیب : نثار احمد فاروقی	۴۱ صفحات
۴۔ غالب کی زندگی کے بہتّر سال : قدرت نقوی	۱۳ صفحات
۵۔ غالب کی زندگی کے بہتّر سال : شیخ محمد اسماعیل پانی پتی	۲۱ صفحات
۶۔ نسب نامۂ غالب : عبدالواحد خاں دُرّانی	۱۶ صفحات
۷۔ گدائے مُبرم : عبدالواحد خاں دُرّانی	۲۰ صفحات
۸۔ غالب اور مغل شاہانِ دہلی : ڈاکٹر محمد اشرف	۱۴ صفحات

○

۹۔ نگارشاتِ غالب : ڈاکٹر سید معین الرحمٰن	۴۱ صفحات
۱۰۔ انتخابِ غالب (رامپور) : فارسی	۹۴ صفحات
۱۱۔ انتخابِ غالب (رامپور) : اردو	۵۶ صفحات
۱۲۔ نو دریافت کلامِ غالب (بیاض)	۲۰ صفحات

○

۱۳۔ انتخاب خطوطِ غالب : غلام رسول مہر	۱۰۹ صفحات
۱۴۔ خطوطِ غالب (فارسی) : بنام غمگین شاہ	۳۱ صفحات
۱۵۔ خطوطِ غالب (ترجمہ) : قاضی عبدالرب	۳۹ صفحات
۱۶۔ غالب و غمگین : ممتاز زمن	۱۸ صفحات
۱۷۔ باغِ دو در (فارسی خطوط) :	۴۳ صفحات
۱۸۔ باغِ دو در : (ترجمہ عابدی صاحب)	۴۲ صفحات

۱۹۔ پاکستان میں غالب صدی : ڈاکٹر سید معین الرحمٰن ۱۱۹ صفحات

۲۰۔ ہندوستان میں غالب صدی : عابد رضا بیدار / معین الرحمٰن ۴۲ صفحات

۲۱۔ حیاتِ غالب کے اہم ماخذ : ضمیر نیازی ۳۸ صفحات

۲۲۔ غالب کی تاریخ ہائے وفات : عبدالحمید یزدانی ۲ صفحات

مضمون نمبر ۳ آپ بیتی نمبر میں چھپ چکا ہے۔ مضمون نمبر ۴ میں اضافے کی ضرورت ہے۔ مضمون نمبر ۶ میں یہ بتایا گیا ہے کہ نسب نامے کے اعتبار سے غالب، پنشن کا حقدار ہی نہ تھا۔ مضمون نمبر ۷ کا مدعا یہ ہے کہ غالب آسودہ حال تھا، خوامخواہ واویلا کرتا رہا۔

مضمون نمبر ۱۴ کے ذریعے جو غلط مواد سامنے آیا ہے، اُس کی تصحیح ہو جائے گی خاصا فرق ہے۔ مضمون نمبر ۱۶ انڈیا آفس کے ایک مخطوطے پر مبنی ہے۔ مضمون ۷ اور ۱۸ کی اُن دنوں کتابت کرائی تھی جب یہ کتاب بازار میں نہیں آئی تھی، ہلکا سا مطبوعہ سے علاحدہ ہے ــــ وغیرہ وغیرہ!

پوچھنا یہ تھا کہ اس نمبر میں کچھ مزید اضافہ کریں یا نہ کریں۔ کریں تو کیا کریں؟ اپنی نوعیت کا یہ الگ سا پرچہ ہے۔" ــ محمد طفیل

کوئی دس برس بعد ۱۹۸۴ء میں طفیل صاحب نے اس نمبر کا جمع جتھا ایک بار پھر نکالا اور اسے تازہ مصادر سے مرصّع کرنے کے لیے مجھ سے فرمائش کی۔ میں نے دو جائزے مُرتّب کیے:

۱۔ غالبیات کا سرمایہ: عصرِ غالب سے سالِ غالب ۱۹۶۹ء تک

۲۔ غالبیات کی دوسری صدی: ۱۹۷۰ء سے ۱۹۸۴ء تک کا جائزہ

پہلا جائزہ اُنھوں نے سالنامہ ۱۹۸۵ء میں شامل کر لیا اور دوسرا نسبتاً طویل

مقالہ اُنھوں نے غالب نمبر حصہ چہارم کے لیے بچا لیا ... افسوس کہ یہ غالب نمبر جس کے نو سو کے لگ بھگ صفحات وہ کتابت کرا چکے تھے اور کوئی تین سو صفحات مزید کتابت کے لیے تیار تھے، وہ اپنی زندگی میں شائع نہ کر پائے۔

(۸)

"نقوش" کی مستقل اشاعتوں سے قطع نظر، جو غالب سے مخصوص اور منسوب ہوئیں، طفیل صاحب نے "نقوش" کے بعض عام پرچوں میں غالب سے متعلق خصوصی گوشے قائم کیے۔ یہاں میں اس کی صرف دو مثالیں پیش کروں گا۔ شمارہ ۱۰۱ (نومبر ۱۹۶۴ء) میں مقالات کے بعد اُنھوں نے "حصۂ غالب" کے زیرِ عنوان غالبیات کے بارے میں کار آمد مطالعات پیش کیے ہیں۔ مقالہ نگاروں میں مالک رام، مولانا امتیاز علی عرشی اور اکبر علی خاں عرشی زادہ ایسے غالب شناس شامل ہیں۔

شمارہ ۱۱۴ (جولائی ۱۹۷۰ء) کے اوّلین سیکشن کا عنوان ہے "ضمیمہ غالب نمبر" اور اس کے تحت یہ چیزیں شامل ہیں:

۱۔ اِس شمارے میں (پچھلے شمارے غالب نمبر ۲ کی باتیں): محمد طفیل

۲۔ خطبۂ صدارت (غالب نمبر ۲ کی افتتاحی تقریب کا): جنرل شیر علی خاں

۳۔ بیاضِ غالب کے بارے میں	ڈاکٹر نثار احمد فاروقی
۴۔ بیاضِ غالب کی تصحیح	مبارک علی گیلانی / لطیف عارف
۵۔ لاہور نامہ (بسلسلہ بیاضِ غالب)	انتظار حسین
۶۔ دیوانِ غالب کا نسخۂ لاہور	ڈاکٹر اعجاز حسین بٹالوی
۷۔ اخباری کالم: لاہور نامہ	مشرق، ۹۔ دسمبر ۱۹۶۹ء
شہر سرائے	امروز، ۷۔ دسمبر ۱۹۶۹ء

سرگرمیاں	اخبارِ خواتین، ۲۷ر دسمبر ۱۹۶۹ء
شہرِ خیال	نوائے وقت، ۸۔دسمبر ۱۹۶۹ء
۸۔ تبصرے	امروز، جنگ، مشرق، پاکستان ٹائمز
۹۔ خبریں	پاکستان ٹائمز، جنگ، مشرق، امروز، ندائے ملت، نوائے وقت۔

۱۰۔ "بیاضِ غالب" کے افتتاح کی چند تصویری جھلکیاں

یہ سب مواد کسی نہ کسی شکل میں غالب اور غالب کی بیاض (نسخۂ لاہور/ نقوش) کی دریافت سے متعلق ہے اور اچھا ہوا کہ "نقوش" کے ان صفحات میں طفیل صاحب کے ہاتھوں محفوظ ہوگیا۔ "بیاضِ غالب" کی دریافت و اشاعت نے تحقیق کے مذاق کو عام اور اونچا کیا۔۔۔۔ سلسلۂ غالب کے اس "گنجِ شائیگان" پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور ابھی اس کے بارے میں بہت کچھ کہا اور لکھا جائے گا۔۔۔
"نسخۂ لاہور/ نقوش" کی اشاعت کے بعد ہی کے صرف "نقوش" کے تین پرچوں میں، اس نسخے کے تحسینی، تنقیدی اور تحقیقی مباحث کے بارے میں مجموعی طور پر تین سو سے زیادہ صفحات میں علمی مضامین شائع ہو چکے ہیں اور لکھنے والوں میں پاک و ہند کے ممتاز غالب شناس اور اہلِ نظر شامل ہیں۔۔۔۔

(۹)

"نقوش" کے غالب نمبروں یا بعض عام نمبروں میں غالب کے لیے مخصوص گوشے قائم کرنے کے علاوہ "نقوش" کے متفرق شماروں میں بھی جہاں تہاں طفیل صاحب غالب کے بارے میں اہم مضامین شامل اور شائع کرتے رہے۔ اس سلسلے کے چند منتخب حوالے یہاں بے محل نہ ہوں گے:

۱۔ شمارہ ۲۹۔۳۰ غالبیات سے متعلق نصیر الدین ہاشمی، ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی اور ڈاکٹر مختار الدین احمد کے مضامین۔

۲۔ شمارہ ۴۵۔۴۶ قاضی عبدالودود کا "جہانِ غالب"

۳۔ شمارہ ۶۱۔۶۲ غالب کی مقبولیت کے اسباب (شیخ محمد اکرام)

۴۔ شمارہ ۶۷۔۶۸ "متفرقات" کے تحت قاضی عبدالودود کے اشارات، غالب کی شاعری (عطا محمد شعلہ)۔

۵۔ شمارہ ۶۹۔۷۰ غالب اور جدید شاعری (آفتاب احمد)، متفرقاتِ قاضی عبدالودود۔

۶۔ شمارہ ۷۷۔۷۸ تلامذۂ غالب پر ڈاکٹر نثار احمد فاروقی کا مضمون۔

۷۔ شمارہ ۸۱۔۸۲ دیوانِ غالب کا نادر مخطوطہ نسخۂ بدایوں (امتیاز علی عرشی)۔

۸۔ شمارہ ۸۳۔۸۴ غالب اور حادثۂ اسیری (ڈاکٹر گوپی چند نارنگ)

۹۔ شمارہ ۸۹ شمشیر تیز تر (قاضی عبدالودود)۔

۱۰۔ شمارہ ۹۴ حادثۂ اسیری اور غالب (ڈاکٹر نثار احمد فاروقی)۔

۱۱۔ شمارہ ۹۵ نکات و رقعاتِ غالب (اکبر علی خان عرشی زادہ)۔

۱۲۔ شمارہ ۹۶ نوادرِ غالب (ڈاکٹر نثار احمد فاروقی)۔

۱۳۔ شمارہ ۹۷ غالب اور مرثیہ نگاری (سید مرتضیٰ حسین بلگرامی)۔

۱۴۔ شمارہ ۱۰۳ غالب کی نئی فارسی تحریریں (امتیاز علی خان عرشی)۔

۱۵۔ شمارہ ۱۰۶ غالب کے قصائد (ملک اسمٰعیل حسن خان)۔

۱۶۔ شمارہ ۱۱۲ قدیم ترین نسخۂ دیوانِ غالب کی دریافت (جلال الدین)

۱۷۔ شمارہ ۱۲۰ قاطع برہان کی حمایت میں (اکبر حیدری کاشمیری)۔

۱۸۔ شمارہ ۱۲۱ اقبال اور غالب کے ذہنی رشتے (ڈاکٹر عبدالحق)۔

۱۹۔ نقوش (نیرنگ) میر، غالب اور اقبال (مولانا حامد حسن قادری)۔

۲۰۔ شمارہ ۱۳۲ غالبیات کا مطالعہ (ڈاکٹر سید معین الرحمٰن)،

شعور اور لاشعور کا شاعر (تبصرہ: مرزا ادیب)،

فیض اور غالب (ڈاکٹر آفتاب احمد)۔

"نقوش" کے اِن متفرق شماروں کے علاوہ "نقوش" کے دس سالہ نمبر، ادب عالیہ نمبر، آپ بیتی نمبر، مکاتیب نمبر، خطوط نمبر اور ادبی معرکے نمبر میں بھی غالب کی نگارشات یا غالب کے بارے میں حوالے یا مقالات و مضامین شامل ہیں۔

"نقوش" کے اِن پرچوں میں غالبیات کے سلسلے کے اہم مطالعات نے جگہ پائی ہے۔ یہ تحریریں اپنے نفسِ مضمون اور اپنی معنویت، اپنے سلیقۂ اظہار اور بجائے خود مضمون نگاروں کی وجاہتِ علمی اور قامتِ ادبی کے اعتبار سے بے حد وقیع ہیں اور غالب کے کسی بھی اچھے سے اچھے تحقیقی یا تنقیدی انتخاب میں لیے جانے کے قابل ہیں۔

(۱۰)

"پوری طرح" اپنے مرتب کردہ پہلے پرچے (نقوش ۱۹-۲۰) کے "طلوع" میں محمد طفیل نے لکھا تھا کہ:

"نقوش کی ترتیب کا بار اب میرے ذمّے ہے۔ اِس راہ میں جن جن ذمّہ داریوں اور نزاکتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، میں اُن سے آشنا بھی ہوں اور متاثر بھی....."

اِن الفاظ سے اُن کے اعتماد اور عزم دونوں کا پتہ چلتا ہے لیکن یہ خالی خولی لفظ ہی نہیں تھے۔ اُنھیں توفیقِ عمل بھی نصیب ہوئی۔ اُن کے پینتیس[۳۵] سالہ دورِ ادارت سے اِس کی تائید و توثیق ہوتی ہے کہ ادارت کی اوگھٹ گھاٹی میں "جن جن ذمّہ داریوں اور

نزاکتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے" وہ اُن سے خوب آشنا بھی تھے اور اُن راہوں پر اثر انداز ہوتے اور انہیں ہموار اور روشن کرنے کی غیر معمولی استعداد سے مُتصف بھی۔

"تجسس اور تحیر"، طفیل صاحب کے اُفتادِ مزاج اور طریقِ واردات کا بنیادی انگ اور رنگ رہا ہے اور اُن کی کامیابی کا "کھلا" راز اُن کی ان تھک محنت، یکسوئی اور دل جمعی کے ساتھ جہدِ مُسلسل، اُن کے انہماک اور ریاضت اور عشق میں "پنہاں" ہے۔ اپنے اِس مزاج کا خود اُنہیں بھی اندازہ تھا:

"تجسس! ..... بس اتنی سی میری زندگی ہے[1]"

"قبلہ! میرا تو کام، لوگوں کو حیرت میں ڈالنا ہے[2] ..."

○

"کوئی بھی کام مجھ سے برسوں کی ریاضت کے بغیر نہیں ہوتا، اسے میرا عجز کہہ لیجیے یا عشق ..... ایک عاجز، جدوجہد اور مسلسل جدوجہد پر ہی بھروسہ کر سکتا ہے[3] ...."

○

"میرا کام کرنے کا انداز دل جمعی کا انداز ہے، کاتا اور لے دوڑی والا قصہ نہیں۔ یعنی موضوع کے ساتھ برسوں تعلقات اُستوار رکھتا ہوں، تب دوئی دور ہوتی ہے[4] ...."

۱؎ نقوش، شمارہ ۱۲۵، اکتوبر، ۱۹۸۰ء، میر تقی میر نمبر، ص ۴

۲؎ خط بنام ابوالخیر مودودی، ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء
نقوش، شمارہ ۱۳۵، جولائی ۱۹۸۷ء، ص ۸۶۴

۳؎ خط بنام عبدالواحد دُرّانی، ۱۰۔ مارچ ۱۹۷۷ء، نقوش، ایضاً، ص ۹۰۰

۴؎ خط بنام ضمیر اختر نقوی، ۱۰ مارچ ۱۹۷۷ء، نقوش، ایضاً، ص ۸۹۹

○

"یہ میری زندگی کا سانحہ ہے کہ میں ایک وقت میں صرف ایک ہی کام کرتا ہوں، دوسرے کام بے شک ہاتھ پاؤں پھیلائیں مگر میں انہیں جھڑک (جھٹک) دیتا ہوں[۱]...."

○

"آج صبح سے خط لکھ کر تھک گیا ہوں، حالانکہ تھکنا میری کتاب زندگی میں ہے ہی نہیں، مگر پھر بھی[۲]...."

(خط بنام واحدہ تبسم، ۱۸۔ فروری ۱۹۵۹ء)

"نقوش" کے غالب نمبروں کو بیک نظر دیکھیں یا "نقوش" کے دیگر شماروں میں موجود غالب سے متعلق کاوشوں پر نظر ڈالیں تو یہ تحقیق، تلاش، محنت، جانکاہی، منفرد مسلک، اور حسنِ انتخاب اور صوری محاسن کی ان ساری خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ اور صف بستہ دکھائی دیتی ہیں، جو آپ "نقوش" اور طفیل صاحب کا امتیاز اور وطیرہ بن چکا ہے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر جسٹس سجّاد احمد جان نے ایک موقع پر طفیل صاحب سے بے اختیار یہ سوال کیا کہ "آپ یہ سب کچھ کیسے کر پاتے ہیں؟"

ان کا بے ساختہ جواب تھا کہ "اسے پاگل پن سمجھ لیجیے!"۔ جسٹس سجّاد احمد جان نے بالکل صحیح کہا ہے کہ "اِس بے ساختہ جواب میں طفیل صاحب کی ساری شخصیت منعکس ہو گئی ہے۔" پاگل پن" کے لفظ کو مجنوں کی مناسبت سے "جنون" میں تبدیل کر دیں تو حقیقت کے زیادہ قریب ہو گا...."

۱ے خط بنام واحدہ تبسم، ۱۸ر فروری ۱۹۵۹ء، نقوش، ایضاً، ص ۸۵۵

۲ے ایضاً

"مَیں جب تہیہ کر لیتا ہوں کہ یہ کام کرنا ہے تو وہ کام میرے رگ و ریشے میں پیوست ہو جاتا ہے۔ دُنیا و مافیہا سے بے خبر مَیں اُس میں مُنہمک ہو جاتا ہوں۔ سود و زیاں کا احساس غائب ہو جاتا ہے، لگن، اب بے کل رکھتی ہے کہ کسی طرح یہ کام خوش اسلوبی سے پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔۔۔"

(محمد طفیل، نقوش، ۱۱۳، اکتوبر ۱۹۶۹ء، ص ۶)

"تحسین کی بارشیں مجھ پر بہت ہوئیں۔ اَب ایسے کلمات مجھے پر خود غلط نہیں بناتے بلکہ کولھو میں جُتنے کا مزید عزم بخشتے ہیں۔۔۔۔ ہندوستان سے ایک کرم فرمانے لکھا تھا کہ "ہم نے بارہ لاکھ روپے سے غالب اکیڈمی بنا ڈالی۔ ساری دُنیا سے غالب شناسوں کو بُلا لیا۔ متعدد رسالوں اور اخباروں نے نمبر نکالے مگر افسوس کہ "نقوش" جیسا رسالہ نہ نکال سکے۔۔۔""

کیا اِس سے بڑا خراج پاکستان کو اَدا کیا جا سکتا ہے؟ اِس پر بھی دل کا اصرار یہ ہے کہ کہہ دو:

حق تو یوں ہے کہ حق ادا نہ ہُوا

زیادہ کیا کہوں۔۔ یہاں یہ مشہور سنگ تراش مائیکل اینجلو کا ایک فقرہ یاد آگیا ہے، جس نے کہا تھا کہ پتھروں میں تصویریں پہلے سے موجود ہوتی ہیں، مَیں تو صرف فاضل حصّوں کو الگ کر دیتا ہوں۔۔۔۔" بطور مُدیر میری حیثیت ریشم کے کیڑے جیسی ہے، جو اپنے لُعابِ دہن سے دوسروں کے لیے ریشم تیار کرتا ہے اور جب لُعاب ختم ہو جاتا ہے تو وہ اپنے ہی کویا میں مر جاتا ہے، یعنی اُس کی تخلیق، اُس کا کفن بن جاتی ہے۔"

(محمد طُفیل، شمارہ ۱۱۲، اگست ۱۹۶۹ء، ص ۵)

"اَدب کا رشتہ بھی کیا رشتہ ہے۔ زمان و مکان سے آزاد! غالب

تے بھی بھلا یہ کب سوچا ہوگا کہ میرے عشاق میں پنجاب کا مسمیٰ محمد طفیل بھی ہوگا، جو یوں میرے لیے اپنی جان ہلکان کرے گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔!"

(محمد نقوش، غالب نمبر ۳، اس شمارے میں)

اسی لیے میں یہ کہتا ہوں کہ طفیل صاحب نے "غالب" کو "نقوش" کے خوانِ ادب کا جزوِ لازم بنایا اور اُن کے ہاتھوں "نقوش" میں مطالعۂ غالب کی ایک ایسی ریت اور پڑی اور یہ اس درجہ محکم اور بار آور ہوئی کہ اسے "نقوش" کے ایک قابلِ رشک شعبے اور ایک ناقابلِ تسخیر امتیاز کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ ۔ ۔ ۔ اور ہم عصر ادبی رسائل پر اِس کے خوشگوار اثرات واضح طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ادبِ غالب میں "نقوش" کی حیثیت عہد ساز کی بھی ہے اور روایت ساز اور روایت آفریں کی بھی!

(تحریر: ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، ماخوذ، نقوش، لاہور، شمارہ ۱۳۵، جولائی ۱۹۸۰ء، نظرِ ثانی، اگست ۱۹۸۷ء اور جنوری ۱۹۸۹ء
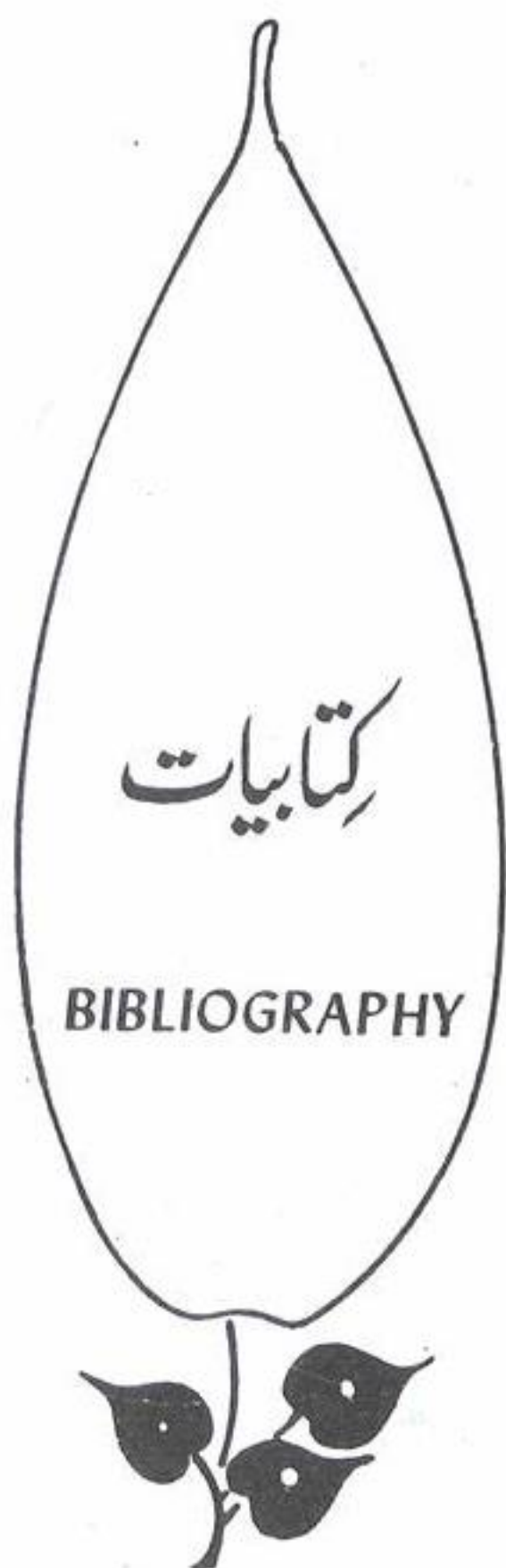
"نقوش" میں ذخیرۂ غالبیات کی نشاندہی کے ضمن میں مقالے کا حصۂ اول ابجدی ترتیب سے مصنف وار کُل حوالوں کو محیط ہے۔ مقالے کے حصۂ دوم میں سارے اندراجات کو باعتبارِ موضوع، ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اِس کام کی بجاآوری کے مختلف مراحل میں مجھے "نقوش" اور غالبیات کے سلسلے کی متعدد کتابوں اور رسالوں وغیرہ سے رُجوع کرنا پڑا ــــ اگلے صفحات میں نقوش اور غالبیات کے سلسلے کی منتخب کتابیات کو دو اجزاء میں پیش کیا جا رہا ہے۔ پہلا جزو "نقوش" سے متعلق کتابیات پر مبنی ہے ــــ دوسرا، غالبیات سے متعلق کتابیات پر مشتمل ہے۔

(۱)

کتابیات متعلق بہ نقوش

رسالہ "نقوش" کے بارے میں جن مطبوعہ اور غیر مطبوعہ ماخذ تک میری رسائی ہو سکی، اُس کی تفصیل ذیل میں پیش کی جا رہی ہے۔ یہ ثانوی ماخذ، اپنے اندراجات کے بارے میں میرے اطمینان اور اعتماد کا باعث ہوئے:

(الف) غیر مطبوعہ مقالات:

۱۔ رسالہ نقوش، وضاحتی فہرست مارچ ۱۹۴۸ء تا ستمبر ۱۹۷۱ء
مقالہ نگار: امتیاز بی بی   نگرانِ کار: سہیل احمد خاں
مقالہ برائے ایم۔ اے اردو، ۱۹۷۱ء صفحات ۲۸۲
اورینٹل کالج، شعبۂ اردو، لاہور

۲۔ توضیحی اشاریہ مقالات، رسالہ نقوش (شمارہ ۱۰۱-۱۲۶) ۱۹۶۴-۱۹۸۰ء
مقالہ نگار: شاہد پرویز آصف (شاہد کوثری)
نگرانِ کار: پروفیسر ڈاکٹر سید معین الرحمٰن
مقالہ برائے ایم۔ اے اردو، ۱۹۸۱ء، صفحات ۱۹۵
شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج، فیصل آباد

(ب) مطبوعہ کتب اور رسائل (مضامین):

۱۔ محمد نقوش، مرتبہ: ڈاکٹر سید معین الرحمٰن
کاروانِ ادب، ملتان، ۱۹۸۳ء

۲۔ نقوش، لاہور۔۔ محمد طفیل نمبر (دو جلدیں)،
مُرتبہ: جاوید طفیل، ادارۂ فروغِ اُردو، لاہور، جولائی ۱۹۸۷ء
۳۔ نُقوش کی دس سالہ تحریروں کی مُکمل فہرست
نقوش، لاہور، شمارہ ۷۹۔۸۰، ادبِ عالیہ نمبر، اپریل ۱۹۶۰ء،
صفحات ۱۲۰۹۔۱۲۴۵
۴۔ اشاریہ (مضامین) رسالہ نقوش (مصنّف وار)،
مُرتبہ: ملک احمد نواز، نقوش، لاہور، شمارہ ۱۰۹،
خطوط نمبر، جلد ۳، اپریل مئی ۱۹۶۸ء، صفحات ۵۶۷۔۶۱۱
۵۔ اِشاریۂ نُقوش۔ رسول نمبر، مُرتبہ: جمیل احمد رضوی
نُقوش لاہور، شمارہ ۱۳۰، رسول نمبر جلد ۱۲، جنوری ۱۹۸۵ء
(الف) جلد اوّل تا چہارم، صفحات ۴۹۳۔۶۰۰
(ب) جلد پنجم تا دہم، صفحات ۶۰۱۔۷۶۰
(ج) جلد یازدہم تا دوازدہم، صفحات ۷۶۱۔۸۲۰
۶۔ نُقوش کا اشاعتی خاکہ، نقوش، لاہور، شمارہ ۱۳۰،
رسول نمبر جلد ۱۳، جنوری ۱۹۸۵ء، صفحات ۷۲۲۔۷۲۵
۷۔ نُقوش اور محمد نُقوش۔ کتابیات، مُرتبہ: سیّد جمیل احمد رضوی
نُقوش، لاہور، شمارہ، ۱۳۵، محمد طفیل نمبر، جولائی ۱۹۸۷ء، صفحات ۵۵۸۔۵۹۰
۸۔ اِشاریۂ نُقوش، مُرتبہ: سیّد جمیل احمد رضوی
نُقوش، لاہور، شمارہ ۱۳۵، محمد طفیل نمبر، جولائی ۱۹۸۷ء
صفحات ۱۴۰۱۔۱۸۰۴
۹۔ نُقوش اور مطالعۂ غالب، ڈاکٹر سیّد مُعین الرحمٰن
نُقوش، لاہور، شمارہ ۱۳۵، محمد طفیل نمبر، جولائی ۱۹۸۷ء، صفحات ۴۹۰۔۵۰۷

(۲)

کتابیات متعلق بہ غالبیات

مقالے کے دوسرے حصے میں مجھے اپنے سارے اندراجات کو بہ لحاظِ موضوع تیرہ ذیلی عنوانات کے تحت تقسیم کرنا پڑا۔ غالب کے اعزّہ، معاصرین اور تلامذہ، نیز غالب شناسوں اور شارحینِ غالب کی تصانیف اور غالب سے متعلق کتابوں وغیرہ کی تصدیق کے سلسلے میں مجھے غالبیات کے سلسلے کی متعدد کتابوں یا رسالوں وغیرہ کو دیکھنا پڑا۔ ذیل میں اس سلسلے کی منتخب کتابیات پیش کی جا رہی ہے:

۱۔ آرزو، ڈاکٹر مختار احمد (مرتب)

۱۔ علی گڑھ میگزین، غالب نمبر ۱۹۴۹ء

۲۔ احوالِ غالب، انجمن ترقی اردو ہند، علی گڑھ ۱۹۵۳ء

۳۔ نقدِ غالب، انجمن ترقی اردو ہند، علی گڑھ ۱۹۵۶ء

۲۔ آسی، عبدالباری:

۴۔ مکمل شرح کلامِ غالب، صدیق بکڈپو، لکھنؤ

۳۔ آفاق، آفاق حسین:

۵۔ نادراتِ غالب، ادارۂ نادرات، کراچی ۱۹۴۹ء

۴۔ اثر لکھنوی:

۶۔ مطالعۂ غالب، دانش محل، لکھنؤ، طبع دوم نومبر ۱۹۵۷ء

۵۔ احسان ابن دانش:

۷۔ رموزِ غالب یعنی دیوان غالب مع شرح و سوانح، پوری برادرس، کچہری روڈ، لاہور، طبع دوم

۶۔ اکرام، ڈاکٹر شیخ محمد:

۸۔ ارمغانِ غالب، تاج آفس، بمبئی ۱۹۴۴ء

۹۔ حکیم فرزانہ، ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، لاہور ۱۹۸۲ء

۱۰۔ حیاتِ غالب، ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، لاہور، ۱۹۸۲ء

۷۔ انصار اللہ، ڈاکٹر محمد:

۱۱۔ غالب ببلیوگرافی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، ۱۹۷۲ء

۸۔ انصاری، ڈاکٹر اسلوب احمد:

۱۲۔ غالب کا فن، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ ۱۹۷۰ء

۱۳۔ نقشِ غالب، غالب اکیڈمی، دہلی، اکتوبر ۱۹۷۰ء

۹۔ بیخود دہلوی، سیّد وحید الدین:

۱۴۔ مرآۃ الغالب، حالی پریس، دہلی، بار سوم ۱۹۴۵ء

۱۰۔ بیخود موہانی، سیّد احمد:

۱۵۔ گنجینۂ تحقیق (ابتدائی ۸۹ صفحات غالب سے متعلق) اُتر پردیش اردو اکادمی، لکھنؤ، ۱۹۷۹ء

۱۱۔ بیدار، ڈاکٹر عابد رضا:

۱۶۔ غالب اسٹڈیز (۱)، غالبیاتِ نو رامپور انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل اسٹڈیز، رامپور ۱۹۶۹ء

۱۷۔ غالب اسٹڈیز (۲)، غالبیاتِ نو رامپور انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل اسٹڈیز، رامپور، ۱۹۷۰ء

۱۲۔ پرتھوی چندر:

۱۸۔ مُرقّعِ غالب، لکشمی پرنٹنگ ورکس، دہلی، ۱۹۶۶ء

۱۳۔ پریم چند مُنشی:

۱۹۔ آہنگِ غالب (شرح)، مخزونہ: آفتاب احمد خاں، کراچی (ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، لاہور

۱۴۔ تبسم، صوفی غلام مصطفیٰ: ۲۰۔ روحِ غالب (۷۰ اردو + ۳۰ فارسی اشعار کی شرح)، گلوب پبلشرز، لاہور، ۱۹۶۹ء
۲۱۔ شرحِ غزلیاتِ غالب (فارسی)، جلد اول (ردیف الف - ح) پیکجز لمیٹڈ، لاہور
۲۲۔ شرحِ غزلیاتِ غالب (فارسی)، جلد دوم (ردیف د - ی) پیکجز لمیٹڈ، لاہور، ۱۹۸۱ء

۱۵۔ جمشید، اکبر رضا: ۲۳۔ نے نا شنیدۂ غالب، لیتھو آرٹ پریس، پٹنہ، جنوری ۱۹۶۹ء

۱۶۔ حالی، الطاف حسین: ۲۴۔ یادگارِ غالب (طبع اوّل ۱۸۹۷ء کی عکسی اشاعت) غالب انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی، ۱۹۸۶ء

۱۷۔ حامد علی خاں (مرتّب): ۲۵۔ دیوانِ غالب، مجلسِ یادگارِ غالب، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۱۹۶۹ء

۱۸۔ حسرت موہانی: ۲۶۔ شرحِ دیوانِ غالب، الکتاب کراچی، ۱۹۶۵ء

۱۹۔ حمید احمد خاں (مرتّب): ۲۷۔ دیوانِ غالب، نسخۂ حمیدیہ، مجلسِ ترقیٔ ادب، لاہور، ۱۹۶۹ء

۲۰۔ حمیدہ سلطان احمد: ۲۸۔ خاندانِ لوہارو کے شعراء، غالب انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی، جون ۱۹۸۱ء

۲۱۔ خلیق انجم، ڈاکٹر (مرتّب): ۲۹۔ غالب کے خطوط، جلد اوّل، غالب انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی، ۱۹۸۴ء
۳۰۔ غالب کے خطوط، جلد دوم، غالب انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی، ۱۹۸۵ء

۲۲۔ دسنوی، عبدالقوی :
۳۱۔ غالبیات (ببلوگرافی)، نسیم بکڈپو، لکھنؤ،
جنوری ۱۹۶۹ء

۲۳۔ ذاکر حسین، ڈاکٹر :
۳۲۔ انتخابِ غالب (فارسی)، دہلی یونیورسٹی،
دہلی، فروری ۱۹۷۰ء

۲۴۔ زور، ڈاکٹر محی الدین قادری :
۳۳۔ سرگزشتِ غالب، ادارۂ ادبیات، حیدرآباد
دکن، ۱۹۳۹ء

۳۴۔ رُوحِ غالب، ادارۂ ادبیات، حیدرآباد دکن،
۱۹۳۹ء

۲۵۔ سحر انصاری :
۳۵۔ ذکرِ غالب — ذکرِ عبدالحق، ادارۂ یادگارِ غالب،
کراچی، ۱۹۷۱ء

۲۶۔ سُرور، آل احمد :
۳۶۔ عرفانِ غالب، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی،
علی گڑھ، ۱۹۷۳ء

۳۷۔ عکسِ غالب (اُردو خطوں کا انتخاب)، علی گڑھ
مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، ۱۹۷۳ء

۲۷۔ شاداں بلگرامی، سید اولاد حسین :
۳۸۔ رُوح المطالب فی شرحِ دیوانِ غالب،
شیخ مبارک علی تاجر کتب، لاہور، ۱۹۶۷ء

۲۸۔ شوکت سبزواری، ڈاکٹر :
۳۹۔ غالب — فکر و فن، انجمن ترقیٔ اردو،
کراچی، ۱۹۶۱ء

۴۰۔ فلسفۂ کلامِ غالب، انجمن ترقیٔ اردو، کراچی،
۱۹۶۹ء

۲۹۔ شیرانی، حافظ محمود خان :
۴۱۔ دیوانِ غالب، نسخۂ شیرانی، مجلسِ ترقیٔ ادب،
لاہور ۱۹۶۹ء

۳۰۔ صدیقی، رشید احمد:
۴۲۔ غالب کی شخصیت اور شاعری، دہلی یونیورسٹی، دہلی، ۱۹۶۹ء

۳۱۔ صدیقی، کمال احمد:
۴۳۔ بیاضِ غالب۔۔ تحقیقی جائزہ، ادارہ مطالعاتِ غالب، سری نگر، کشمیر ۱۹۷۶ء

۳۲۔ طباطبائی، سید علی حیدر:
۴۴۔ شرحِ دیوانِ اردو۔۔ غالب۔۔ ادارۂ فروغِ اردو، لکھنؤ، ۱۹۷۷ء

۳۳۔ عابد، سید عابد علی:
۴۵۔ غالب کی شخصیت اور فن (ص ۱ - ۱۴۰) مقدمہ کلیاتِ غالب فارسی، جلد اول، مرتبہ سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی، مجلسِ ترقیٔ ادب، لاہور، جون ۱۹۶۷ء

۳۴۔ عبادت بریلوی، ڈاکٹر:
۴۶۔ غالب کا فن، گلوب پبلشرز، لاہور، ۱۹۶۸ء
۴۷۔ غالب اور مطالعۂ غالب، رائٹرز اکیڈمی، لاہور، ۱۹۶۹ء

۳۵۔ عبداللطیف، ڈاکٹر سید:
48. GHALIB — A Critical Appreciation of his Life and Poetry.
مطبوعہ: چندرا کانتھ پریس، حیدر آباد دکن، اپریل ۱۹۲۹ء

۳۶۔ عبدالودود، قاضی:
۴۹۔ غالب بحیثیت محقق (ص ۴۴۵ - ۵۷۲) مشمولہ: نقدِ غالب، مرتبہ: ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو، انجمن ترقیٔ اردو ہند، علی گڑھ ۱۹۵۶ء

۳۷۔ عبداللہ ڈاکٹر سید:
۵۰۔ اطرافِ غالب، گلوب پبلشرز، لاہور ۱۹۶۸ء
۵۱۔ نقدِ میر، خیابانِ ادب، لاہور، ۱۹۶۸ء

۳۸۔ عتیق صدیقی:
۵۲۔ غالب اور ابوالکلام، مکتبہ شاہراہ، دہلی، فروری ۱۹۶۹ء

۳۹۔ عرشی، امتیاز علی خاں مولانا:
۵۳۔ دیوانِ غالب اردو، نسخۂ عرشی، انجمن ترقی اردو ہند، دہلی، نقشِ ثانی ۱۹۸۲ء

۴۰۔ عروج، عبدالرؤف:
۵۴۔ بزمِ غالب، ادارۂ یادگارِ غالب، کراچی ۱۹۶۹ء

۴۱۔ عسکری، مرزا محمد:
۵۵۔ ادبی خطوطِ غالب، انوار المطابع، لکھنؤ، طبع دوم ۱۹۳۸ء
۵۶۔ مرزا غالب کی شاعری، صدیق بکڈپو، لکھنؤ، طبع دوم ۱۹۴۴ء

۴۲۔ فاروقی، ڈاکٹر نثار احمد:
۵۷۔ تلاشِ غالب، کتابیات، لاہور، مئی ۱۹۶۹ء

۴۳۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر:
۵۸۔ غالب ۔۔ شاعرِ امروز و فردا، اظہار سنز، لاہور ستمبر ۱۹۷۰ء

۴۴۔ قریشی، سید معین الدین (مترجم):
۵۹۔ غالب: حیات اور اردو شاعری کی تنقیدی تحسین (ڈاکٹر سید عبداللطیف کی انگریزی کتاب کا ترجمہ) دکن لاء رپورٹ پریس، حیدرآباد دکن، ۱۹۳۲ء

۴۵۔ قیصر، ابنِ حسن:
۶۰۔ غالب نما (۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۸ء تک کی پاکستانی مطبوعات کا اشاریہ)، ادارۂ یادگارِ غالب، کراچی، ۱۹۶۹ء

۴۶۔ کلیم، محمد موسیٰ خاں:
۶۱۔ مقامِ غالب، ادارہ نئی تحریریں، پشاور، نومبر ۱۹۶۵ء

۴۷۔ گیان چند، ڈاکٹر:
۶۲۔ تفسیرِ غالب، جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لنگویج سری نگر، ۱۹۷۱ء
۶۳۔ رُموزِ غالب، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، نئی دہلی، فروری ۱۹۷۶ء

۴۸۔ مالک رام
۶۴۔ ذکرِ غالب، مکتبۂ جامعہ لمیٹڈ، نئی دہلی، طبع پنجم ۱۹۷۶ء
۶۵۔ تلامذۂ غالب، مکتبۂ جامعہ لمیٹڈ، نئی دہلی، طبع دوم، ۱۹۸۴ء

۴۹۔ مجنوں گورکھپوری:
۶۶۔ غالب۔۔ شخص اور شاعر مکتبۂ اربابِ قلم، کراچی، ۱۹۷۴ء

۵۰۔ مسعود حسن رضوی، سیّد:
۶۷۔ مُتفرقاتِ غالب (غیر مطبوعہ مکتوبات و منظومات)، ہندوستانی پریس رامپور، ۱۹۴۷ء

۵۱۔ مُعین الرحمٰن، ڈاکٹر سیّد:
۶۸۔ اِشاریۂ غالب، مجلسِ یادگارِ غالبؔ پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۶۹ء
۶۹۔ غالب اور انقلاب ستاون۔۔، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۷۴ء، طبع دوم بترمیم، لاہور ۱۹۷۶ء
طبع سوم باضافہ و ترمیم: غالب انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی، ۱۹۸۸ء، اشاعتِ نو، لاہور ۱۹۸۹ء
۷۰۔ تحقیقِ غالب، اردو اکیڈمی سندھ، کراچی ۱۹۸۲ء

۷۱۔ غالب کا علمی سرمایہ، یونیورسل بکس، لاہور، فروری ۱۹۸۹ء

۷۲۔ نثری ادب، نذر سنز، لاہور، ۱۹۸۶ء

۵۲۔ منظور حسین، خواجہ :

۷۳۔ تحریکِ جدّوجہاد بطور موضوعِ سخن ["تذکرۂ غالب"، ص ۴۰۔۶۱، ۲۷۶۔۵۵۴، ۵۶۶۔۵۷۸۔۵۹۰۔ ۶۳۱، ۶۶۶۔۷۰۵، ۷۲۶۔۷۴۰]، نیشنل بک فاؤنڈیشن، لاہور، فروری ۱۹۷۸ء

۵۳۔ مہر، مولانا غلام رسول :

۷۴۔ خطوطِ غالب (دو جلدیں)، مجلسِ یادگارِ غالب، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۶۹ء

۷۵۔ نوائے سروش (شرح اردو دیوان غالب)، شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، لاہور، ۱۹۶۹ء

۵۴۔ مہیش پرشاد (مرتّب) :

۷۶۔ خطوطِ غالب (جلد اول)، الہ آباد، ۱۹۴۱ء

۵۵۔ نیاز فتح پوری :

۷۷۔ مشکلاتِ غالب، ادارہ نگارشاتِ پاکستان، کراچی، ۱۹۶۲ء

۵۶۔ وقار عظیم، سیّد :

۷۸۔ غالب کی غزلوں میں قیس و فرہاد کا تصوّر، مجلۂ تحقیق (فنون)، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، جنوری ۱۹۶۹ء

۵۷۔ یگانہ چنگیزی، مرزا یاس :

۷۹۔ غالب شکن، آرمی پریس، آگرہ، طبع دوم ۱۹۳۵ء

۵۸۔ یوسف حسین خان، ڈاکٹر :

۸۰۔ غالب اور آہنگ غالب، غالب اکیڈمی، دہلی، دسمبر ۱۹۶۸ء

۸۱۔ بین الاقوامی غالب سیمینار، صد سالہ یادگار غالب کمیٹی، نئی دہلی، ۱۹۶۹ء

82. International Ghalib Seminar (Engl. Vol).

نئی دہلی، ۱۹۶۹۔۱۹۷۰ء

۸۳۔ اُردو غزلیاتِ غالب۔ (انگریزی ترجمہ)، غالب انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی، ۱۹۷۷ء

۸۴۔ غالب اور اقبال کی مُتحرک جمالیات، غالب اکیڈمی، نئی دہلی، اپریل ۱۹۷۹ء

۸۵۔ انتخاب فارسی غزلیاتِ غالب (انگریزی ترجمہ)، غالب انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی، ۱۹۸۰ء

گورنمنٹ کالج، لاہور

COURAGE TO KNOW

۱۸۶۴ء-۱۹۸۹ء

قیام اور استحکام کے ایک سو پچیس سال

یکم جنوری ۱۸۶۴ء سے گورنمنٹ کالج (= جی سی) لاہور میں درس و تدریس کا آغاز ہوا، "جی سی" اور دنیا بھر میں اس کے پھیلے ہوئے اولڈ اسٹوڈینٹس (= راوینز) نے ۱۹۸۹ء کو، کالج کے قیام اور استحکام کے ایک سو پچیسویں سال کے طور پر منانے کا اہتمام کیا ہے۔ کالج کے ایک سو پچیسویں سالِ تاسیس سے منسوب یہ کتاب اِسی جشن کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

— محمد طفیل نے غالب کو "نقوش" کے خوانِ ادب کا جزوِ لازم بنایا اور اُن کے ہاتھوں "نقوش" میں مطالعۂ غالب کی ایک ایسی ریت اور روایت پڑی اور یہ اس درجہ محکم اور بارآور ہوئی کہ آج اسے "نقوش" کے ایک قابلِ رشک شعبے اور ایک ناقابلِ تسخیر امتیاز کی حیثیت حاصل ہوگئی ہے، نائلہ انجم کا یہ مقالہ اِس نقطۂ نظر کی عملی تفسیر اور سچی تصویر ہے اور بجائے خود ادبِ غالب میں ایک قابلِ لحاظ اضافے کی حیثیت رکھتا ہے۔ کالج کے ایک سو پچیسویں جشنِ سالگرہ کی مناسبت سے شعبۂ اُردو کے اس اوّلین مقالے کو شوق اور فخر کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

— ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن